خطبات حرم

(من منبر المسجد الحرام)

www.KitaboSunnat.com

تالیف

فضیلت مآب شیخ محمد بن عبد اللہ السبیل

(امام وخطیب مسجد حرام مکہ مکرمہ)

اردو ترجمہ

ابو المکرم عبد الجلیل

(فاضل جامعہ سلفیہ، بنارس)

ناشر: جامعہ سلفیہ، بنارس، الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ،فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی،قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خطباتِ حرم

(من منبر المسجد الحرام)

www.KitaboSunnat.com

تالیف

فضیلت مآب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل

(امام وخطیب مسجد حرام مکہ مکرمہ)

اردو ترجمہ

ابوالمکرّم عبدالجلیل

(فاضل جامعہ سلفیہ، بنارس)

مراجعہ وتقدیم

مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری

(امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند)

ناشر

ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

220.4
س ب ی - ح

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلۂ اشاعت : (۳۶۳)

نام کتاب : خطباتِ حرم

تالیف : فضیلت مآب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ

ترجمہ : ابوالمکرّم عبدالجلیل

ناشر : ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس

www.KitaboSunnat.com

اشاعت اول : رمضان ۱۴۲۱ھ = دسمبر ۲۰۰۰ء

مطبع : سلفیہ آفسیٹ پریس، وارانسی

پتہ
13138

مکتبہ سلفیہ ، بی ۱/۱۸ جی، جامعہ سلفیہ مارگ، ریوڑی تالاب
بنارس--۲۲۱۰۱۰ (الہند)

Maktaba Salafiah, B-18/1 G, Jamiah Salafiah Marg
Reori Talab, Varanasi - 221010 (INDIA)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

www.KitaboSunnat.com

حرم کا راز توحید امم ہے

مسجد حرام اسلامیانِ عالم کا قبلہ ہے، اس کی اہمیت وفضیلت جان کر ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، اور اس مقدس مقام کی تاریخ ذہن میں تازہ ہو جاتی ہے، یہ گھر اللہ کے برگزیدہ رسولوں کا تعمیر کیا ہوا ہے، انہوں نے یہاں سے توحید خالص، انابت الی اللہ اور تقوی کی دعوت دنیا والوں کے سامنے پیش کی ہے۔ اس عظیم دینی وتاریخی مقام سے مسلمانوں کے والہانہ تعلق کی تصویر الفاظ کے ذریعہ پیش کرنا مشکل ہے۔ جس مومن کی بیت اللہ کے ساتھ جیسی یاد وابستہ ہے اسی سے اس کو حلاوت وطمانیت ملتی ہے۔ جامعہ سلفیہ کے ذمہ داران ووابستگان کو یہ یاد بہت عزیز ہے کہ اسی ادارہ کی دعوت پر حرم مکی کے امام محترم فضیلت مآب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ وتولاہ پہلی مرتبہ ہندوستان تشریف لائے، جامعہ کی دعوت وتعلیم کانفرنس میں شرکت فرمائی، جامعہ کی عظیم مسجد کا جمعہ کے خطبہ اور نماز سے افتتاح فرمایا، کانفرنس میں تقریر فرمائی، اور اس طرح حرم شریف میں تکبیر وقراءت کی جس آواز سے دلوں میں رقت وخشوع پیدا ہوتا تھا، اسے اہل ایمان نے جامعہ سلفیہ کی چہار دیواری میں بھی سنا۔ اس تاریخی موقع پر نازش فکر وفن جناب فضا ابن فیضی کا لکھا ہوا جو ترانہ پیش کیا گیا اس کا ایک مصرعہ یوں تھا:

عرب کے طرز فکر سے عجم کا رابطہ ہے یہ

جامعہ سلفیہ میں امامِ حرم کی تشریف آوری کوئی اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ ایک بامقصد اقدام تھا جس میں یہ پیغام پنہاں تھا کہ کتاب وسنت کی دعوت کو اس سرزمین کے ہر فرد تک پہنچایا جائے، اور دین اسلام کی حقانیت واہمیت کو ان کے دلوں میں اتارا جائے۔ جامعہ میں تدریس، تصنیف اور دعوت وتبلیغ کی جو سرگرمی جاری ہے، اس کا مقصد یہی ہے کہ اللہ کے بندے کتاب وسنت کی تعلیم کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں، اور اسی مقصد کے حصول کے لئے ادارہ کے جملہ وابستگان سرگرمِ عمل ہیں۔ اللہ تعالی کا بے پایاں کرم ہے کہ جامعہ کے ایک فاضل کے قلم سے امامِ حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ تعالی کے حرمِ مکی میں دیئے ہوئے بعض خطبات کا اردو ترجمہ شائع ہو رہا ہے، دین وعلم کے میدان میں یہ ایک اہم اور مفید خدمت ہے، اور اس کے پیچھے اردو خواں طبقہ کی رہنمائی وہدایت کا جذبہ کارفرما ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام موصوف کی زندگی پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سن شعور کو پہنچنے کے بعد سے اب تک علمِ دین اور دعوت اسلامی سے آپ کا گہرا تعلق قائم ہے، سب سے بڑی خوبی اور امتیاز یہ ہے کہ آپ کو بلد امین کی مسجد حرام میں امامت وخطابت اور درس وتبلیغ کا منصب ملا ہوا ہے۔ نجد کے علاقہ القصیم کے ایک شہر "البکیریۃ" میں آپ ۱۳۴۵ھ میں پیدا ہوئے، معروف ونامور علماء ومشائخ سے علم حاصل کیا، تدریس کی خدمت انجام دی، اس کے بعد ۱۳۸۵ھ سے اب تک حرم شریف میں امامت وخطابت اور درس وتبلیغ کی عظیم ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں، ۱۴۱۱ھ سے آپ "شعبہ امور مسجد حرام ومسجد نبوی" کے سربراہ بھی ہیں، اور اس طرح دنیا کے مسلمان آپ کی علمی وانتظامی صلاحیتوں سے مستفید ہو رہے ہیں، نماز میں آپ کی قراءت تمام مصلیان حرم کے لئے اور عربی زبان میں آپ کا خطبۂ جمعہ تمام علماء کے لئے جس اہمیت کا حامل ہے اس سے اہل نظر واقف ہیں۔

مملکت سعودی عرب کو اللہ رب العزت نے حرمین شریفین کی پاسبانی اور حجاج کرام کی خدمت ورہنمائی کا شرف عطا فرمایا ہے، جن لوگوں کو حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے، وہ جانتے ہیں کہ سعودی حکومت اس خدمت کو کیسی خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہے، اسلام کی صحیح اور سچی تعلیم مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے اس حکومت کی طرف سے ملک میں اور ملک سے باہر، موسم حج میں اور اس کے علاوہ بھی بہت مناسب انتظام ہے، اور اس کا فائدہ مسلمانوں کو پہنچ رہا ہے۔ حرم شریف کے خطبات کو مختلف ذرائع ابلاغ سے دنیا بھر میں پھیلانا بھی سعودی حکومت کی تبلیغی کاوشوں کا ایک حصہ ہے۔ جامعہ سلفیہ کے ذمہ داران اور بالخصوص ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ سعود صاحب کی دیرینہ تمنا تھی کہ حرم کے خطبات کو اردو قارئین تک پہنچایا جائے، جامعہ کے اردو مجلّہ میں اس طرح کی ایک محدود کوشش سامنے بھی آچکی ہے، اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ضخیم مجموعہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ مولانا ابوالمکرّم سلفی حفظہ اللہ نے خطبات حرم کے اس مجموعہ کو اردو کا جامہ پہنا کر ایک اہم ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ عزیز موصوف اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھائیں گے، اور خطبات حرم کی دل نشیں صدا سے لوگوں کے قلوب منور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ امام محترم کو، مترجم کو اور تمام معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے، دین ودنیا کی سرخروئی سے سرفراز فرمائے، اور اس ترجمہ سے قارئین کو بیش از بیش فائدہ پہنچائے، آمین، وسلام علی المرسلین، والحمد للہ رب العالمین۔

www.KitaboSunnat.com

(مقتدیٰ حسن ازہری)

جامعہ سلفیہ، بنارس

۱۲/ رجب ۱۴۲۱ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

از مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على عبده ورسوله محمد ، أفضل الرسل وخاتم النبيين ، وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهديه إلى يوم الدين ، أما بعد :

www.KitaboSunnat.com

جمعہ اسلام کا ایک اہم شعار اور امت مسلمہ کی اجتماعیت کی اہم نشانی ہے' اس کی مشروعیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نوع بنوع فوائد سے نوازا ہے' خطبہ اس جمعہ کا ایک بڑا نمایاں جزء ہے' اور اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر ہفتہ دنیاو آخرت یاد دلائی جاتی ہے' بیشمار مسائل میں ٹھیک ٹھیک اور صحیح ترین رہنمائی کی جاتی ہے' گردوپیش کیا حالات ہیں' امت مسلمہ کس نشیب و فراز سے گذر رہی ہے' دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مسلمان بھائی خوشی و غمی' مصیبت والم کے کن مراحل سے گذر رہے ہیں' ان کے علاوہ مسلمانوں میں کیا سدھار یا بگاڑ آرہا ہے' ان کی صفوں میں کس طرح کے فساد اور فتنے داخل ہو رہے ہیں' اور اگر خاموشی سے انہیں برداشت کیا گیا تو آئندہ کیا نتائج مرتب ہوں گے' یہ اور اس طرح کے بیشمار موضوعات ہیں جن پر روشنی ڈالنا اور جن سے مسلمانوں کو آگاہ اور متنبہ کرنا ایک خطیب کی ذمہ داری ہوتی ہے' اور کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے بہت سے خطیب اس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں اور اس کو بڑی حد تک ادا بھی کرتے ہیں' اور امر واقعہ یہ ہے کہ اگر اس ذمہ داری کی ادائیگی ممکن حد تک ٹھیک انداز سے کی جائے تو ان شاء اللہ یہ امت مسلمہ کے لئے انتہائی مفید کام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کو مسلمانوں کا مرکز اور بالخصوص حرم مکی کو ان کا قبلہ و کعبہ بنایا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' اور اس کے فضل و کرم سے یہاں ایسے ائمہ و خطباء آتے رہے ہیں جو اپنے اوصاف میں بالعموم امتیازی شان رکھتے ہیں' شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ حرم مکی کے معروف امام و خطیب اور حرمین شریفین کے امور کے انچارج ہیں' انہوں نے خانہ کعبہ کے زیر سایہ حرم کے نمازیوں کو خصوصاً اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو عموماً اپنے گوناگوں خطبوں سے مخاطب کیا ہے اور عقیدہ و ایمانیات سے لے کر بازاروں اور راستوں میں پھیلی ہوئی غیر متوازن صورتحال سے آگاہ کرنے تک تقریباً ہر میدان میں مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے' صراط مستقیم کی نشاندہی کی ہے اور صحیح اسلامی زندگی گذارنے کی تلقین کی ہے' اب اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ خطبات اپنے موضوع اور عنوان کے لحاظ سے بھی بڑے اہم ہیں اور مرکز اسلام سے صادر ہونے کے سبب ان کے اثرات بھی ان شاء اللہ بڑے وسیع ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ عزیز گرامی جناب مولانا ابوالمکرم سلفی حفظہ اللہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود مختلف اوقات میں ان خطبات کا ترجمہ کر ڈالا اور اس طرح اردو داں طبقہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا' یہ ترجمہ اصل کے مطابق بھی ہے اور زبان کے لحاظ سے سلیس' رواں دواں اور شستہ بھی' اور اس لائق ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے' ہماری مساجد کے خطیب جمعہ میں ان کی خواندگی کریں تو اس سے ان کے فوائد عام ہوں گے اور ان مسلمانوں کو بھی ان شاء اللہ کسی نہ کسی قدر فائدہ پہنچے گا جو بالعموم اردو سمجھتے ہیں مگر پڑھتے نہیں' یا پڑھنا بھی جانتے ہیں تو اس قسم کی چیزوں کو پڑھنے کی رغبت نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ اس سے اس کا فائدہ عام کرے اور مسلمانوں کی دنیا اور آخرت سنبھلنے کا ذریعہ بنائے' اور امام صاحب موصوف کو' مترجم کو اور دوسرے کوشش کنندگان کو اجر و مغفرت سے نوازے' آمین۔ وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

إن الحمد لله ' نحمده و نستعينه ونستغفره ' ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا ' من يهده الله فلا مضل له' ومن يضلل فلا هادي له' وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له ' وأشهد أن محمداً عبده ورسوله' صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً' أما بعد!

اسلام میں جمعہ کے دن کی بڑی اہمیت و فضیلت ہے' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ الجمعہ نام کی ایک مستقل سورت نازل فرمائی ہے جس کی آخری تین آیات خاص کر جمعہ سے متعلق ہیں' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں جمعہ کے خصائص و فضائل بیان فرمائے ہیں' چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ (کی فضیلت) سے محروم رکھا' چنانچہ یہودیوں کے حصہ میں سنیچر کا دن آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں اتوار کا' پھر اللہ تعالیٰ ہمیں لایا اور جمعہ کے دن کی رہنمائی کی' اور اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی ہم سے پیچھے ہوں گے' ہم دنیا والوں میں تو سب سے آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے"

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (زاد المعاد) میں جمعہ کے خصائص و فضائل کے ضمن میں ذکر کیا ہے کہ "اس دن کی ایک خصوصیت خطبہ جمعہ بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی بزرگی اور بڑائی بیان کی جاتی ہے' اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جاتی ہے' بندوں کو اللہ کے احسانات و انعامات یاد دلائے جاتے ہیں اور اس کے عذاب و عقاب پر متنبہ کیا جاتا ہے' اللہ اور اس کی تیار کردہ جنت سے قریب کرنے والے اعمال کی تعلیم و ترغیب دی جاتی ہے اور اللہ کے غضب اور اس کی بنائی ہوئی جہنم کی طرف لے جانے والے اعمال سے روکا جاتا ہے' اور یہی خطبۂ جمعہ کا اصل مقصد ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے خطبۂ جمعہ کا جو مقصد ذکر کیا ہے اس سے خطبہ کی اہمیت وضرورت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یہ امر اپنی جگہ مسلم ہے کہ نماز جمعہ کے لئے خطبہ شرط ہے جس کے بغیر جمعہ کی نماز درست نہیں، لیکن خطیب کی شخصیت اور منبر کے شرف وفضیلت کے اعتبار سے خطبہ کی اہمیت بھی بڑھ جاتی ہے، خطیب اور منبر کی شان وشوکت جتنی ہی زیادہ ہوگی اس کے خطبات کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہوگی۔

خانہ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ وکعبہ ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے اس کے ائمہ وخطباء ہر لحاظ سے اپنے اندر ایک امتیازی شان رکھتے ہیں، ان ائمہ وخطباء میں اللہ تعالیٰ نے امام حرم شیخ محمد بن عبد اللہ السبیل حفظہ اللہ کو بڑا مقام ومرتبہ عطا کیا ہے، آپ مسجد حرام مکہ مکرمہ کے امام وخطیب ہونے کے ساتھ ہی حرمین شریفین۔ مسجد حرام مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی مدینہ طیبہ۔ کے امور کے انچارج بھی ہیں، آپ کی شخصیت پوری دنیائے اسلام میں معروف ومسلم ہے اور آپ کے مؤثر اور گرانقدر خطبات کو بڑی مقبولیت حاصل ہے، وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

زیر نظر کتاب انہی امام موصوف کے خطبات کے پہلے مطبوع مجموعہ "من منبر المسجد الحرام" کا اردو ترجمہ ہے، یہ خطبات امام موصوف کی ہمہ گیر علمی شخصیت کے اعتبار سے بھی بڑے گرانقدر ہیں اور اس اعتبار سے بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں کہ امام موصوف نے یہ خطبے خانہ کعبہ کے منبر سے ارشاد فرمائے ہیں۔

اب سے عرصہ پہلے ۱۴۰۸-۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۸-۱۹۸۹ء کی بات ہے جبکہ میں مدرسہ ریاض العلوم دہلی میں تدریسی خدمات انجام دے رہا تھا ایک دوست کی تحریک پر ان خطبات کا ترجمہ کیا تھا، اس کے چند ہی ماہ بعد شاہ سعود یونیورسٹی ریاض کے دورہ تدریب المعلمین (ٹیچر ٹریننگ کورس) کی تکمیل کے لئے سعودی عرب آنا ہوا اور چار ماہ کا مذکورہ دورہ مکمل کرنے کے ساتھ ہی اسی یونیورسٹی میں تربیہ کالج کے شعبہ اسلامیات میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا موقع مل گیا، فللہ الحمد والمنہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران میں نے امام موصوف سے ان خطبات کی طباعت واشاعت کے موضوع پر خط وکتابت کی' جبکہ دہلی میں قیام کے دوران امام موصوف سے دہلی میں متعدد ملاقاتیں کر چکا تھا اور بعض ملاقات میں ان خطبات کے ترجمہ سے فارغ ہونے کا تذکرہ کر چکا تھا اور ان سے اس کام کی زبانی اجازت بھی لے چکا تھا' اس لئے ریاض پہنچ کر جب میں نے اس سلسلہ میں امام صاحب کو خط لکھا تو آپ نے اس کام کی قدر کرتے ہوئے فوری جواب سے نوازا اور اس کی طباعت واشاعت کے بارے میں دریافت فرمایا' لیکن میں اپنی تعلیمی اور بعض دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس ترجمہ کی تبییض اور کمپوزنگ کا انتظام نہ کر سکا اور اس طرح ان گرانقدر خطبات کی طباعت واشاعت نہ ہو سکی' اب جبکہ اس ترجمہ کی تکمیل پر لگ بھگ بارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی تبییض اور کمپوزنگ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد امام موصوف کی اجازت اور انہی کے خرچ پر اس کی طباعت واشاعت عمل میں آرہی ہے۔

ترجمہ کرتے وقت میں نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجمہ اصل کے مطابق بھی ہو اور اس میں سلاست وروانی بھی برقرار رہے' البتہ حوالہ جات میں قدرے تصرف سے کام لیا ہے' وہ یہ کہ قرآنی آیات کا حوالہ حاشیہ میں دینے کی بجائے آیات کے ساتھ ہی دیدیا ہے اور احادیث کی مفصل تخریج کر دی ہے' اصل کتاب میں احادیث کی تخریج مختصر تھی اور عموماً کتب حدیث کی جلد اور صفحہ نمبر کے حوالہ پر اکتفا کیا گیا تھا' اس لئے میں نے احادیث کی از سر نو تخریج کی ہے اور کسی حدیث میں کتاب کے متن اور کتب حدیث میں موجود متن کے درمیان بعض الفاظ میں اختلاف کی صورت میں کتب حدیث میں موجود متن کو ذکر کر دیا ہے۔ تخریج کے وقت میرا طریقہ یہ رہا ہے کہ فیض القدیر اور معاجم طبرانی وغیرہ کے حوالہ جات تو میں نے بعینہ نقل کر دیئے ہیں' لیکن صحیحین' کتب سنن اور موطا امام مالک کے حوالے کتاب' باب اور بین القوسین حدیث نمبر کے ساتھ ذکر کئے ہیں' جبکہ مسند امام احمد کے حوالے جلد اور صفحہ اور پھر اس کے محقق نسخہ کی روشنی میں بین القوسین حدیث نمبر کے ساتھ دیئے ہیں' یہ سب میں نے اس لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کہ قاری یا خطیب کے لئے بوقت ضرورت ان مراجع کی طرف رجوع کرنا آسان ہو۔

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس کی توفیق وعنایت سے یہ کام مکمل ہوا اور مختلف مراحل سے گذر کر یہ کتاب آپ کے ہاتھوں تک پہنچی' اس کے بعد فضیلت مآب امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنی اس گرانقدر کتاب کے ترجمہ کی اجازت دی اور اس کی طباعت واشاعت کا انتظام فرما کر طالبانِ علوم دین اور خطباء و مبلغین کو اس سے مستفید ہونے کا موقع عنایت کیا' نیز اس کی طباعت و تقسیم کے لئے ہماری مادر علمی جامعہ سلفیہ بنارس کا انتخاب فرمایا' جو جامعہ اور اس کے ذمہ داران کے ساتھ امام موصوف کے قلبی لگاؤ اور گہرے اعتماد کا واضح ثبوت ہے۔

اسی طرح اپنے مشفق و محترم استاذ جناب مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری حفظہ اللہ کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے اپنی گوناگوں علمی' دعوتی اور تصنیفی مصروفیات کے باوجود ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی' مفید مشوروں سے نوازا اور اپنے قیمتی مقدمہ کے ذریعہ قارئین کو ان خطبات کی اہمیت وضرورت سے روشناس فرمایا۔

ساتھ ہی اپنے برادر عزیز مولوی خورشید احمد سلفی سلمہ اللہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اپنی تعلیمی ودعوتی مصروفیات کے باوجود پوری عرق ریزی سے ترجمہ کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کی اور اس سلسلہ میں اپنا ہر ممکن تعاون پیش کیا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ ان خطبات سے مجھے اور ہر پڑھنے اور سننے والے کو فائدہ پہنچائے' امام حرم موصوف کو اس کا بہترین صلہ دے اور جن جن حضرات نے اس سلسلہ میں کسی بھی طرح کا تعاون پیش کیا ہے ان سب کو اجر عظیم سے نوازے' بیشک اللہ بڑا سخی اور کرم نواز ہے۔

وصلى الله وسلّم على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

الریاض: ۴/۴/۱۴۲۱ھ — ابوالمکرّم عبدالجلیل

مطابق ۶/۷/۲۰۰۰م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله ، والصلاة والسلام على سيدنا محمد رسول الله ، وعلى آله الأطهار ، وصحبه الأخيار ، ما توالى الليل والنهار ، أما بعد :

فضیلت مآب شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل امام و خطیب مسجد حرام مکہ مکرمہ - زادھا اللہ شرفاً - کے خطبوں میں حاضر ہونے والے بہت سے لوگوں نے شیخ جلیل کے خطبات سے مستفید ہونے اور دوسروں کو مستفید کرنے کی خواہش ظاہر کی' کیونکہ یہ خطبے حکمت بالغہ' نصیحت آموز بیان اور اعتصام بالکتاب والسنہ کی ترغیب پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اسی طرح مکہ مکرمہ کے جامعات اور دینی معاہد میں زیر تعلیم بہت سے بیرونی طلبہ نے ان خطبات سے مستفید ہونے کی خواہش ظاہر کی' ان کا مقصد یہ تھا کہ عالم اسلام کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے یہ طلبہ جب اپنے اپنے وطن واپس لوٹیں تو اپنے خطبوں اور درس و وعظ کی محفلوں میں ان خطبات کو اپنے لئے نمونہ بنائیں۔

شیخ کے خطبات سے مستفید ہونے کی لوگوں کی اس خواہش کو جب میں نے شیخ کے سامنے رکھا تو انہوں نے ان خطبات کو مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی' اللہ تعالیٰ شیخ کو اجر و ثواب سے نوازے۔

ان خطبات کی خواہش رکھنے اور جستجو کرنے والوں کی کثرت کے پیش نظر میں نے ان کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کیا ہے' اور اللہ کی توفیق سے ان کی سلسلہ وار مجموعہ کی شکل میں اشاعت ہوتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ سے میں دعا گو ہوں کہ وہ اس معمولی علمی کوشش کو خالص اپنی رضامندی کا ذریعہ بنائے اور بروز قیامت ہمیں اس کا اجر و ثواب عطا فرمائے' بیشک وہ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

مکہ مکرمہ : ۱۱ / جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ — عبدالشکور عبدالفتاح فدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية
الرئاسة العامة لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوي
الرئيس العام

الرقم: [illegible]
التاريخ: [illegible]
المشفوعات:

المكرم الشيخ ابو المكرم بن عبدالجليل السلفي سلمه الله
جامعة الملك سعود - ص.ب ٤٩١ - الرياض ١١٤٢٢

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . وبعد :-

اشارة الى خطابكم المحرر في ١٤١٢/١١/٧هـ . والذى اشرتم فيه الى ترجمتكم المجموعه الاولى من خطبنا " من منبر المسجد الحرام " الى اللغه الارديه نشكركم على هذا المجهود الطيب ونرجو الله ان ياخذ بيد الجميع لخدمة الاسلام والمسلمين . اما من ناحية طباعته فاننا نسأل عن تكلفة الطباعة وهل يمكن طباعته في باكستان لعل تكون التكلفة اقل من ناحية وناحية اخرى ليكون توزيعها هناك . هذا والله يحفظكم ويرعاكم . والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته . ...

الرئيس العام لشئون المسجد الحرام والمسجد النبوى

محمد بن عبدالله السبيل

م/س

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبات حرم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال کا پہلا خطبہ[1]

الحمد لله الذي جعل في اختلاف الليل والنهار عبراً ، و﴿جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ﴾[2] أحمده سبحانه وأشكره على نواله وأفضاله ، وأشهد أن لا إله إلا الله الإله الحق المبين ، ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾[3] وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، الذي اصطفاه الله على العالمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے لیل و نہار کی گردش کو باعث عبرت بنایا' سورج کو روشن اور چاند کو منور کیا' اور چاند کی منزلیں مقرر فرمائیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور کاموں کا حساب معلوم کرو' میں اللہ سبحانہ کی تعریف و توصیف اور اس کی بے پایاں نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ معبود برحق کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ سب سے اول اور سب سے آخر' اور اپنی قدرت سے سب پر ظاہر' اور اپنی ذات سے پوشیدہ ہے' اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے' اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے برگزیدہ بندہ اور رسول ہیں' الٰہی! تو اپنے بندہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے بے پایاں انعام و اکرام پر اس کا شکر ادا کرو' اور یہ جان رکھو کہ شب و روز کی گردش اور ماہ و سال کا آنا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وقت اپنی رفتار کے

---

(۱) خطبہ یکم محرم ۱۳۹۹ھ۔

(۲) یونس: ۵۔

(۳) الحدید: ۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ گذر رہا ہے' آج دن ختم ہوا' کل مہینہ پورا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے سال بیت گیا' اسی طرح حالات بدلتے جارہے ہیں اور وقت تیزی کے ساتھ گذرتا جارہا ہے' مگر ہم ہیں کہ غفلت کی نیند سو رہے ہیں' طرح طرح کی دنیاوی آرزوؤں نے ہمیں گھیر رکھا ہے' ہم خواہشات نفس میں مبتلا ہو چکے ہیں' ہمارا نفس گناہوں میں لت پت ہے اور ہماری پوری کوشش اور تگ و دو حصول دنیا تک محدود ہو کر رہ گئی ہے' آخر کب تک ہم اس غفلت و بے ہوشی میں پڑے رہیں گے؟ عمر عزیز کو کب تک لہو و لعب میں ضائع کرتے رہیں گے؟ ہمارا ضمیر کب بیدار ہوگا؟ ہماری آنکھیں کب کھلیں گی؟ اور کب وہ وقت آئے گا جب ہم اللہ کے سامنے حاضر ہونے اور زندگی کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک عمل کا حساب دینے کی فکر کریں گے؟

قرآن کریم نے آیات و مواعظ کے ذریعہ ہمیں متنبہ کر دیا ہے' حادثات زمانہ بھی ہمیں مسلسل خبردار کرتے رہتے ہیں' مگر افسوس کہ ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں اور ہم زندگی کے اصل مقصد سے دور بہت دور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں:

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ٥ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ٥ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ﴾ الانبیاء: ۱ تا ۳۔

لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) قریب آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیر رہے ہیں' ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں' ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

اللہ کے بندو! ہم نے ایک سال کو رخصت کر دیا ہے' اس کے شب و روز ایک ایک کر کے آتے اور گذرتے چلے گئے' لیکن ذرا سوچو کیا اس پورے سال کا ایک ادنیٰ سا وقت بھی دوبارہ حاصل ہو سکتا ہے؟ کیا کسی مافات کی اصلاح یا تلافی ممکن ہے؟ ہرگز نہیں' اس کی کوئی صورت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، سوائے اس کے کہ ہم سے جو کچھ چوک ہو گئی ہے اس پر نادم ہوں، سچے دل سے توبہ کریں اور حیاتِ مستعار کے جو بھی لمحات باقی بچے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی میں کوئی کمی نہ آنے دیں۔

آج سے ہمارا نیا سال شروع ہو رہا ہے، لہٰذا اپنے عزم و ارادہ میں اللہ کے تقویٰ کا جذبہ پیدا کرو کہ تقویٰ ہی ذریعہ نجات اور ابدی سعادت کا ضامن ہے، کتاب و سنت کی اتباع و پیروی کا عزم مصمم کرو کہ ان کی پیروی ہی میں دنیا و آخرت کی کامیابی مضمر ہے۔

دینی بھائیو! آج سے جو مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے یہ ایک بابرکت مہینہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں اور خاص کر اس کی دسویں تاریخ یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھنے کی ترغیب دیتے تھے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں:

"ما علمتُ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صام يوما يطلب فضله على الأيام إلا هذا اليوم ، يعني يوم عاشوراء ، ولا شهرا إلا هذا الشهر ، يعني رمضان"[۱]

میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کا روزہ رکھ کر دیگر ایام پر اس کی فضیلت تلاش کی ہو سوائے یوم عاشوراء کے، اور نہ ہی کوئی مہینہ ایسا ہے جسے سال کے دیگر مہینوں پر فضیلت دی ہو سوائے ماہ رمضان کے۔

بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"هذا يوم عاشوراء ، ولم يكتب عليكم صيامه ، و أنا صائم ، فمن شاء فليصم ومن شاء فليفطر"[۲]

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (۱۱۳۲)

(۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء (۲۰۰۳) و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء (۱۱۲۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آج عاشوراء کا دن ہے' اس کا روزہ تم پر فرض نہیں' لیکن میں روزہ سے ہوں' پس جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صوم عاشوراء يكفر سنة ماضية "(۱)

عاشوراء کے دن کا روزہ رکھنے سے گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مخالفت میں یوم عاشوراء کے ساتھ ہی اس سے ایک روز پہلے یا بعد یعنی محرم کی نو یا گیارہ تاریخ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے (۲)

اس مہینہ میں فضائل اعمال میں سے سوائے روزہ کے اور کوئی بھی عمل ثابت نہیں' اس ماہ سے متعلق بعض مخصوص قسم کے اوراد و وظائف یا نماز وغیرہ کی فضیلت کی جو روایتیں بیان کی جاتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کوئی ثبوت نہیں' اسی طرح اہل وعیال پر بکثرت خرچ کرنے اور انہیں آرام سے رکھنے کی فضیلت کی جو باتیں لوگوں کے درمیان مشہور ہیں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریعت میں ان کا کوئی وجود نہیں' نیز شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی بھی روایت صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں' امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات کہی ہے۔

عبادات کی مشروعیت کا دارومدار شریعت کے حکم پر ہے' اس لئے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کرے' کیونکہ آپ ہی شارع اور اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں۔ بہت سے جاہل اور کم سمجھ لوگ اس بابرکت مہینہ کو عید اور خوشیوں کا مہینہ تصور کرتے ہیں' اور بعض فرقے اسے رنج وغم اور ماتم و سینہ کوبی کے ایام

---

(۱) مسند امام احمد ۵/ ۲۹۶ (۲۲۵۹۳، ۲۲۵۹۸)

(۲) مسند امام احمد ۱/ ۲۴۱ (۲۱۵۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیتے ہیں' حالانکہ ان میں سے دو کے دونوں فرقے سنت نبوی سے دور اور اسلاف کرام کے راستہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔

بندگانِ الٰہی ! للذا اپنے رب سے ڈرو' اپنے دلوں کے اندر سنت نبوی کی اتباع کا جذبہ اور سلف صالحین کی پیروی کا عزم پیدا کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے اسوہ ونمونہ ہے' فرمان باری ہے :

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾المائدہ : ۹۲۔

اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ڈرتے رہو' اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے پیغمبر کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں(۱)

الحمد لله الذي هدانا للإسلام ، و جعلنا من خير أمة أخرجت للناس ، نحمده و نشكره ، أكمل لنا الدين ، و أتم علينا النعمة ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، و أشهد أن محمداً عبده ورسوله ، أرسله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ، اللهم صل وسلم على عبدك و رسولك سيدنا محمد و على آله و صحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں دین اسلام کی ہدایت دی اور ہمیں خیر امت بنایا' ہم اپنے رب کی حمد بیان کرتے اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں' اس نے ہمارے لئے اپنے دین کی تکمیل فرمائی اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری کیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ اس اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس کے بندہ و رسول ہیں' جنہیں ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ الٰہی ! تو اپنے بندہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد !

بندگان الٰہی ! اللہ سے ڈرو اور اپنے دلوں کے اندر ایک مؤمن کامل کا تقویٰ پیدا کرو اور یہ حقیقت بخوبی سمجھ لو کہ لیل و نہار کی گردش اور ماہ و سال کا گذر زندگی کے گذرنے اور ختم ہو جانے کی دلیل ہے' ساتھ ہی یہ بھی ذہن نشین کر لو کہ کامیاب و سعادت مند وہی شخص ہے جس نے اس دنیا کے اندر کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کی اور آخرت کے لئے زادِ سفر تیار کیا۔

برادران اسلام ! آج ہم اس بلد امین (مکہ مکرمہ) میں ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) خطبہ ۱۳/ محرم ۱۴۰۱ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بعثت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا'اور یہیں سے آپ نے توحید اور دین اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا'لوگوں کو کفر وشرک کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و توحید کی روشنی عطا کی' جہالت وضلالت اور شکوک وشبہات کی تباہیوں سے نکال کر علم وعرفان کے درس دیئے'اور شر وفساد اور سرکشی وکج روی کی ہلاکت خیزیوں سے خبر دار کرتے ہوئے عدل وانصاف'ورع وتقویٰ اور خشیت الٰہی کی تعلیم دی۔

اس موقع پر ہمیں تاریخ کا وہ اہم ترین واقعہ پیش نظر رکھنا چاہئے جسے ''ہجرت'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے'ہم ہجری سال کے ان ابتدائی ایام سے گذر رہے ہیں جو ہمیں رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ''ہجرتِ مدینہ'' کی یاد دلاتے ہیں'مکہ وہی مقدس شہر ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی جانب سے وحی کا نزول ہوتا تھا اور آپ امین وحی جبرئیل علیہ السلام کے لائے ہوئے احکامات کی اپنی امت کو تبلیغ فرماتے اور اپنے ارشادات وافعال کے ذریعہ انہیں تعلیم دیتے تھے۔ www.KitaboSunnat.com

اس دعوت حق کے نتیجہ میں آپ اور آپ کے اصحاب کو شدید ترین اذیتیں برداشت کرنی پڑیں'آپ سے پیشتر اولوالعزم پیغمبر اور ان کے متبعین ابتلاء وآزمائش کے جن دشوار گذار مراحل سے گذر چکے تھے اور ایک مومن مجاہد کو ابتلاء وآزمائش کے جتنے مرحلے پیش آسکتے ہیں آپ اور آپ کے اصحاب کو بھی پیش آئے'لیکن آپ نے صبر کیا'دشمنانِ دین کی جانب سے پیش آنے والی مشقتوں'اذیتوں'مصیبتوں اور آزمائشوں پر اپنے اصحاب کو صبر کی تلقین فرمائی اور امت کے لئے صبر وتحمل کی بے نظیر مثال اور اعلیٰ ترین نمونہ پیش کیا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ﴾ الاحزاب:۲۱۔

تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی بہترین نمونہ ہے'اس شخص کے لئے جسے اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملنے اور روزِ قیامت کے آنے کی امید ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جس شان کے ساتھ رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بلند کیا' دشمنانِ اسلام کے خلاف جس انداز سے آپ کی مدد فرمائی اور روئے زمین پر جس طرح فتح و کامرانی عطا کی اسے دیکھ کر اللہ کی ذات پر توکل اور ایمان و تصدیق کے جذبات سے دل معمور ہو جاتا ہے اور دین برحق کی نصرت و تائید میں مر مٹنے کا حوصلہ ملتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے ساتھ ہی فتح و کامرانی اور کلمۂ اسلام کی سربلندی کا سلسلہ شروع ہوا' کفار مکہ کے قبولِ حق سے مسلسل اعراض اور لوگوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کی پیہم کوششوں کے ساتھ ہی جب ان کی ایذا رسانی کا سلسلہ بڑھا' آپ کو مغلوب کر دینے اور آپ کی دعوت کو دبا دینے کی کوششیں ہونے لگیں اور پھر اس نور الٰہی کو غل ہی کر دینے کے پروگرام بننے لگے' شیطان لعین کے صلاح و مشورہ اور تائید کے بعد آپ کو قتل کر دینے کی تجویز پاس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیدیا' تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کا وعدہ پورا ہو اور یہ واقعہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے عبرت و نمونہ بنے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ کی ناپاک سازشوں سے مطلع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾ الانفال: ۳۰۔

یعنی اے محمد! اس وقت کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں' تو ادھر تو وہ چال چل رہے تھے اور ادھر اللہ چال چل رہا تھا' اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آبائی وطن مکہ اور خویش و اقارب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو خیر باد کہا اور مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے' ہجرت کے اس سفر میں آپ کے یار غار اور خیر امت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے' غار ثور کے اندر سے ابو بکر صدیق نے جب دشمنوں کو باہر کھڑا دیکھا تو انہیں آپ کی فکر لاحق ہوئی' مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوف وہراس نہ تھا' بلکہ آپ نہایت سکون واطمینان میں تھے اور اللہ کی معیت اور اس کی عنایت ومہربانی کو یاد دلا کر ابو بکر صدیق کو اطمینان وتسلی دے رہے تھے:

﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ التوبہ: ۴۰۔

(یعنی پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ) تم غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے' تو اللہ نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور ان کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تم کو نظر نہیں آتے تھے' اور کافروں کی بات کو پست کر دیا' اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے' اور اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اہل مدینہ کے لئے فرح وسرور بن کر آئی' انہوں نے اپنے لئے سراپا خیر وسعادت سمجھا' ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دلوں کو سرور ملا' اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اعلاء کلمۃ اللہ کے جذبات سے معمور کر دیا اور ہر مہاجر مومن کے لئے ان کا گھر ملجا وماوی قرار پایا' وہ مہاجرین کی دلجوئی کرتے اور ان کی آمد اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ اسی واقعہ کو قرآن مجید نے اس انداز سے بیان کیا ہے:

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ الحشر: ۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اللہ نے جو مال اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو مہاجرین سے پہلے ہجرت کے گھر میں مقیم اور ایمان میں مستقل رہے' جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مدینہ میں اطمینان حاصل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد و قتال کی اجازت اور پھر اس کا حکم بھی دیدیا تو آپ نے حکم الٰہی کی تعمیل میں دشمنانِ اسلام سے جہاد کیا' نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوئی اور فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا' عظیم ترین فتح اس وقت حاصل ہوئی جب بدر کے میدان میں پہلی بار اسلام اور کفر کا دست بدست مقابلہ ہوا' اسی کا ذکر قرآن مجید نے کیا ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ آل عمران: ۱۲۳۔

اللہ نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی اس حال میں کہ تم بے سروسامان تھے' پس اللہ سے ڈرو تاکہ شکر کرو۔

جنگ بدر کے بعد مسلسل فتوحات حاصل ہوئیں اور ایک وقت وہ بھی آیا کہ مکہ کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فاتحانہ شان سے داخل ہوئے کہ اہل مکہ کی ماضی کی گستاخیوں سے درگذر کرتے ہوئے انہیں امان دے رہے تھے اور باب کعبہ پر کھڑے ہو کر یہ اعلان فرما رہے تھے:

"لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، صدق وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده"

اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ کی مدد فرمائی اور تمام گروہوں کو تنہا شکست دیدی۔

اس کے بعد قریش مکہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج میرے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ قریش مکہ نے جواب دیا: ہمیں آپ سے خیر ہی کی امید ہے' آپ ہمارے شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں' آپ نے جواب دیا: ''اذھبوا فأنتم الطلقاء'' جاؤ' تم سب کے سب آزاد ہو' آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

بلال رضی اللہ عنہ ' جنہیں اسلام لانے کے جرم میں ہجرت سے پہلے طرح طرح سے ستایا گیا تھا' سخت اذیتیں دی گئی تھیں' اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے شدید دھوپ میں تپتی ریت کے اوپر لٹا کر ان کے سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا تھا' مگر اسلام کی راہ میں پیش آنے والی ناقابل برداشت اذیتوں نے دین اسلام سے پھیرنا تو کجا' اسلام پر ثابت قدم رہنے اور رب واحد کی وحدانیت کے گیت گانے کا مزید حوصلہ عطا کیا تھا' فتح مکہ کے دن وہی بلال مظلوم صنادید قریش کے سامنے کھڑے ہوکر ''اللہ اکبر'' اور ''اشھد ان لاالٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ'' کا نعرہ لگا رہے تھے اور انہیں ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دے رہے تھے' سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ﴾ غافر: ۵۱۔

ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کے دن بھی)

اللہ کے بندو! غور کرو کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت وبندگی پر صبر اور اس کی راہ میں ہجرت وجہاد کرنے کا انجام کتنا اچھا ہوتا ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے حسن انجام سے عبرت ونصیحت حاصل کرو اور دنیا کی زیب وآرائش سے دھوکہ کھا کر دنیا ہی کے ہوکر نہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جاؤ' آخرت کے بمقابل متاعِ دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔

فرمان باری ہے :

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ العنكبوت: ٦٩۔

جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے' اور اللہ تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله الهادي إلى صراطه المستقيم ، يهدي من يشاء ويضل من يشاء ، وهو الحكيم العليم ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وآله وصحبه۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہے' جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور وہ حکیم و علیم ہے' میں اللہ سبحانہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اور محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندہ و رسول ہیں۔ مولا! تو اپنے بندہ ورسول محمد پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور عمل صالح کے ذریعہ اور سارے معاملات میں اللہ کی ذات پر اعتماد و توکل کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دو' ہر قسم کی عبادت کو اللہ کے لئے خاص کر کے توحید کے تقاضے پورے کرو' اور سنت مطہرہ کی پیروی کر کے' آپ کے آداب زندگی کو اپنا کر اور دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کے قول پر بھی سنت رسول کو مقدم کر کے شہادتِ رسالت کا عملی ثبوت پیش کرو' دنیا کے اندر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی ہے جو اللہ کے احکام و فرامین امت تک پہنچانے میں خطا ولغزش سے بالکل پاک ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى﴾ النجم: ۳'۴۔

آپ منہ سے بات خواہش نفس سے نہیں نکالتے' یہ قرآن تو حکم الٰہی ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی شخص معصوم نہیں' بلکہ اس سے خطا و لغزش ہو سکتی ہے' لہٰذا سنت نبوی کو لازم پکڑو کہ اسی میں دین و دنیا کی فلاح ہے' اور آپ کے نقش قدم کی پیروی کرو کہ یہی باعث سعادت اور ذریعۂ نجات ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان واستقامت کا بیان(۱)

الحمد لله ذي السلطان العظيم ، والمن الجسيم ، والعطاء العميم ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأسأله المزيد من بره وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، العالي بذاته وقدره وسلطانه ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الداعي إلى رضوانه ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه وإخوانه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو بے پناہ قدرت والا' عظیم احسان والا اور بے شمار بخششوں والا ہے' میں اس ذات پاک کا شکر گذار اور اس سے مزید بخشش و عنایات کا طلبگار ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' جو اپنی ذات' مرتبہ اور سلطنت میں سب سے بالاتر ہے' ساتھ ہی اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندہ ور سول ہیں جو اس کی رضاو خوشنودی کی طرف بلانے والے ہیں۔ الٰہی! تو اپنے بندہ ورسول محمد پر اور ان کے آل واصحاب اور اخوان پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو کہ اس نے ہر حال میں اور ہر جگہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے' فرمایا:

﴿وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ﴾ البقرہ: ۴۰۔

اور مجھ ہی سے ڈرو۔

تقویٰ کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی اس عظیم ترین نعمت پر اس کا شکر ادا کرو کہ دنیا کی کوئی بھی نعمت اس کے برابر نہیں ہو سکتی' اور وہ اسلام کی نعمت ہے' اور یہی ملت ابراہیمی اور شریعت محمدیہ ہے' فرمایا:

---

(۱) خطبہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ﴾ الحج: ۷۸۔

اللہ نے تم پر دین کی کسی بات میں تنگی نہیں کی' اور تمہارے لئے تمہارے باپ ابراہیم کا دین پسند کیا' اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تھا (اور اس کتاب میں بھی)

لہٰذا اس عظیم نعمت "اسلام" کی قدر کرو' اسے مضبوطی سے اپناؤ' اور اس کے حقوق وواجبات پورے کرو' اور اس کی صورت یہ ہے کہ رب تعالیٰ کے احکام واوامر کی اتباع کرو' منہیات سے بچو اور اسلامی اوصاف سے متصف ہو کر اسلام کا عملی نمونہ پیش کرو۔

مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر معنی میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گذار رہے اور فرمانبرداری کے تمام تقاضے پورے کرے' پس وہ اللہ ہی کی وحدانیت کے گیت گائے' عبادت اسی کی کرے' اس کے احکام بجالائے اور اس کے عقاب سے ڈرتے ہوئے منہیات سے بچے' قضا وقدر کے معاملہ میں اس کے آگے سر تسلیم خم کردے اور یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سب اللہ کی جانب سے ہے' حصول نعمت پر منعم حقیقی کا شکر ادا کرے اور صبر آزما حالات میں صبر ورضا کا پیکر بن جائے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ نے جو چاہا ہوا اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوا' ارشاد باری ہے:

﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ التغابن: ۱۱۔

کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر اللہ کے حکم سے' اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے' اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اختلاف ونزاع میں فیصلہ کے لئے اسی کی جانب رجوع کیا جائے اور اپنے ہر چھوٹے بڑے مسائل' خاص وعام حالات' اجتماعی واقتصادی معاملات' حقوق عامہ اور شخصی ونجی احوال میں اسی کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کو فیصل اور حکم مانا جائے' چنانچہ فرمایا:

﴿فَلا وَرَبِّكَ لايُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾النساء : ۶۵۔

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں' تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

مسلمانو! غور کرو' ایسی صورت میں وہ شخص جو عبادت کے اقسام یعنی دعا' نذر' ذبح' رجاء' توکل اور خوف و رغبت میں سے کوئی عبادت بھی کسی غیر اللہ کے لئے کرتا ہے کیا وہ مومن ہو سکتا ہے؟ جبکہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾الجن : ۱۸۔

مسجدیں خاص اللہ کی ہیں لہٰذا اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

نیز اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ O لا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾الانعام : ۱۶۲' ۱۶۳۔

کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

کیا وہ شخص مسلمان ہو سکتا ہے جو اللہ کی فرض کردہ عبادات یعنی نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج وغیرہ کو مقررہ اوقات کی پابندی کے ساتھ کامل طور پر نہ بجالاتا ہو؟

کیا اس بندہ کا ایمان مکمل ہو سکتا ہے جو محرمات و منہیات مثلاً شرک باللہ' قتل' زنا' چوری اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سودی کاروبار کا مرتکب ہو؟

کیا وہ کامل الایمان ہو سکتا ہے جو شراب خانوں اور فسق و فجور کے اڈوں کا چکر لگاتا پھرتا ہو؟

کیا وہ شخص مومن ہو سکتا ہے جو خود ساختہ قوانین سے فیصلہ لینے پر راضی ہو اور اس فیصلہ کو اللہ و رسول کے فیصلہ پر مقدم رکھتا ہو؟ ارشاد باری ہے:

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ المائدہ: ۵۰۔

کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے فیصلہ کے خواہش مند ہیں' اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا فیصلہ کس کا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام و فرامین بجا لاؤ اور اپنے ایمان کا عملی ثبوت دو' ایمان صرف نام رکھ لینے یا آرزو کر لینے کا نام نہیں' بلکہ ایمان وہ ہے جو دل کے اندر جاگزیں ہو جائے اور اعمال اس کی تصدیق کر دیں۔

گذشتہ کوتاہیوں پر نادم ہو کر اللہ کے دربار میں صدق دل سے توبہ کرو تاکہ اللہ درگذر فرما کر جنت میں داخل کر دے' اور اسی ایمان خالص پر تاحیات ثابت قدم رہو' منکرات و معاصی سے خود کو محفوظ رکھو اور مالک حقیقی کو چھوڑ کر کسی اور در کا رخ نہ کرو' کیونکہ اس کے سوا کوئی شخص خود اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں' فرمان الٰہی ہے:

﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا﴾ سورہ الفرقان: ۳۔

لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے' بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں' اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں' اور نہ مرنا ان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار میں ہے اور نہ جینا' اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونا۔

لہذا خالص اللہ کے لئے عمل کرو اور کسی کو اس کا شریک وساجھی نہ بناؤ اور اسی طرح ایمان پر ثابت قدم رہ کر اس کا عملی نمونہ پیش کرو' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ﴾ فصلت : ۳۰ تا ۳۲۔

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے' پھر وہ اس پر قائم رہے' ان پر فرشتے اتریں گے اور کہیں گے کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ' ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق ہیں' اور وہاں جس نعمت کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی' اور جو چیز بھی طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہو گی' یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہربانی ہے۔

بارك الله لنا ولكم في القرآن الكريم ، ونفعني وإياكم بما فيه من الآيات والذكر الحكيم ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شریعت کا نفاذ

الحمد للهِ الذی نوّر بهدایته قلوب العارفین ، وأقام علی الصراط المستقیم أقدام السالکین ، وهداهم إلی نوره المبین ، وأنزل کتابه هدی للمتقین ، له الحمد وله الفضل والإحسان ، وهو الإله الحق المبین ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شریك له ، فإیاه نعبد وإیاه نستعین ، وأشهد أن سیدنا وحبیبنا محمدا عبده ورسوله ، سید المرسلین ، وإمام المتقین ، وقائد الغر المحجلین ، اللهم صل وسلم وبارك علی سیدنا محمد خاتم النبیین ، وعلی آله الطیبین الطاهرین ، وعلی خلفائه الراشدین ، وعلی العمین العلمین والسبطین الشهیدین وعلی سائر الصحابة أجمعین ، والتابعین لهم بإحسان إلی یوم الدین۔

ہر قسم کی تعریف و توصیف اور بڑائی اس ذات پاک کے لئے ہے جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو ہدایت کی روشنی بخشی، صراطِ مستقیم پر انہیں گامزن کیا، اپنے نور مبین کی انہیں راہ دکھائی اور ان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اپنی کتاب نازل فرمائی، تمام تعریف اسی کے لئے اور ہر قسم کا فضل واحسان اسی کی جانب سے ہے اور وہی معبود برحق ہے، ہم اس کی وحدت ویکتائی کی شہادت دیتے، اسی کی عبادت کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم اپنے سید و حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں جو سید المرسلین، امام المتقین اور اس امت غراء کے قائد ورہبر ہیں۔ الٰہی! تو درود وسلام اور اپنی رحمتیں نازل فرما ہمارے سید محمد خاتم النبیین پر، آپ کے طیب وطاہر آل واولاد پر، خلفاء راشدین پر، آپ کے پیارے چچا حمزہ وعباس اور لاڈلے نواسے حسن وحسین پر، جملہ صحابہ نیز تا قیامت ان کے نقش قدم پر چلنے والے مومنین پر۔ اما بعد!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگو! اللہ سے ڈرو اور اس کی اطاعت و بندگی نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی لازم پکڑو' اور پیروی کا طریقہ یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اور جن جن باتوں کی خبر دی ہے ان کی تصدیق کی جائے' جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں کیا جائے اور جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز ہو۔ جس نے یہ پابندی کرلی اس نے صراط مستقیم پالیا' یہی وہ راہ ہے جو خوشنودئ مولیٰ اور جنات نعیم تک پہنچانے والی ہے اور اسی پر چلنے اور جمے رہنے کا قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے:

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ الانعام: ۱۵۳۔

میرا (صراط مستقیم) سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا' اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ ان پر چل کر اللہ کے رستہ سے الگ ہو جاؤ گے' انہی باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

بندہ کے اوپر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ بندہ خالص اسی وحدہ لاشریک لہ کے لئے عمل کرے اور اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائے' کیونکہ جس طرح اللہ کے سوا بندے کا کوئی رب' کوئی خالق اور کوئی رازق نہیں' اسی طرح اس کے علاوہ کوئی معبود بھی نہیں۔ پس جس نے اپنے ظاہر و باطن ہر اعتبار سے عبادت کو صرف اور صرف اللہ کا حق جانا اور اسی کے لئے دین کو خالص کر لیا وہی موحد حقیقی ہے' اور جس نے عبادت کا ادنیٰ اور معمولی حصہ بھی کسی اور کے لئے کیا وہ مشرک ہوا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ المائدہ: ۷۲۔

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوزخ ہے' اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اللہ کے لئے دین کو خالص کر کے اسے پکاریں کہ اس کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں' اسی کی ذات سے مدد طلب کریں اور اسی کی عبادت کریں' وہی مقصودِ عبادت اور لائق تعظیم و محبت ہے' وہی ہے جو پکار سننے والا اور امید بر لانے والا ہے' وہی ہے جو حاجت روا ہے اور مشکل کشا بھی۔

مسلمانو! یاد رکھو کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور یہ خالص اللہ کا حق ہے' فرمایا :

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ النمل : ٦٢۔

بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم بہت کم غور کرتے ہو۔

پس جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارا' اس نے گویا اسے اللہ کے ساتھ اپنا معبود قرار دیا' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس شرک سے کہیں بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے' اس کا ارشاد ہے :

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ٥ إِنْ تَدْعُوهُمْ لا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ .فاطر : ١٣' ١٤۔

تم اللہ کے سوا جن لوگوں کو پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں' اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں' اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے' اور اللہ باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی بھائیو! توحید کے بعد سب سے اہم چیز فرض نماز ہے' لہٰذا ضروری ہے کہ نماز کے سلسلہ میں جو حکم دیا گیا ہے اس کی مکمل رعایت کرتے ہوئے پورے خشوع و خضوع اور جملہ ارکان کے ساتھ نماز ادا کی جائے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾
المومنون : ۱'۲۔

تحقیق فلاح پاگئے وہ مومنین جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

نماز کے بعد نمبر آتا ہے زکوٰۃ' روزہ اور حج کا' جیسا کہ کتاب و سنت میں مذکور ہے۔

ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھنا بھی ازحد ضروری ہے کہ کسی بھی معاملہ میں خود ساختہ قوانین کو پس پشت ڈالتے ہوئے شریعت اسلامی سے فیصلہ لینا دین کا ایک اہم ترین فریضہ ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الكَافِرُونَ﴾
المائدہ : ۴۴۔

اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ دیں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

اللہ کے بندو! شریعت اسلامی کو اپنانے اور معاملات میں اسی کو فیصل بنانے ہی میں معاشرے کی بہتری ہے' یہی شریعت عدالت حق ہے جس میں ادنیٰ بھی ظلم و جور نہیں' یہ شریعت حیات انسانی کے کسی بھی مسئلہ کا حکم بیان کرنے سے عاجز ہے نہ نوع انسانی کو فلاح و بہتری کی راہ دکھانے سے درماندہ' بلکہ یہ انسان کے اجناس و ادوار کے اختلاف کے باوجود اس کے جملہ مصالح کو محیط اور اس کے لئے خیر و فلاح کی ضامن ہے۔

قرون اولیٰ میں اسلامی حکومت کا دائرہ چین سے لے کر مغرب اقصیٰ تک پھیلا ہوا تھا اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مختلف ممالک پر اسلام کا علم لہرا رہا تھا' ان ممالک کے اندر مختلف قسم کے لوگ بستے تھے' جن کی قومیتیں مختلف تھیں' عادات واطوار جدا جدا تھے' ان میں عربی بھی تھے فارسی بھی' رومی بھی تھے افریقی بھی' لیکن اسلامی حکومت نے ان تمام امتوں کو ایک نہایت ہی عمدہ اور بہترین نظام کے تحت ایسا مربوط اور منظم کر رکھا تھا کہ کبھی بھی یہ ضرورت نہیں پیش آئی کہ وہ کسی غیر اسلامی نظام یا قانون سے مدد لیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و نصرت سے جب جب مسلمانوں نے کوئی ملک فتح کیا یا حکومت اسلامیہ کے اندر کچھ نئے معاملات و مسائل در پیش ہوئے تو علمائے شریعت نے اپنے اجتہادات کے ذریعہ کتاب و سنت کی روشنی میں ان مسائل کا حل تلاش کیا' علمائے حق نے کسی بھی معاملہ میں مصالح کی جستجو سے نہ تو کوتاہی برتی اور نہ ہی مصالح عامہ پر مشتمل کسی مقدس اصول سے ان کا کبھی ٹکراؤ ہوا۔

مسلمانوں کے ساتھ اور ان کی حکومت کے سائے میں کچھ ایسے لوگوں نے بھی زندگی گذاری جو مسلمان نہیں تھے' لیکن اسلام کا نظام عدل انہیں بھی شامل رہا' اس نظام عدل نے نہ تو ان پر ظلم کیا اور نہ ہی شریعت کے مقرر کردہ ان کے حقوق غصب کئے' اسلامی حکومت کے زیر سایہ زندگی گذارنے والے ایک غیر مسلم نے کہا تھا کہ "اسلام ضروریات زندگی کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتا ہے' اس لئے اس کے اندر یہ صلاحیت ہے کہ آئندہ صدیوں میں وہ مسلسل ترقی کرتا جائے اور اپنی کامل مضبوطی اور فطری لچک کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے باقی رہے' اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے دنیا کے سامنے ایک محکم ترین شریعت پیش کی اور اس شریعت کی تفاصیل میں تمام نظامہائے عالم پر فوقیت لے گیا" www.KitaboSunnat.com

ہمیں مذہب اسلام کے سلسلہ میں ان غیر مسلموں کی شہادت کی کوئی حاجت نہیں' کیونکہ ہمارے سامنے حق واضح اور ظاہر ہے لیکن "الفضل ماشهدت به الأعداء" (یعنی فضل و کمال تو وہ ہے کہ دشمن بھی اس کی گواہی دینے پر مجبور ہو جائیں) کے تحت ہم نے یہ بات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کر دی ہے۔

وہ نام نہاد مسلمان جو شریعت اسلامیہ کو اپنا حکم ماننے اور مسائل و معاملات میں اس سے فیصلہ لینے سے گریز کرتے ہیں وہ دراصل ظلم و سرکشی اور اپنی خواہشات کی پیروی میں ایسا کرتے ہیں' ورنہ اگر وہ حق بات بولیں تو ضرور وہ انصاف کی بات ہوگی' مگر افسوس کہ تفوق و برتری کی چاہت اور مخلوق پر جبر و تسلط کے جذبہ نے انہیں انصاف کی بات کہنے سے روک رکھا ہے۔

شریعت اسلامیہ روئے زمین پر فتنہ و فساد مچانے والوں کے موافق ہو سکتی ہے نہ ہوائے نفس کی پیروی کرنے والوں کو راس آسکتی ہے' کیونکہ دین نہ تو ہوا و ہوس کا ساتھ دے سکتا ہے اور نہ ہی شہوات اور خواہشاتِ نفسانی کی موافقت کر سکتا ہے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ﴾ المومنون : ۷۱۔

اگر حق ان کی خواہشات پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب درہم و برہم ہو جائیں۔

www.KitaboSunnat.com

شریعت ہر شخص کو اس کے مقام پر کھڑا کرتی ہے اور تمام انسانوں کو عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے مضبوط رشتے سے باہم مربوط کرتی ہے' اس کے نزدیک عربی اور عجمی میں کوئی فرق ہے نہ کالے اور گورے میں کوئی امتیاز۔

اسلام بندہ کا رشتہ اس کے خالق حقیقی سے جوڑتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سرکش و متکبر اور وہ لوگ جو مخلوق کے درجوں سے اپنا مقام اونچا سمجھتے ہیں اور انہیں اپنا غلام اور تابع بنا کر رکھتے ہیں وہ اس دین بر حق کو قبول نہیں کرتے' کیونکہ دین ان کے تمام ناجائز اثر و رسوخ کو چھین کر انہیں ان کے صحیح مقام پر لا کھڑا کرے گا اور ان کے ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کے درمیان حائل ہو جائے گا' چنانچہ یہی سبب تھا جب کفار مکہ نے دیکھا کہ قرآن کریم تو انہیں ظلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتکبر اور لوگوں پر بے جا تسلط وحکمرانی سے منع کر رہا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کر بیٹھے :

﴿ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ﴾ یونس : ۱۵۔

یا تو اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا :

﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلا مَا يُوحَى إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ یونس : ۱۵۔

اے محمد ! کہہ دو کہ مجھ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے اپنی طرف سے بدل دوں' میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے' اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے خوف آتا ہے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لِلّٰہِ الذي أنزل علی عبده الكتاب هدی ورحمة للمؤمنين ، يهدي من يشاء برحمته ، ويضل من يشاء بحكمته ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لاشريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم علی عبدك ورسولك محمد وعلی آله و صحبه۔

تعریفیں اللہ سبحانہ کے لئے ہیں جس نے مومنین کی ہدایت و رحمت کی خاطر اپنے بندہ پر کتاب نازل فرمائی' جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے ہدایت بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی حکمت سے گمراہ کر دیتا ہے' میں اس اللہ بزرگ و برتر کی حمد و ثنا بیان کرتا اور اس کا آداب شکر بجالاتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک و ساجھی دار نہیں' اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں' اللہ تعالیٰ کا بے شمار درود و سلام ہو اس نبی برحق محمد پر اور ان کے آل و اصحاب پر۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ امابعد!

قرآن کریم کے اندر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ یونس : ۵۷۔

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے۔

درحقیقت یہی وہ برحق نصیحت اور سچا ڈراوا ہے جو ہمیں نصیحت کر سکتا اور اللہ کی ناراضگی کے کاموں سے روک سکتا ہے' اور وہ قرآن عظیم ہے' جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا اور شکوک و شبہات کے امراض کا سچا علاج ہے' کیونکہ اس کے اندر نہایت اچھے اور بہترین انداز و اسلوب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شکوک و شبہات دور کرنے اور دلوں کو کمال ایمان تک پہنچانے والے دلائل و براہین ذکر کئے گئے ہیں' نیز موثر ترین نصیحتیں' ترغیب و ترہیب اور وعد و وعید کی باتیں بیان کی گئی ہیں' جن کے ذریعہ بندہ کے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت اور اس کی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے' اور جب وہ اس جذبہ سے سرشار ہو جاتا ہے تو اسے فرح و سرور' مسرت و شادمانی اور اللہ کی بخشش و رحمت کی بشارت حاصل ہو جاتی ہے' جس کا ذکر اللہ نے یوں کیا ہے :

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ یونس : ۵۸۔

کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے (نازل ہوئی) ہے تو چاہئے کہ لوگ اسی سے خوش ہوں' یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اللہ کے بندو! لہٰذا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی نازل کردہ کتاب کے اندر غور و فکر کرو کہ اسی سے فلاح پا سکتے ہو' اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو سمجھو اور اس پر عمل کرو کہ یہی دنیا و آخرت میں تمہارے لئے نفع بخش ثابت ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدشگونی و بدفالی سے ممانعت[1]

الحمد لله العزيز ذي الاقتدار ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ O سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِO لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ﴾[2] أحمده سبحانه على أفضاله ، وأشكره على جزيل نواله ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد ، وعلى آله و أصحابه۔

تمام تعریف اس عزت و غلبہ والے اللہ کے لئے ہے جو چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے‘ سب سے بزرگ اور عالی رتبہ ہے‘ کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر‘ یا رات کو کہیں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں کھلم کھلا چلے پھرے‘ اس کے نزدیک سب برابر ہے‘ اس کے آگے اور پیچھے اللہ کے چوکیدار ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں‘ اللہ اس نعمت کو جو کسی کو حاصل ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلیں‘ اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرلے تو وہ پھر نہیں سکتی اور اللہ کے سوا کوئی ان کی مدد کو بھی نہیں آسکتا۔ میں اس رب پاک کی بخششوں پر اس کی ثنا اور اس کی بے پایاں نوازشوں پر اس کا سجدۂ شکر ادا کرتا ہوں‘ اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود والٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر حال میں اس سے ڈرتے رہو‘ اور یہ یقین

---

(۱) خطبہ ۵/صفر ۱۴۲۰ھ۔

(۲) الرعد: ۹ تا ۱۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھو کہ دنیا کے اندر ہونے والی ایک ایک چیز سے وہ باخبر ہے :

﴿لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلا فِي الأَرضِ وَلا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلا أَكْبَرُ إِلا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ سبا: ٣۔

ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں' آسمانوں میں اور نہ زمین میں' اور کوئی چیز ذرے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو کتاب مبین میں لکھی ہوئی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ازل ہی میں تمام اشیاء کا فیصلہ فرمادیا ہے' لہٰذا جو چیز بھی دنیا کے اندر وقوع پذیر ہوتی ہے وہ اللہ کے علم اور فیصلہ کے مطابق ہوتی ہے' وہی جو چیز چاہتا ہے وہ ہوتی ہے اور جو چیز نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتی' جیسا کہ ارشاد ہے :

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ القمر: ٤٩۔

ہم نے ہر چیز مقرر اندازہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ القَلَمَ ، ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ ، فَجَرَى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ "[1]

اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور پیدا فرمانے کے بعد قلم کو حکم دیا کہ لکھ' چنانچہ قلم نے اسی وقت تا قیامت ہونے والی تمام باتیں لکھ ڈالیں۔

بہت سے ضعیف العقیدہ اور ناقص الایمان قسم کے لوگ بعض مہینوں اور بعض مخصوص ایام یا مقامات یا اشخاص یا آفات و بلیات یا بعض اوصاف سے بدشگونی لیتے ہیں' حالانکہ یہ بات نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہدایت کے سراسر خلاف اور زمانۂ جاہلیت کے باطل عقائد میں

---

(١) مسند احمد ٥/ ٣١٧ (٢٢٧٠٧٬٢٢٧٦٨) و جامع ترمذی' ابواب التفسیر' باب "و من سورۃ ن" (٣٣١٩)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہے' آپ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے اور امید و بیم' خوف ورجا اور رغبت و رہبت میں صرف اور صرف اسی کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔

بدشگونی عہد قدیم میں اہل جاہلیت اور دشمنانِ انبیاء کی ایک عادت تھی' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر قوم فرعون کی بابت بیان فرمایا ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَذِهِ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَى وَمَنْ مَعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ الاعراف: ۱۳۱۔

جب ان کو آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم تو اس کے مستحق ہیں' اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے رفیقوں کی بدشگونی بتاتے' دیکھو ان کی بدشگونی اللہ کے ہاں مقدر ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

یعنی جب آل فرعون کو سرسبزی و شادابی' رزق کی فراوانی اور جسم و جان کی عافیت حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم تو اس کے مستحق ہی ہیں' یہ چیزیں تو ہمیں ملنی ہی تھیں' لیکن جب بلا و مصیبت' فقر و تنگدستی اور قحط و بھوک مری میں مبتلا ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء سے بدشگونی لیتے اور کہتے کہ یہ سب ہمیں موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی وجہ سے پہنچ رہا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کی تردید اور حقیقت حال سے انہیں باخبر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ﴾ کہ انہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچی ہیں وہ حضرت موسیٰ کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب ان کے کفر اور انبیاء کی تکذیب کے نتیجہ میں اللہ کی جانب سے پہنچی ہیں' لیکن ان کے اکثر لوگ جاہل ہیں' اس بات کو سمجھ نہیں پاتے' اور اگر وہ سمجھ جائیں اور اللہ کے امر کو قبول کر لیں تو یقینی طور پر یہ جان لیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام جو کچھ بھی اپنے رب کی جانب سے لے کر آئے ہیں وہ سوائے خیر و برکت اور دنیوی واخروی سعادت کے کچھ نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی بھائیو! جو لوگ مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز سے بھی بدشگونی لیتے ہیں ان کا یہ فعل ان کی جہالت' لاعلمی اور دین کے سلسلہ میں ان کی بے مائیگی کی دلیل ہے' اس مذموم فعل میں وہ ان لوگوں کے زمرہ میں ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تردید فرمائی ہے اور ان سے علم کی نفی کی ہے' یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بدفالی وبدشگونی سے بڑی ہی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے اور اس فعل کو شرک قرار دیا ہے' چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے :

" الطِّيَرَةُ شِرك ، الطِّيَرة شِرك ، الطِّيَرَةُ شِرك "[۱]

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بدشگونی شرک ہے' بدشگونی شرک ہے' بدشگونی شرک ہے۔

نیز عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَن رَدَّته الطِّيرة مِن حَاجَة فَقَد أَشرك ، قَالُوا : يَا رَسول اللّٰهِ مَا كَفّارة ذَلك ؟ قَال : أن يَقُولَ أحدهم : اللهمّ لا خَير إلا خَيرك ، وَلا طَيرَ إلا طَيرك ، وَلا إله غَيرُكَ "[۲]

وہ شخص جسے بدشگونی نے اس کی کسی ضرورت سے روک دیا (یعنی جو شخص کسی فال بد کی بنیاد پر اپنی ضرورت پر نکلنے سے رک گیا) اس نے شرک کیا' لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ کہو "اللهمّ لا خَير إلا خَيرك ، وَلا طَيرَ إلا طَيرك ، وَلا إله غَيرُكَ " اے اللہ! نہیں ہے کوئی خیر سوائے تیرے خیر

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الطب' باب فی الطیرۃ (۳۹۱۰) وجامع ترمذی' ابواب السیر' باب ماجاء فی الطیرۃ (۱۶۱۴)

(۲) مسند احمد ۲/۲۲۰ (۷۰۶۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے' اور نہیں ہے کوئی شگون سوائے تیرے شگون کے اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا۔

اسلامی بھائیو! بعض لوگ ایسے ہیں جو ماہ صفر سے بھی بد شگونی لیتے ہیں' حالانکہ یہ اہل جاہلیت کے افعال میں سے ہے' اس لئے کسی بھی مسلمان کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اہل جاہلیت کے ایسے اوصاف وافعال اپنائے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہدایت کے صریحاً خلاف ہوں۔

صفر کا مہینہ بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے' فی نفسہ اس کے اندر کسی مزید خیر یا شر کی کوئی خصوصیت نہیں' اس ماہ کے سلسلہ میں اہل جاہلیت کا جو عقیدہ تھا اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا اور بڑی شدت کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے' چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"لَا عَدوَى وَلَا طِيَرة وَلَا هَامَة وَلَا صَفَر"[1]

اسلام میں امراض متعدیہ اور بد شگونی اور الو کے بولنے اور صفر کا عقیدہ نہیں۔

بعض اسلاف سے روایت ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر سے بد شگونی لیتے اور کہتے تھے کہ صفر کا مہینہ فی نفسہ مذموم اور منحوس مہینہ ہے' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقیدہ کی تردید فرمائی اور اس کو باطل قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود بہت سے جہالت زدہ لوگ اس ماہ سے بد شگونی لیتے ہیں اور اسے اس قدر منحوس سمجھتے ہیں کہ اس ماہ میں شادی بیاہ اور سفر وغیرہ تک نہیں کرتے' حالانکہ یہ عقیدہ کمالِ توحید کے منافی' سنت نبوی کے معارض' ایمان واسلام کے لئے قادح اور باعث عیب اور عقائد جاہلیت میں سے ایک ہے' لہذا اللہ تعالیٰ کے قضاو قدر اور اس کی ذات پر ایمان رکھنے والے بندۂ مومن کے لئے ہرگز یہ روا نہیں کہ وہ اس طرح کے اوہام وخرافات کا عقیدہ رکھے یا اپنے دل میں انہیں جگہ دے۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الطب' باب الجذام (۵۷۰۷' ۵۷۷۵) وصحیح مسلم کتاب السلام' باب "لا عدوی ولا طیرۃ......" (۲۲۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ صفر کی طرح بعض ایام مثلاً چہار شنبہ (بدھ) سے یا بعض جسمانی آفت زدہ لوگوں سے یا بعض جانوروں سے بدشگونی لینا بھی سراسر باطل اور اسلامی تعلیم کے منافی ہے۔

ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد و توکل کر کے اپنے ایمان کا عملی ثبوت دے اور یہ عقیدہ رکھے کہ کسی بھی کام کے سلسلہ میں خطاو صواب اور غلطی و درستگی خود اس کے بس کی بات نہیں' بلکہ یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے' جیسا کہ قرآن کا ارشاد ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ المائدہ: ۲۳۔

اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم صاحب ایمان ہو۔

نیز فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ الطلاق: ۳۔

جو اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کو کفایت کرے گا' بیشک اللہ اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے' اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰهِ عالم الغيب والشهادة ، أحمده وأسأله الحسنى وزيادة ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله و أصحابه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو حاضر و غائب کا جاننے والا ہے' میں اس سے اچھے انجام اور مزید انعام واکرام کا سوال کرتا ہوں اور اس کے وحدہ لاشریک ہونے کی شہادت دیتا ہوں' اور اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما' آمین۔

اللہ کے بندو! ظاہر و باطن ہر طور سے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے ڈرتے رہو' جو فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہدایت کے موافق نہ ہو اس سے بچو' اور یہ جان رکھو کہ بدفالی و بدشگونی بھی انہی اوہام و خرافات میں سے ہیں جو کج فہمی اور ایمانی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔ بعض علمائے محققین نے کہا ہے کہ بدشگونی ایک باطل وہم ہے جس کا عقیدہ رکھنا کسی بھی مسلمان کے لئے ہرگز جائز نہیں۔

اہل عرب زمانۂ جاہلیت میں بدشگونی لیتے اور بدفالی کا عقیدہ رکھتے تھے' جس کو اسلام نے باطل قرار دیا ہے' بدشگونی کے ابطال و تردید کے سلسلہ میں بیشمار حدیثیں وارد ہیں' جو یہ بتاتی ہیں کہ یہ اوہام و خرافات میں سے ہے' بلکہ بعض احادیث کے اندر تو یہاں تک آیا ہے کہ بدشگونی کا عقیدہ شرک ہے۔

اس سلسلہ میں جو حدیثیں وارد ہیں ان میں صحیح مرفوع احادیث بھی ہیں' مرسل بھی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقوف بھی (☆) جس میں سب سے صحیح بخاری ومسلم کی روایت کردہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لا عَدوَى وَلا طِيرة وَلا هَامَة وَلا صَفَر "[1]

اسلام میں امراض متعدیہ اور بدشگونی اور الو (کی بولی منحوس ہونے) اور صفر کا کوئی عقیدہ نہیں۔

(☆) مرفوع وہ قولی یا فعلی حدیث ہے جس کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو' خواہ وہ متصل ہو یا منقطع ہو یا مرسل ہو' البتہ خطیب بغدادی نے مرفوع کے لئے مرسل ہونے کی نفی کی ہے اور کہا ہے کہ مرفوع صرف وہ حدیث ہے جس کو صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے۔

اور مرسل وہ حدیث ہے جسے تابعی براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے' اور بعض محدثین نے یہ صراحت کی ہے کہ مرسل کے لئے تابعی کا کبار تابعین میں سے ہونا ضروری ہے' اگر صغار تابعین براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں تو ان کی حدیث مرسل نہیں شمار ہوگی۔

اور موقوف وہ اثر ہے جو کسی صحابی کی طرف منسوب ہو اور قطعی طور پر یہ نہ معلوم ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل ہے۔

(۱) اس حدیث کا حوالہ گذر چکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کی اہمیت وفضیلت

الحمد للّٰهِ الملك العزيز الغفار ، يخلق ما يشاء ويختار ، أحمده سبحانه وأشكره على نعمه الغزار ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له الواحد القهار ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه البررة الأطهار۔

ہر قسم کی حمد وثنا اللہ کے لئے ہے جو بادشاہ' غالب اور بخشندہ ہے' اپنی حکمت سے جو چاہتا ہے پیدا فرماتا اور منتخب کرتا ہے' میں اس کی بے پایاں نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس اللہ واحد وقہار کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب ومختار بندے اور رسول ہیں' صلی اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم۔ اما بعد!

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے بعض بندوں کو دیگر بندوں کے بالمقابل کچھ مخصوص اعزاز اور مرتبہ عطا کیا ہے اسی طرح بعض دنوں کو بھی دیگر ایام پر فوقیت وفضیلت بخشی ہے اور اسے اپنے انعام واکرام کا مبارک دن قرار دیا ہے' اللہ کے بندے جس کی تعظیم کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اسے غنیمت جانتے ہیں' اور وہ مبارک دن جمعہ کا دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی خصوصیات عطا کی ہیں جو دیگر ایام کو حاصل نہیں' چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" خَيرُ يَوم طَلَعَت عَلَيه الشّمسُ يَومُ الجمعةِ ، فيه خُلق آدمُ عَليه السلام ، وَفِيه أُدخِل الجنَّة ، وَفيه أُخرج منها ، وَلا تَقوم الساعةُ إِلا في يَوم الجُمُعَة "(۱)

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الجمعۃ' باب فضل یوم الجمعہ (۸۵۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی' اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے بھی گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن آئے گی۔

نیز حضرت ابو لبابہ بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سَيِّد الأَيام يوم الجمعة ، وَأَعظمها عِنده ، وَأَعظم عِند اللّٰه مِن يَوم الفِطر وَيَوم الأَضحى ، وَفِيه خمسُ خِلال : خَلَق اللّٰهُ عزّ وجلّ فيه آدم ، وَأهبطَ اللّٰهُ فيه آدمَ إلى الأرضِ ، وَفيهِ تَوفّى اللّٰهُ آدمَ ، وَفيه سَاعة لا يَسأَلُ العَبد فِيها شَيئًا إلا آتاه اللّٰهُ إِياه مَا لَم يَسأل حَراما ، وَفيه تَقوم السّاعةُ ، مَا من مَلَك مقرب وَلا سَماء وَلا أَرض وَلا رِياح وَلا جِبَال وَلا بَحر إِلا وَهُنّ يشفقن مِن يَوم الجمعة "[1]

تمام دنوں کا سردار اور اللہ کے نزدیک سب سے باعظمت دن جمعہ کا دن ہے' اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا مرتبہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ سے بھی بڑھ کر ہے' جمعہ کے دن کو اللہ نے پانچ خصوصیات عطا کی ہیں جو دیگر ایام کو حاصل نہیں' وہ یہ کہ اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اسی دن زمین پر اتارا' اور اسی دن ان کی وفات ہوئی' اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں بندہ جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے اللہ اسے مرحمت فرما دیتا ہے بشرطیکہ وہ سوال کسی حرام کا نہ ہو' اور اسی دن قیامت بھی قائم ہوگی' اللہ تعالیٰ کے سارے مقرب فرشتے' آسمان' زمین' ہوا' پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے

---

(۱) مسند احمد ۳/ ۴۳۰ (۱۵۵۴۸) وسنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب فی فضل الجمعۃ (۱۰۸۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرے ہوئے رہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے:

"إنّ فِي الجُمُعة لَساعة لايوافقها مُسلم يَسألُ اللّٰهَ فيها خيرًا إلا أعطاه إيّاه "(۱)

جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی بھی ہے کہ بندہ مسلم اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر کا سوال کرتا ہے اللہ اسے قبول فرمالیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ساعت استجابت یعنی قبولیت دعا کی مخصوص گھڑی کے سلسلہ میں اکثر احادیث اسی حق میں ہیں کہ وہ مبارک گھڑی نماز عصر کے بعد ہے' اسی طرح زوال آفتاب کے بعد اس ساعت کے ہونے کا بھی قوی امکان ہے۔

جمعہ کے روز جو کام مستحب ہیں ان میں غسل کرنا اور نماز جمعہ کے لئے سویرے مسجد میں جانا شامل ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَن اغتَسل يَوم الجُمُعة غسل الجَنابة ، ثُمّ رَاحَ فكأنَّما قَرب بدنة ، وَمن رَاح في السَّاعة الثانية فَكأنما قَرّب بقرة ، وَمن راح فِي الساعة الثَالثة فَكأنما قَرب كَبشا أقرن ، ومن راح في السَّاعة الرَّابعة فكأنما قَرب دجاجة ، ومن راح في الساعة الخامسة فكأنَّما قرَّب بيضةً ، فَإذا خرج الإمام حَضرتِ الملائكةُ يَسمعون الذكر"(۲)

جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت جیسا غسل کیا اور پھر مسجد پہنچا اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی پیش کی اور جو دوسری گھڑی میں پہنچا اس نے ایک گائے کی قربانی پیش کی اور جو

(۱) صحیح مسلم' کتاب الجمعۃ' باب فی الساعۃ التی فی یوم الجمعہ (۸۵۲)

(۲) صحیح بخاری' کتاب الجمعۃ' باب فضل الجمعہ (۸۸۱) و صحیح مسلم' کتاب الجمعۃ' باب الطیب والسواک یوم الجمعہ (۸۵۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری گھڑی میں پہنچا اس نے ایک سینگ دار دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں پہنچا اس نے ایک مرغی پیش کی اور جو پانچویں گھڑی میں پہنچا اس نے ایک انڈہ خیرات کیا' اس کے بعد جب امام منبر پر کھڑا ہو جاتا ہے تو فرشتے بھی اس کا ذکر و وعظ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جمعہ کے مستحبات میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی صفائی کرے' خراب و ناپسندیدہ بو دور کرے' خوشبو لگائے' نہایت ہی ادب و احترام' خشوع و خضوع اور سکون و وقار کے ساتھ سویرے مسجد روانہ ہو' صفوں کو چیرے بغیر جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور کمال سکون کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنے' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"لا يغتسل رَجل يَوم الجُمُعَة وَيتطهر ما استطاع من طهر ويَدّهن مِن دهنه أو يمس مِن طيب بَيته ، ثمّ يخرج فَلا يُفرّق بين اثنين ، ثمّ يصلّي مَا كُتب له ، ثمَّ ينصت إِذَا تكلَّمَ الإمام ، إلا غُفر له مَا بينه وَبَين الجُمُعَة الأخرى"[1]

جو شخص جمعہ کے روز غسل کرتا ہے اور حسب استطاعت طہارت حاصل کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرتا ہے پھر مسجد روانہ ہوتا ہے اور دو بیٹھے ہوئے نمازیوں کو الگ نہیں کرتا' پھر اس کے لئے اللہ نے جتنا میسر کیا نماز پڑھتا ہے' پھر خاموشی کے ساتھ امام کا خطبہ سنتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جمعہ کے دن اور رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنا چاہئے' آپ کا ارشاد ہے :

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الجمعۃ' باب الدہن للجمعۃ (۸۸۳) ومسند احمد ۵ / ۴۳۸ (۲۳۷۷۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أكثروا عليَّ مِنَ الصَّلاة يوم الجُمُعة ولَيلة الجُمُعة "[1]

جمعہ کے دن اور رات میں کثرت سے مجھ پر درود بھیجو۔

جمعہ میں نمازیوں کو ادھر ادھر مشغول کرنے اور ان کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے سے اجتناب کرنا چاہئے' کیونکہ یہ بہت بڑی بے ادبی اور نمازیوں کے ساتھ گستاخی ہے' بسااوقات آدمی تاخیر سے آتا ہے اور لوگوں کو پھلانگتا اور صفوں کو چیرتا ہوا اگلی صفوں میں پہنچنے کی کوشش کرتا ہے' حالانکہ تاخیر سے پہنچنے کے سبب جہاں وہ مسجد میں پہلے پہنچنے کی فضیلت کھو چکا ہوتا ہے وہیں پہلے سے موجود لوگوں کو اپنے پھلانگنے کی وجہ سے تکلیف دے کر ایک ممنوع فعل کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آئے اور لوگوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے' آپ نے فرمایا :

"اجْلِسْ فَقَد آذيت وآنيت "[2]

بیٹھ جاؤ' تم نے لوگوں کو پھلانگ کر ان کو تکلیف بھی پہنچائی اور دیر سے بھی آئے۔

غور کیجئے کہ جب جمعہ میں تاخیر سے پہنچنے والے پر آپ نے اس طرح نکیر فرمائی اور تنبیہ کی' تو وہ شخص جو سرے سے جمعہ میں حاضر ہی نہ ہو اور اپنی تجارت یا محض نفسیات کی وجہ سے نماز جمعہ کی ناقدری اور اس کی اہمیت سے چشم پوشی کرتے ہوئے نماز جمعہ چھوڑ دے اس کا کیا حکم ہو گا ؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے پیچھے رہنے پر شدید وعید فرمائی ہے' حقیقت یہ

---

(۱) فیض القدیر ۲ / ۸۷-۸۸' سیوطی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے لیکن مناوی نے اس کی تردید کی ہے اور ذہبی کے حوالہ سے کہا ہے کہ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث ضعیف ہیں۔

(۲) مسند احمد ۴ / ۱۹۰ (۱۷۷۱۳) نیز یہ حدیث سنن ابی داود' سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ نماز جمعہ نہ پڑھنے والا اپنے آپ کو کئی خسارے میں ڈال دیتا ہے' مثلاً وہ یا تو اللہ تعالیٰ سے غفلت کا شکار ہو جاتا ہے' یا منافقین کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے' یا اس کے دل پر شقاوت وبد بختی کی مہر لگ جاتی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"لَقَدْ هَممتُ أن آمر رَجلا يصلّي بالناس ، ثُم أحرق على رجال يَتخلّفون عَنِ الجمعة بُيوتهم "[1]

میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر جو لوگ نماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں ان کے گھروں کو جا کر جلا دوں۔

نیز فرمایا :

"لينتهين أقوام عن ودعهم الجمعات أو ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين "[2]

لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

نیز فرمایا :

"من ترك ثلاث جمع تهاونا من غير عذر طبع الله على قلبه"[3]

جو شخص سستی کرتے ہوئے بلا عذر تین جمعہ ترک کر دے اللہ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔

نیز فرمایا :

---

(۱) مسند احمد ۱/ ۴۰۲ (۳۸۱۶)

(۲) صحیح مسلم' کتاب الجمعۃ' باب التغلیظ فی ترک الجمعہ (۸۶۵) و مسند احمد ۱/ ۲۳۹ (۲۱۳۲)

(۳) مسند احمد ۳/ ۴۲۴ (۱۵۴۹۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"من ترك ثلاث جمعات من غير عذر كتب من المنافقين"[1]

جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے تین جمعہ چھوڑ دیا وہ منافقوں میں لکھ دیا گیا۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور جمعہ نیز دیگر نماز باجماعت کا پورا اہتمام کرو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِي لِلصَّلاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِاللَّه وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَO فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاةُ فَانتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ الجمعہ: ۹، ۱۰۔

مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو، اگر سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

---

(۱) سیوطی نے کہا ہے کہ طبرانی نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے روایت کی ہے، سیوطی نے اس پر صحت کا نشان بھی لگایا ہے، لیکن ہیثمی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں جابر جعفی ہیں جو اکثر اہل علم کے نزدیک ضعیف ہیں، البتہ اس حدیث کی شاہد دوسری صحیح حدیث موجود ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۶/ ۱۰۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ الكريم الوهاب ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرًا۔

ہر قسم کی تعریف اللہ بزرگ و بخشندہ کے لئے ہے' میں اس رب غفور کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا اور شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر بہت بہت درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

بھائیو! آج کے اس مبارک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب اور بڑی فضیلت کا عمل ہے' کیونکہ آپ کا ارشاد ہے:

" أَكْثِروا مِن الصَّلاة عليَّ يوم الجُمُعة وَليلة الجُمُعة "

جمعہ کو دن اور رات میں بکثرت مجھ پر درود پڑھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانام ہیں اور جمعہ کا دن سید الایام ہے' اس لئے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر سید الایام یعنی جمعہ کو درود پڑھنے کی جو خاص فضیلت ہے وہ دوسرے ایام کو حاصل نہیں۔

جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پڑھنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ آپ کی امت کو دنیا و آخرت کی جو بھی بھلائی اور نعمت ملی ہے وہ آپ ہی کے ہاتھوں ملی ہے' گویا اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کے ذریعہ امت کے لئے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائیاں اکٹھی عطا کر دیں' اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت جو اس امت کو حاصل ہو گی وہ جمعہ ہی کو ہو گی' یعنی اسی دن وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ جمعہ دنیا میں بھی امت محمدیہ کے لئے عید کا دن ہے اور قیامت کے روز بھی اسی دن اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات و مطالبات پورے کرے گا۔

یہ ساری باتیں ہمیں معلوم ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمیں جو بھی نعمت اور سعادت ملی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی بدولت اور آپ ہی کے ذریعہ ملی ہے' اس لئے شکر گذاری کے طور پر ضروری ہے کہ جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ آپ پر درود و سلام پڑھنے کا اہتمام کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت الی اللہ اور اس کی اہمیت و فضیلت

الحمد لله الملك العلام ، الداعي إلى دارالسلام ، دعا عباده إلى ما ينفعهم في عاجلهم وآجلهم ، وأمر نبيه أن يدعو إلى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة ، أحمده سبحانه وأشكره في كل آن ، وأسأله المزيد من فضله والإحسان ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ذو العز والسلطان ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله الهادي إلى سبيل الرشد والرضوان ، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه دعاة الحق والصلاح ، والتابعين لهم بإحسان۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو دار السلام کی جانب بلانے والا' ملک و علام ہے' اپنے بندوں کو اس چیز کی دعوت دی جو دنیا و آخرت دونوں جگہ ان کے لئے کار آمد اور نفع بخش ہے' اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے راستہ کی طرف حکمت و موعظت کے ساتھ لوگوں کو بلانے پر مامور کیا' میں ہر لحظہ اس رب پاک کی حمد و تعریف اور شکر گزاری کرتا اور اس سے مزید فضل و احسان کا سوال کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس اللہ عزیز و غالب کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رشد و ہدایت کی طرف بلانے والے اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ اس نبی برحق پر' حق و صلاح کی طرف بلانے والے ان کے آل و اصحاب پر اور ان کی سچی پیروی کرنے والوں پر اللہ کا درود و سلام نازل ہو۔ اما بعد!

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ فصلت: ۳۲۔

اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

مذکورہ بالا آیت اس بات کی نہایت کھلی اور واضح دلیل ہے کہ اللہ کی جانب لوگوں کو بلانا اللہ کے نزدیک سب سے بہتر اور افضل ترین اعمال میں سے ہے' یہ دعوت و تبلیغ اللہ اور اس کے دین برحق کی جانب ہو' اسلامی تعلیمات کے منافی کسی مذہب کی طرف یا کسی دنیاوی غرض کے لئے یا کتاب وسنت کے طریقہ سے ہٹ کر کسی اور مقصد کی خاطر ہرگز نہ ہو' بلکہ دعوت و تبلیغ کا مقصد صرف یہ رہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کا دین بلند ہو' یہی دعوت حق اور دعوتِ دین ہے جو ایک عربی کو بھی پیش کی جائے گی اور عجمی کو بھی' قریب کو بھی اس کی طرف بلایا جائے گا اور بعید کو بھی' دوست کو بھی یہ دعوت دی جائے گی اور دشمن کو بھی۔

دعوت حق کا فریضہ کسی متعین جماعت یا کسی خاص نسل وطبقہ اور کسی مخصوص زمانہ کے ساتھ خاص نہیں' بلکہ یہ وہ فریضہ ہے جو ہر دور میں اور امت محمدیہ کے ہر فرد پر حسب استطاعت عائد ہوتا ہے' اور امت کا کوئی بھی فرد خواہ وہ عربی ہو یا عجمی' بادشاہ ہو یا فقیر' حکومت ہو یا قوم' جو بھی اس مقدس دعوت کو لے کر اٹھے گا اسے عزت و سربلندی ملے گی' اللہ کی نصرت و تائید حاصل ہوگی' اللہ تعالیٰ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا اور صالح مومن بندوں میں سے اس کے لئے اعوان وانصار اور محافظ و مددگار عطا کردے گا' فرمایا:

﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ الحج: ۴۰۔

جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے' بیشک اللہ توانا اور غالب ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ کی تلاوت کی تو فرمایا کہ یہ اللہ کا حبیب ہے' یہ اللہ کا ولی ہے' یہ اللہ کا منتخب بندہ ہے' یہ اللہ کا بہترین بندہ ہے' یہ روئے زمین پر اللہ کا سب سے پسندیدہ بندہ ہے' جس نے اللہ کی دعوت قبول کی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے لوگوں کو بھی اس کی طرف بلایا اور دعوت قبول کرنے کے نتیجہ میں اس نے نیک عمل کیا اور اپنے آپ کو مسلمان کہا۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی توفیق بخشی ہے اور متاعِ ایمان سے آراستہ فرمایا ہے' لہٰذا اس عظیم ترین نعمت ''اسلام'' کی قدر و منزلت پہچانو اور اس کے واجبات و حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو' دین حق کی بھرپور تائید کرو اور دشمنانِ دین کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ اور ان کا منہ پھیر دو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حق اور اہل حق کی نصرت و حمایت اور باطل اور اہل باطل کو رسوا و شکست خوردہ بنا کر ان کی طاقت کچل دینے کا حکم دیا ہے' تاکہ باطل لوگوں کے اوپر اپنا ظلم اور تعدی نہ چلا سکے اور منارۂ حق کو زمین بوس کر کے حق کے رخِ زیبا کو اپنی ملمع سازیوں سے بدنما نہ کر سکے۔

اللہ کے بندو! ضروری ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے حق کو لازم پکڑو' اسی کی تلقین و وصیت کرو' اسی کی تائید و حمایت میں لگے رہو اور اسی کے اعوان و انصار بن کر جیو' کیونکہ جو معاشرہ حق کا ساتھ نہ دے اور کلمۂ حق کو بلند نہ کرے وہ ہر طرح کے خیر و سعادت سے محروم ہو جاتا ہے' جو امت حق کا علم بلند نہیں کرتی اور اس کے تقدس کا احترام نہیں کرتی وہ روئے زمین پر باقی بھی نہیں رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل باطل کے لئے ناکامی اور نامرادی لکھ دی ہے اور اہل حق کے حصہ میں فوز و فلاح' شان و شوکت' عزت و عظمت اور غلبہ و سلطنت مقدر کر دیا ہے' فرمایا:

﴿كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ المجادلہ: ۲۱۔

اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے' بیشک اللہ قوی و عزیز ہے۔

بھائیو! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام کی سیرت و حیات ہمارے لئے اسوہ و نمونہ ہے' جنھوں نے دعوتِ دین اور دعوتِ حق کی راہ میں اپنے مال لٹا دیئے اور اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوں تک کی قربانیاں دے دیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اور انہی کی قربانیوں سے دین اسلام کو غالب و ظاہر اور باطل کو پاش پاش کر دیا۔

دینی بھائیو! اپنے دین و ایمان کی بابت اللہ کا خوف کرو' اپنے لئے اعمال صالحہ کا ذخیرہ تیار کرو' کوتاہیوں اور بداعمالیوں کے انجام سے ڈرو' قرآن کریم اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و ہدایت کو لازم پکڑو' کیونکہ کتاب اللہ اور سنت رسول کا التزام و تمسک ہی حق مبین ہے' اور حق کے بعد جو کچھ ہے وہ زیغ و ضلال ہے۔ برائی کی دعوت دینے والے کونے کونے پر بیٹھے ہوئے ہیں' الحاد و بے دینی کے پیشوا جگہ جگہ پھیل چکے ہیں اور تخریب کار گروہ گرانقدر اصول و مبادی کو ختم کرنے اور اعلیٰ اقدار و اخلاق کو مٹانے کے لئے پوری تیاری کے ساتھ میدان میں اتر چکا ہے' ایسے نازک حالات میں سوائے دین اسلام کے اور کوئی قلعہ نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے' دین اسلام ہی وہ قلعہ ہے جو ہر اس شخص کی حفاظت کا ضامن ہے جو اس کے آغوش میں آجائے' حفاظت کے ساتھ ہی اسلام اسے عزت و عظمت' شان و شوکت اور سیادت و سلطنت بھی عطا کرے گا۔ عزت و سربلندی صرف اللہ' اللہ کے رسول اور اہل ایمان کے لئے ہے لیکن دشمنانِ دین اسے نہیں جانتے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ الحج: ۷۸۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے' اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی' تاکہ پیغمبر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلہ میں شاہد ہو' پس نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (کے دین کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑے رہو' وہی تمہارا مولا ہے' اور وہ بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔

بارك الله لي ولكم في القرآن الكريم ، ونفعني وإياكم بما فيه من الآيات والذكر الحكيم ، أقول قولي هذا ، وأستغفر الله لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله على إحسانه ، والشكر له على توفيقه وامتنانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو اس نے احسان وانعام فرمایا' اور توفیق اور مہربانیوں پر اسی کے لئے شکر وسپاس ہے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ اما بعد!

برادران اسلام! ایمان باللہ اور استقامت کے بعد افضل ترین عمل دعوت الی اللہ ہے' یہ دعوت کتاب اللہ اور سنت رسول کی جانب ہو اور بصیرت کے ساتھ ہو' دعوت الی اللہ کا عمل انبیاء ورسل علیہم السلام کی سنت ہے اور سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رب تعالیٰ کی جانب سے یہی حکم ملا تھا' ارشاد ہوا:

﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ یوسف: ۱۰۸۔

کہہ دو کہ میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں سمجھ بوجھ کر' میں بھی اور میرے پیرو بھی' اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

دعوت الی اللہ کسی مخصوص مذہب یا جماعت کی طرف بلانے کا نام نہیں' دعوت الی اللہ سنت نبوی کے معارض کسی اصول کی دعوت کا نام نہیں' دعوت الی اللہ کسی عصبیت یا جاہلی حمیت یا قومیت یا وطنیت کی جانب بلانے کا نام نہیں' بلکہ اللہ کی توحید' اللہ کی کتاب اور اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کی سنت وہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے کا نام ہے' تاکہ اللہ کا کلمہ بلند و غالب ہو' کلمۂ کفر تہس نہس ہو' پوری دنیا میں اللہ کے دین کا بول بالا ہو اور شرک و بدعت کے شائبہ سے پاک ہو کر عبادت خالص اللہ کے لئے ہو' جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ البینہ: ۵۔

انہیں حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں' یکسو ہو کر' اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امانت کی ادائیگی (۱)

الحمد لله أهل الحمد ومستحقه ، العالم بجليل الأمر ودقه ، لايخفى عليه خافية من خلقه ، يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور ، أحمده سبحانه على كل حال ، وأعوذ به من أحوال أهل النار ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله الموصوف بالأمانة والخلق العظيم ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو ہر قسم کی حمد و ثنا کا سزاوار اور ہر چھوٹے بڑے امر کا جانکار ہے' مخلوق میں سے کسی کی کوئی بھی پوشیدہ بات اس سے چھپ نہیں سکتی' وہ آنکھوں کی دزدیدہ نگاہی اور دلوں کے اسرار سے بخوبی واقف ہے' میں ہر حال میں اس اللہ سبحانہ کی تعریف کرتا اور اہل جہنم کے حالات سے پناہ مانگتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس ذات پاک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں "امین" اور صاحب "خلق عظیم" کے اوصاف سے متصف فرمایا۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

بندگان الٰہی! ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو' اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی پوشیدہ چیز چھپ نہیں سکتی' وہ ہر راز سربستہ سے واقف ہے' جو تم ظاہر کرتے ہو اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ چھپاتے ہو اس کی بھی خبر رکھتا ہے' لہٰذا ہمہ وقت وہر لحظہ اپنے رب سے ڈرتے رہو اور ہر اس کام سے اجتناب کرو جو اس کی ناراضگی اور عذاب کا سبب ہو' انبیاء کرام اور ان اہل ایمان و اصحاب صفا کے اوصاف اختیار کرو جن کی اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے اندر تعریف فرمائی ہے :

---

(۱) خطبہ ۲۰ / ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ O الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ O وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ O وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ O وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ O إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ O فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ O وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ المومنون :۱تا۸۔

بے شک ایمان والے فلاح پا گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں' اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑے رہتے ہیں' اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا کنیزوں سے اور جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ ان سے مباشرت کرنے پر انہیں ملامت نہیں' اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ اللہ کی مقرر کردہ حد سے نکل جانے والے ہیں' اور جو امانتوں اور اقراروں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

دینی بھائیو! امانت ایک نہایت ہی اہم اور نازک شئے ہے' یہ وہی امانت ہے جو اللہ رب العالمین کے نزدیک بڑی ہی اہمیت و عظمت کی حامل ہے اور جسے رب پاک نے اپنی بڑی بڑی مخلوقات پر پیش فرمایا تو سب نے اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی ذمہ داریوں سے ڈر گئے' لیکن ناتواں انسان نے اپنے ظلم کے سبب اور امانت کی اہمیت سے غافل اور اس کی ذمہ داریوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے امانت کا بارِ گراں قبول کر لیا۔

امانت' سید البشر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص صفت تھی' یہی وجہ تھی کہ اہل مکہ نبوت سے پیشتر آپ کو "امین" کہہ کر پکارتے تھے' سارے لوگوں کے نزدیک ہر معاملہ میں آپ نہایت با اعتماد تھے' وہ اگر امانت رکھنا چاہتے تو آپ سے بڑھ کر کسی کو امانت کا محافظ نہ پاتے' اگر انصاف چاہتے تو آپ سے زیادہ با انصاف انہیں اور کوئی نہ ملتا' کسی معاملہ میں جب ان کے اندر آپس میں اختلاف ہو جاتا تو آپ ہی کے فیصلہ سے وہ راضی ہوتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے امانت کبریٰ ور سالت عظمیٰ کی ذمہ داریاں ڈالنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے پہلے بچپن ہی میں امانت و صداقت اور دیگر خصائل حمیدہ واوصافِ عالیہ سے متصف فرمادیا تھا' چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب تعمیر کعبہ کے وقت قریش مکہ کے درمیان حجر اسود کواس کی جگہ نصب کرنے کے بارے میں شدید اختلاف ہوا تو سب کے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حکم اور فیصل ماننے پر راضی ہو گئے اور جب صبح کے وقت آپ مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو لوگ بیک زبان پکار اٹھے "هذا محمد ، هذا الأمين ، رضينا به ، رضينا به" لو یہ محمد آگئے' امین آگئے' آپ جو فیصلہ کر دیں گے ہم اس سے راضی ہیں۔

اس کے بعد جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر انسانوں کو نجات دینے کے لئے مذہب اسلام عطا کیا تو اس عظیم خصلت یعنی امانت کی مزید تاکید فرمائی اور اس کی عظمت واہمیت کو بیان کیا' کیونکہ امانت کا تعلق دنیا کے سارے معاملات سے ہے' خواہ وہ معاملات خاص ہوں یا عام' چھوٹے ہوں یا بڑے۔ اور یہی امانت کسی بھی دینی یا دنیاوی عمل کی اساس وبنیاد ہے' چاہے اس عمل کا تعلق بندہ اور اسکے خالق سے ہو' یا بندہ کا کسی دوسرے بندہ سے ہو' یا سوسائٹی اور معاشرہ سے ہو۔ اور یہی امانت اساسِ ایمان بھی ہے' ایمان باللہ میں سچا و صادق وہی شخص ہے جو امانت کا محافظ ہو' اور جو شخص امانت کی حفاظت کے بجائے اس میں خیانت کرے وہ منافق اور اللہ کو دھوکہ دینے والا ہے۔

امانت کو ضائع کر دینا نفاق کی ایک نشانی اور منافقین کی ایک صفت ہے۔ امانت کو جملہ عبادات کے اندر ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے' مثلاً وضو اور غسل جنابت میں امانت یہ ہے کہ کامل طور پر اور سنت نبوی کے مطابق کئے جائیں' نماز میں امانت یہ ہے کہ نماز اوقات کی رعایت کرتے ہوئے اور اس کے تمام شروط وارکان کی تکمیل کے ساتھ ادا کریں' اسی طرح روزہ اللہ اور بندہ کے درمیان ایک امانت ہے' زکوٰۃ بھی ایک امانت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی سے باخبر ہے کہ وہ کامل طور پر ادا ہوئی ہے یا ناقص و نا تمام طور پر۔ اسی طرح قسمیں'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد و پیمان اور وعدہ و اقرار بھی امانت ہیں' ہمارے کان ہمارے پاس امانت ہیں' نگاہیں امانت ہیں' زبان اور دل امانت ہیں اور ان سب کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہو گی :

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولا﴾ الاسراء : ۳۶۔

بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب جوارح سے ضرور باز پرس ہو گی۔

لیکن آہ! نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ یہ ساری امانتیں بہتوں کی نزدیک ضائع ہو کر رہ گئی ہیں' ضعف ایمان کے سبب لوگوں کے دلوں میں امانت کی ذمہ داری کا احساس کمزور ہو گیا ہے اور دین سے غفلت کی وجہ سے امانت دار خال خال ہی نظر آتے ہیں' حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"لا إيمانَ لمن لا أمانةَ له ، ولا دينَ لمن لا عهدَ له"[1]

جس کے اندر امانت نہیں اس کے پاس ایمان بھی نہیں' اور جس میں ایفاء عہد نہیں اس کے اندر دین بھی نہیں۔

برادران اسلام! ہم دیکھتے ہیں کہ آج بہت سے لوگ ایسے ہیں جو امانت کا خیال نہیں رکھتے' ان کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں' ایک ذمہ دار اپنے کام کو کما حقہ اور امانت کے ساتھ انجام نہیں دیتا' مقررہ وقت کی پابندی نہیں کرتا' مستحق تک اس کا حق پہنچانے میں امین نہیں' دیگر عملہ اور کام کرنے والوں کا خیر خواہ نہیں۔

آج دھوکہ بازی بکثرت ہونے لگی ہے' رشوت عام ہے' جھوٹی گواہی اور حق تلفی کا کوئی شمار نہیں' اور یہ سب چیزیں خلاف امانت بلکہ عین خیانت ہیں۔

آج حالت یہ ہے کہ سخت مشقت و پریشانی اور تگ و دو کے بعد ہی کسی مستحق کو اس کا حق مل

---

(۱) مسند احمد ۳ / ۱۵۴ (۱۲۵۶۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاتا ہے یا اس کے حق میں سے ناحق طور پر بھاری حصہ وضع کر کے اسے دیا جاتا ہے' ایسی صورت میں بھلا ہمارے دلوں میں اللہ کا خوف کہاں رہا؟ اس عالم الغیب والشہادہ کے مراقب ونگراں ہونے کا احساس کہاں رہا؟ ہمارے سامنے قرآن کریم کے زجر و توبیخ اور ڈراوے کہاں رہے ؟ اور اللہ کا وہ فرمان ہمیں کہاں یاد رہا جسے قرآن نے یوں بیان کیا ہے :

﴿وَلا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ ٥ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ ابراہیم : ۴۲'۴۳۔

یہ مت خیال کرو کہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں اللہ ان سے بے خبر ہے' وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جبکہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور لوگ سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے' ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہمیں کوئی شک وشبہہ نہیں' لیکن دنیا کی محبت و لالچ اور لمبی آرزوئیں ہم پر غالب آچکی ہیں۔

بندگان الٰہی ! اللہ سے ڈرو اور ان لوگوں کے زمرہ میں نہ آؤ جن کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے :

﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾ الحجر : ۳۔

اے محمد ! ان کو ان کے حال پر رہنے دو کہ کھالیں اور فائدے اٹھالیں اور لمبی امید و آرزو ان کو (دنیا میں) مشغول کئے رہے' عنقریب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

بھائیو ! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے ذمہ جو امانتیں ہوں انہیں پوری کرو' ان کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی یا خیانت نہ ہونے پائے' دنیا کی یہ زندگی بہت ہی مختصر اور چند روزہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کے پیچھے ایک شدید ہولناکی لگی ہوئی ہے' اس کے ختم ہوتے ہی ایک خوفناک سماں ہوگا' ایک تنگ و تاریک اور ڈراونی قبر ہوگی۔ قرآن کریم کے اندر پروردگار عالم فرماتا ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ الانفال : ۲۷'۲۸۔

اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو' اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو' اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہیں اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله دائم الفضل والإحسان ، أشكره على ترادف إنعامه والامتنان ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمدًا عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

حمد و ثنا اس اللہ رب العزت کیلئے ہے جو مسلسل فضل و احسان کرنے والا ہے' میں اس کے بے پایاں انعام و احسان پر اس کا شکر ادا کرتا اور اس کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہوں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب و برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام ہو ہمارے رسول برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر۔

اللہ کے بندو! امانت ان اہم ترین بنیادوں میں سے ایک ہے جن پر معاشرہ میں امن کا دارومدار ہے اور جن کے ذریعہ جماعتوں کے درمیان اتفاق و اتحاد قائم ہوتا اور محبت و عقیدت' اعتماد و بھروسہ اور عزت و احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح امانت معاشرہ کے فساد اور بگاڑ' جرائم اور گناہوں کی جڑ اکھاڑ پھینکنے کا ایک اہم ذریعہ ہے' کیونکہ یہ زندگی کے جملہ شعبہ جات کو شامل اور ان تمام تصرفات کو محیط ہے جن سے معاشرہ کا کوئی بھی مسلمان مستغنی نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ ایک حاکم کے اوپر امانت کا جو بار ہے وہ کسی اور کے اوپر نہیں' وزیر کی جو ذمہ داری ہے وہ اس کے ماتحت لوگوں پر نہیں' ایک امیر یا قاضی جس نوعیت کی امانت اٹھائے ہوئے ہے دوسرے لوگ اس کے مسؤل نہیں' اسی طرح ہر شخص اپنی اپنی جگہ ذمہ دار اور امین ہے' یہاں تک کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے گھر میں اس کے مال اور خود اپنے نفس کی امین اور نگہبان ہے' ایک خادم اپنے مالک کی ان تمام چیزوں کا نگراں اور ذمہ دار ہے جو مالک کی جانب سے اسے سونپی گئی ہیں' اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری اور امانت کی بابت باز پرس ہو گی اور حساب لیا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق اللہ اور حقوق والدین کی ادائیگی کی ترغیب

الحمد لله ذي السلطان العظيم والمن القديم ، له الفضل والإحسان والعطاء والامتنان ، أحمده سبحانه وأشكره على نعمه ، وأعوذ به من أسباب سخطه و نقمه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله سيد الورى ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه ومن اهتدى۔

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو عظیم سلطنت والا ہے' ہر قسم کا فضل واحسان اور بخشش و عطیات اسی کی طرف سے ہیں' میں اس کے انعام واکرام پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور ہر اس فعل سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی ناراضگی وعذاب کا سبب ہو' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس ذات پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کا بے شمار درود وسلام ہو ایسے برگزیدہ نبی پر' نیز ان کے آل واصحاب اور صراط مستقیم کی پیروی کرنے والوں پر۔ امابعد!

برادران اسلام! اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرو اور کما حقہ اس کی عبادت کرو' قرآن کریم کا فرمان ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ النساء: ٣٦۔

اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

اس آیت کے اندر اللہ سبحانہ نے اپنے بندوں کو صرف اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی دین کا سب سے اہم فریضہ اور سب سے بڑی نیکی ہے اور اسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک کر دینا ہی سب سے بڑا گناہ ہے۔

عبادتِ الٰہی ہی مقصود زندگی اور دین کا وہ مقدس اور اہم ترین فریضہ ہے جس کے لئے مخلوقات کا وجود ہوا' انبیاء و رسل بھیجے گئے' آسمانی کتابیں اتریں اور جن وانس کی تخلیق عمل میں آئی' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ الذاریات: ۵۶ تا ۵۸۔

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں' میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھانا کھلائیں' اللہ تو خود رزق دینے والا' زور آور اور مضبوط ہے۔

"عبادت" ایک ایسا لفظ ہے جو ہر اس قول و عمل کو شامل ہے جو اللہ کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہو۔ ایک بندہ کے لئے ضروری ہے وہ صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرے اور اپنے اس حقیقی معبود و پروردگار کو' جس نے اسے وجود بخشا اور ہر طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے' چھوڑ کر کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو' پکارے تو اسی کو پکارے' مدد طلب کرے تو اسی سے' فریاد چاہے تو اسی سے' نذر و نیاز کرے تو اسی کے لئے' تکلیف پہنچے تو اسی سے التجا کرے اور کوئی خیر حاصل ہو تو اسی کا شکر بجالائے' غرضیکہ کسی محبوب شئے کی خواہش و طلب ہو یا کسی مکروہ اور ناپسندیدہ چیز سے بچنے اور پناہ مانگنے کا موقع' صرف اور صرف اسی ذات واحد کی طرف رجوع کرے اور اسی سے گڑگڑائے' یہی حقیقت عبادت ہے اور یہی مطلوب زندگی ہے۔

کسی شخص نے اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لیکن اس کی عبادت مثلاً دعا' استغاثہ' نذر و نیاز اور ذبح وغیرہ میں اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا یا اسے حاجت روا سمجھ کر کوئی ایسی حاجت طلب کی جس کا تعلق صرف اللہ کے اختیار سے ہو' تو ایسے شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ الکهف : ۱۱۰۔

جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

لہذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے کرے' اس کے حقوق پہنچانے اور ان کی قدر کرے۔

دینی بھائیو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت وبندگی میں یہ بھی شامل ہے کہ والدین کی اطاعت و فرماں برداری کی جائے' ان کے ساتھ احسان اور حسن سلوک کیا جائے اور ان کے حقوق کو پہچانا جائے۔ چنانچہ اللہ نے متعدد مقامات پر اپنے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق کو بھی شامل کیا ہے' فرمایا :

﴿أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾ لقمان : ۱۴۔

(ہم نے انسان کو ماں باپ کے بارے میں یہ تاکید کی ہے کہ) میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی' تم کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

پس ضروری ہے کہ ہم والدین سے حسن سلوک سے پیش آئیں' ان کے ساتھ احسان کریں' ان کے لئے نرمی اختیار کریں اور ان کا حکم بجالائیں' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

"ثَلاث آيات نَزَلت مَقرونةً بثَلاث ، لاتُقبل مِنها واحدة بِدون قَرينتهَا ، فذكر منها قوله تعالى : أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ"

قرآن مجید کے اندر تین آیتیں ایسی ہیں جو مزید تین خصائل کو شامل ہیں اور وہ خصائل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی خصلت اپنی ساتھ والی خصلت کے بغیر قبول نہیں ہو سکتی' ان تین آیات میں سے ایک آیت ﴿أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ﴾ بھی ہے۔
لہٰذا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا مگر والدین کی شکر گذاری نہیں کی تو اس کا شکر بارگاہ الٰہی میں مقبول نہ ہوگا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"رِضَا اللّٰه فِي رِضَا الوَالِدين ، وَسخطه في سخط الوَالديْن"(1)

اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ جہاد کرنے کی اجازت مانگنے لگا' آپ نے اس سے سوال کیا "أَحَيٌّ وَالدَاكَ" کیا تمہارے والدین باحیات ہیں ؟اس شخص نے جواب دیا "ہاں" آپ نے فرمایا :" فَفِيهِما فَجَاهِد "(2) جاؤ انہیں کے درمیان جہاد کرو' یعنی ان کی ہر ممکن خدمت و اطاعت کرو۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

" ألا أُنبئكم بِأكبَر الكَبائِر؟ قالوا: بلى يا رسول اللّٰهِ ، قَال :

(1) بعض محدثین نے اس حدیث کو "رِضَا الرب فِي رِضَا الوَالِد ، وَسخط الرب من سخط الوَالد" (یعنی رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی سے ہے) کے الفاظ سے روایت کیا ہے' اور بعض نے "رِضَا الرب من رضَا الوَالِدين ، وَسخطه من سخطهما" (یعنی رب کی رضا والدین کی رضا سے ہے اور اس کی ناراضگی والدین کی ناراضگی سے ہے) کے لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے' اور سیوطی نے دونوں الفاظ کو صحیح بتایا ہے' اس حدیث کے بعض طرق تو صحیح مسلم کی شرط پر ہیں اور بعض طرق میں عصمہ بن محمد ہیں' جنہیں ہیثمی نے متروک کہا ہے۔ فیض القدیر ۴ / ۳۳۔

(2) صحیح مسلم' کتاب البر والصلۃ ' باب بر الوالدین (۲۵۴۹) ومسند احمد ۲ / ۱۶۵(۶۵۵۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإِشراكُ بِاللّٰهِ وَعُقوق الوَالدين"[1]

کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتادوں؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ضرور بتائیں' فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔

اسلامی بھائیو! جو بوؤ گے وہی کاٹو گے' جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے' جو نیکی و بھلائی کرے گا وہ شکر و احسان کا پھل پائے گا' جو برائی کرے گا ندامت و شرمندگی کے آنسو روئے گا' احسان کا بدلہ احسان ہے اور برائی کا انجام خسارہ' ناکامی اور پشیمانی۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک ایک نہایت ہی بنیادی حق اور اہم ترین فریضہ ہے' اسی طرح ان کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ایک بہترین اطاعت ہے' یہی وجہ ہے کہ رب العالمین نے والدین کے حقوق کو اپنے حقوق کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

اولاد پر والدین کے حقوق یہ ہیں کہ اولاد ان کی عزت و تکریم کرے' ان کے ساتھ حسن سلوک کرے' ان کے آرام و سکون کی خاطر اپنی جان و مال کو قربان کر دے' ان کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھے' اگر بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی مرضی و چاہت کا پورا خیال رکھتے ہوئے ان کے ساتھ نرمی برتے' ان کی جانب سے پیش آنے والی تکالیف برداشت کرے' ان کی ضروریات پوری کرنے سے زچ نہ ہو' ان کے ضعف و پیرانہ سالی میں ان کی ویسی ہی خدمت کرے جیسی انہوں نے اس کی بچپن میں کی' ان کے ساتھ مہربان' شفیق و بردبار اور نرم دل بن کر رہے اور یہ جذبہ ہمہ وقت بیدار رہے کہ دنیا کا کوئی انسان اس شفیق و مہربان ماں سے بڑھ کر اطاعت و فرمانبرداری اور حسن سلوک کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الاستئذان' باب من اتکأ بین یدی أصحابه (۶۲۷۳) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الکبائر واکبرھا (۸۷'۸۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ وہی ماں تو ہے جس نے حمل کے زمانہ میں تکلیفیں اٹھائیں' پیدائش کے وقت شدید دکھ برداشت کیا' پھر مکمل دو سال تک اپنا دودھ پلا کر اعضائے جسمانی مضبوط کیا' تم نے اسے تھکایا اور درماندہ کیا' کبھی تم کو اپنے سینے پر اٹھاتی تو کبھی تھک کر ہاتھوں میں لے لیتی' کتنی بار تم نے اس کے جسم اور کپڑوں کو گندہ کیا' کتنی مرتبہ اس نے تمہیں بلا کسی ناگواری و کراہت کے گندگی سے پاک و صاف کیا' تم کبھی بیمار ہوئے تو تمہاری بیماری کی وجہ سے افسردہ خاطر ہو کر اس نے پوری پوری رات بغیر کھائے پیئے جاگ کر اور روتے ہوئے کاٹ دی۔ بھلا اس شفیق و مہربان ماں پر کسی اور کو کیسے ترجیح دی جا سکتی ہے؟

ماں کے بعد اس مشفق و مہربان باپ سے بڑھ کر اور کون احسان و خدمت کا مستحق ہو سکتا ہے جس نے تمہارے بچپن میں تمارے ساتھ احسان کیا' اپنا عمدہ اور نفیس ترین مال تم پر خرچ کیا اور ہر اس چیز کی رہنمائی کی جس میں دنیا و آخرت کی فلاح ہو۔

اللہ کے بندو! والدین کی نافرمانی احسان کا انکار ہے' نعمت کی ناشکری ہے اور احسان کے بدلے برائی کرنا ہے' بربادی ہے ایسے شخص کے لئے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہو' رسوائی ہو ایسے شخص کی جس کے والدین اس سے خوش نہ ہوں' کیا والدین جیسے محسن کا بدلہ حسن سلوک کے علاوہ کسی چیز سے دیا جا سکتا ہے؟ کتنی بار انہوں نے اپنے نفس پر تمہارے آرام کو ترجیح دی' کبھی ایک گھڑی کے لئے جو ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوئے تو وہ بے چین ہو گئے' ایک عرصہ تک انہوں نے تمہاری دیکھ بھال کی ہے تو کچھ دنوں تک تم بھی ان کی دیکھ بھال کر لو اور اللہ رب العالمین سے ان کے لئے رحم و بخشش کی دعائیں کرتے رہو۔

الہی! ہماری کوتاہیوں کو معاف کر' ہماری لغزشوں سے درگذر فرما' ہمیں اپنی رضا و خوشنودی عطا کر اور وہ راہ دکھا جو ہمارے لئے خیر و سعادت کا باعث ہو۔ أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلا تَعْبُدُوا إِلا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلا كَرِيمًا ٥ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ الاسراء: ۲۳، ۲۴۔

تمہارے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو' اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو' اور ان سے ادب کے ساتھ بات کرو' اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے میری بچپن میں (شفقت سے) پرورش کی ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحم فرما۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونتوب إليه ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين۔

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے لائق وزیبا ہے' ہم اسی کی حمد وثنا کرتے ہیں' اسی سے مدد چاہتے ہیں' اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتے ہیں' اور اپنے نفس کی برائی اور اعمال کی سیئات سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں' وہ جسے ہدایت یاب کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں' اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو درود وسلام نازل فرما اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ کے آل واصحاب پر اور تا قیامت ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والوں پر۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس کے اوامر' اس کی مقرر کردہ ادب کی چیزوں اور احترام کے مقامات کی تعظیم کرو' اس کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ الحج: ۳۲۔

جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

اسلامی بھائیو! ہمارے بہت سے بھائی حرم شریف میں اور اسی طرح بعض دوسری مساجد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آتے ہیں تو اپنے ساتھ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی لئے ہوتے ہیں جو ابھی ناسمجھ ہوتے ہیں اور مسجد حرام کی عزت و حرمت نہیں جانتے ہیں' چنانچہ ان کی وجہ سے نماز پڑھنے والوں' طواف کرنے والوں' ذکر و اذکار میں مشغول اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے بھائیوں کی عبادات میں خلل واقع ہوتا ہے' درحقیقت یہ مسجد حرام کی ایک طرح کی اہانت و بے حرمتی' مسلمانوں کے ساتھ بے ادبی و بدسلوکی اور ان کے لئے باعث حرج ہے' اور کسی بھی ذی شعور مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی مرضی کے مطابق انہیں پوری ڈھیل دے کہ اللہ کے گھر میں اس کے بندوں کے ساتھ اس طرح کی بدسلوکی کریں اور ان کی عبادت واذکار میں خلل اور تنگی کا باعث بنیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مسجد میں عبادت یا فریضہ کی ادائیگی کی نیت سے نہیں بلکہ محض سیر و تفریح اور دوستوں سے ملاقات و گفتگو کے لئے آتے ہیں' چنانچہ بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مسجد میں چھوڑ دیتے ہیں' وہ اسی میں دوڑتے ہیں' عبادت کرنے والوں کے سامنے چلاتے اور شور مچاتے ہیں' صفوں کے درمیان سے آتے جاتے ہیں' اور ان کا باپ خود کہیں آرام سے بیٹھا اس طرح اپنے دوست سے بات چیت کر رہا ہوتا ہے جیسے اس نے مسجد میں آکر کوئی عبادت کی ہی نہ ہو۔ آخر یہ سب کتنے بڑے عیب کی بات ہے' دنیا کے افضل ترین مقام کی کس درجہ بے حرمتی ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیسی بدسلوکی اور بے ادبی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے اور اپنے حرمات کی تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے' ارشاد ہے:

﴿ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ الحج: ۳۰۔

یہ ہمارا حکم ہے' اور جو شخص ادب کی چیزوں کی' جو اللہ نے مقرر کی ہیں' عظمت رکھے تو یہ اس کے پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع سنت کی فضیلت

﴿الحمد للّٰهِ الذي أنزل على عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا﴾[1] منّ علينا ببعثة هذا النبي الكريم ، وهدانا به إلى الصراط المستقيم ، و أنقذنا به من الضلال المبين والعذاب الأليم ، أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ إنعامه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لاشريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، الذي قال اللّٰه فيه :﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾[2] اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله و صحبه ومن تبعهم بإحسان۔

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی اور پیچیدگی نہیں رکھی' نبی رحمت کو بھیج کر ہم پر احسان عظیم فرمایا' ان کے ذریعہ صراط مستقیم کی ہدایت دی اور ضلالت و گمراہی اور دردناک عذاب سے نجات بخشی۔ میں اللہ سبحانہ کی حمد کرتا اور اس کے بے شمار احسانات پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جن کے بارے میں خود اللہ کا فرمان ہے کہ "لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں' تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں"۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام ہو ایسے شفیق و مہربان رسول پر' آپ کے آل و اصحاب اور ان کے سچے متبعین پر۔ امابعد!

---

(۱) الکهف : ۱۔

(۲) التوبہ : ۱۲۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو اس کی اطاعت و خوشنودی کے لئے اچھے اعمال کرو اور یہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمال محبت اور آپ کی پیروی اللہ کی عبادت میں داخل ہے اور اس کی رضا و قربت کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارے جہاں کے لئے رحمت 'راست بازوں کے لئے ہدایت اور تمام انسانوں کے لئے دلیل و برہان بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی 'اسی مہینہ میں آپ نے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی اور پھر وفات حسرت آیات بھی اسی ماہ میں پیش آئی 'آپ کا ارشاد ہے :

" ألا أُخبركم بأوّل أمري ؟ أنا دَعوة أبي إبْراهيم ، وَبشارةُ عيسى، وَرُؤيا أُمّي "[1]

کیا میں تمہیں اپنے وجود یا اپنی نبوت کا آغاز نہ بتادوں ؟ سنو! میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں 'عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔

"دعائے ابراہیم" سے مراد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا ہے جسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے :

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ البقرہ : ۱۲۹۔

---

(۱) یہ حدیث مسند احمد ۴ / ۱۲۷ (۱۷۱۵۰) میں موجود ہے 'اس کے الفاظ یہ ہیں : "إني عبد الله لخاتم النبيين ، وإن آدم عليه السلام لمنجدل في طينته ، وسأنبئكم بأول ذلك ، دعوة أبي إبراهيم ، وبشارة عيسى بي ، ورؤيا أمي التي رأت ، وكذلك أمهات النبيين ترين" نیز مسند احمد ۴ / ۱۲۸ میں بھی ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ سیوطی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے 'ابن عساکر 'طیالسی اور دیلمی نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے 'ملاحظہ ہو : فیض القدیر ۳ / ۴۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے پروردگار! ان لوگوں میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیج' جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائے اور کتاب و حکمت سکھائے اور ان (کے دلوں) کو پاک و صاف کرے' بیشک تو غالب اور صاحب حکمت ہے۔

"بشارت عیسیٰ" سے اس بشارت کی طرف اشارہ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ الصف: ٦۔

اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا پیغمبر بن کر آیا ہوں' اور جو کتاب مجھ سے پہلے آچکی ہے یعنی تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں' اور ایک پیغمبر کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے' جن کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح خواب سے اس واقعہ کی جانب اشارہ ہے جو آپ کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب نے بیان کیا تھا کہ حمل کے وقت میں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا اور اس کی روشنی سے شام کے محل جگمگا اٹھے۔

درحقیقت یہ واقعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کی دلیل اور سارے جہاں کے لئے آپ کی رسالت کے عام ہونے کا اعلان تھا' جیسا کہ قرآن ناطق ہے:

﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ○ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ المائدہ: ١٥' ١٦۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے' جس سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیروں میں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے۔

بھائیو! یہ وہی نور ہے جس سے مشرق و مغرب جگمگا اٹھے' جس کے ذریعہ دلوں کو علم و یقین اور ایمان و عرفان کی روشنی ملی' جس کی بدولت روئے زمین عدل و انصاف اور برکت و رحمت سے بھر گئی' اخلاق ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک ہوئے' فضائل کی تکمیل ہوئی' لوگوں نے شرک کے بعد اللہ کی توحید کو پہچانا' حق سے بغاوت و انحراف کے بعد ہدایت و استقامت کا سبق پڑھا' اختلاف و افتراق کے بعد الفت و محبت کا درس لیا' نافرمانی و قطع تعلقی کے بعد صلہ رحمی اور احسان و بھلائی کرنے کا طریقہ سیکھا' ظلم و جور اور بدمعاملگی کے بعد عدل و انصاف اور حقوق و واجبات کی ادائیگی کا شیوہ اپنایا۔

آپ وہی نبی رحمت ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو فساد و بگاڑ کے بعد خیر و صلاح بخشی اور بدبختی و ناکامی کے بعد فلاح و کامرانی عطا کی۔ آپ کی لائی ہوئی آسان شریعت اور گرانقدر تعلیمات ہی تمام پیچیدگیوں کا حل اور امن و سلامتی کی ضامن ہیں۔ مسلمان جب تک اس نورِ نبوت سے روشنی لیتے اور اس کے احکام و تعلیمات پر عمل کرتے رہے وہ کامیاب و کامراں رہے' اور جس دن سے انہوں نے اس نورِ نبوت سے اپنا رشتہ توڑا' شریعت کی مضبوط رسی کو چھوڑا' اس کے احکام سے سرتابی کی' آپس میں بغض و نفرت کی فضا پیدا کی' ان کے اندر سے دینی غیرت و حمیت اور ایمانی اخوت و بھائی چارگی کا جذبہ مفقود ہوا' اغراض و مقاصد مختلف ہوئے' نفسانیت غالب آئی' ہر صاحب رائے کو اپنی ہی رائے اچھی اور حق و صواب نظر آئی' تو ان تمام بداعمالیوں اور کوتاہیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشکلات و مصائب نے انہیں آگھیرا' دشمن ان پر ٹوٹ پڑے' دوست منتشر ہوگئے' اب وہ مسلسل اختلاف و افتراق اور آپس میں ایک دوسرے سے دوری کا شکار ہیں' اور مزید برآں اسی کے نتیجہ میں ان کے اندر سے دینی بصیرت بھی جاتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اعراض بھی پیدا ہو گیا۔

خود ساختہ قوانین کو انہوں نے اپنا فیصل تسلیم کیا اور کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا' بلکہ بعض لوگ تو اصحاب قبور تک کے پاس جا پہنچے اور وہاں جا کر اصحاب قبور سے مدد چاہی اور حاجت طلب کی' اور اس ذات کو بھول بیٹھے جس کے لفظ "کن" سے ہر چیز وجود میں آتی ہے' اور قرآن کے اس اعلان پر عمل نہ کیا:

﴿ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ○ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ الفاطر: ۱۳'۱۴۔

یہی اللہ تمہارا رب ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں' اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں' اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور وہ قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے' اور اللہ باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔

اللہ کے بندو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لازم پکڑو' یہی ذریعہ فلاح و نجات ہے' اور دین کے اندر ایجاد کی جانے والی نئی چیزوں سے بچو' کیونکہ دین کے اندر بعد میں داخل کی جانے والی ہر نئی چیز بدعت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَن عَمل عَملا لَيس عليه أمرنا فَهو رَد"[1]

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الاقضیۃ' باب نقض الاحکام الباطلۃ (۱۷۱۸) و صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب النجش و من قال لا يجوز ذلك البيع۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا (شریعت کا) حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود اور نا قابل قبول ہے۔

لوگوں نے جو بدعتیں ایجاد کی ہیں ان میں سے ایک بدعت یوم ولادت کا جشن بھی ہے (جو برتھ ڈے یا یوم پیدائش کے نام سے منایا جاتا ہے) اسلام میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ کوئی اور جشن یا عید مشروع نہیں' یوم ولادت وغیرہ کا جشن جو قرون مشہود لہا بالخیر کے بعد دین کے نام پر ایجاد کیا گیا یہ درحقیقت ایک بدعت ہے جو یہود و نصاریٰ کی تقلید کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اندر پیدا ہوئی ہے اور جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"لَتتبعنَّ سُنن مَن كان قَبلكم ، حَذوَ القذَّة بالقذَّة ، حتّى لَو دَخلوا جُحْر ضَبٍّ لَدخَلتموهُ"[1]

تم ضرور پہلی امتوں (یعنی یہود و نصاریٰ) کی پیروی میں ایسے برابر ہو جاؤ گے جیسے جوتے کا ایک تلوا دوسرے تلوے کے برابر ہوتا ہے' یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی گھسو گے۔ www.KitaboSunnat.com

یوم ولادت کی عید جو آج بہت سارے لوگ اپنے لئے یا اپنی اولاد یا والد کے لئے مناتے ہیں امت اسلامیہ کے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں' بلکہ یہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا ایک فعل ہے جسے مسلمانوں نے اپنا لیا ہے۔

بہت سے لوگ اہل کتاب کی تقلید میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید میلاد کا اہتمام کرتے ہیں جس طرح اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی عید میلاد مناتے ہیں'

---

(۱) یہ حدیث مسند احمد میں قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے: ۴/ ۱۲۵ (۱۷۱۳۵) نیز دیکھئے: (۹۸۲۶' ۱۰۶۴۶' ۱۱۸۰۰) وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ آپ کا مقام و مرتبہ اور شرف و فضیلت تمام انسانوں کے درمیان نہایت ممتاز' اعلیٰ اور مسلم ہے' آپ کی ولادت باسعادت کا جشن منانے سے آپ کے مرتبہ و فضیلت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا' کیونکہ ولادت ایک ایسی شے ہے جس میں تمام انسان بلکہ تمام مخلوق مشترک ہیں۔

یوم ولادت کے جشن کی بجائے اگر یوم نبوت کو عید منانے کی بات ہوتی کہ جس روز آپ پر نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہوا' یا واقعہ ہجرت کی یاد میں جشن منایا جاتا کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آلام و مصائب سے نجات دی' اطمینان و سکون بخشا' ان کی اپنی حکومت قائم ہوئی' قتال کی اجازت ملی اور شان و دبدبہ اور شوکت و قوت حاصل ہوئی' یا غزوۂ بدر کے دن کو جشن و مسرت کے لئے خاص کیا جاتا جسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے' جس دن اللہ تعالیٰ نے دشمنانِ اسلام کو ذلیل و رسوا کیا اور مسلمانوں کو فتح و نصرت سے نوازا' یا فتح مکہ کے دن کو یوم عید قرار دیا جاتا کہ جس کے فوراً بعد لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے' ہر چہار جانب سے حلقہ بگوش اسلام ہونے کے لئے وفود آئے اور تمام اہل عرب مطیع و فرمانبردار ہو گئے' یا حجۃ الوداع کے دن کی مناسبت سے عید منائی جاتی کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تکمیل فرمائی' مسلمانوں پر اپنی نعمتیں پوری کیں اور ان کے لئے مذہب اسلام کو پسند کیا' اگر تاریخ کے ان اہم واقعات میں سے کسی واقعہ کی عید منانے یا جشن کا اہتمام کرنے کی بات ہوتی کہ جہاں سے اسلامی تاریخ میں ایک انقلاب آیا تو البتہ عید میلاد النبی کی بہ نسبت یہ عید قدرے عقل سے لگتی ہوئی ہوتی۔ لیکن مسلمانو! یاد رکھو کہ سب سے بہترین طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب بدترین فعل وہ ہے جو دین کے نام پر لوگوں نے بعد میں ایجاد کر لیا ہو۔ اگر عید میلاد النبی کا عمل مشروع اور باعث ثواب ہوتا تو ہمارے اسلاف خود کو اس سعادت سے محروم نہ رکھتے بلکہ انہوں نے ضرور اس کار خیر کو انجام دیا ہوتا' حالانکہ انہوں نے ایسا نہ کیا۔

مزید برآں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَن عَمل عَملا لَيس عليه أمرنا فَهو رد"[1]

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر شریعت کا حکم نہ ہو تو وہ عمل مردود و ناقابل قبول ہے۔

اس قسم کی مجالس و محافل کا انعقاد اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی محبت باعث ثواب ہے اور کسی بھی شخص کا اسلام اس وقت تک صحیح نہیں ہو گا جب تک کہ اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا نہ ہو' بلکہ جب تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک اس کے اپنے نفس' اپنی اولاد' اپنے باپ اور سارے لوگوں سے زیادہ عزیز و محبوب نہ ہو جائیں اس کا ایمان ہی نامکمل رہے گا۔[2]

لیکن ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس امت کے اسلاف صحابہ کرام ہم سے کہیں زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھتے تھے' اس کے باوجود انہوں نے کبھی بھی اس طرح کی محفلیں منعقد نہیں کیں اور اس قسم کے جشن نہیں منائے۔

ثانیاً "محبت" مجلسیں منعقد کرنے' طرح طرح کے پکوان کھانے' اشعار پڑھنے اور لمبے لمبے قصیدے سننے اور سنا لینے کا نام نہیں' بلکہ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے' آپ کا طریقہ اپنایا جائے' آپ کی سنت کی پیروی کی جائے اور آپ کی سیرت کو اپنے لئے ہر وقت اور ہر معاملہ میں اسوہ بنایا جائے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ﴾ الاحزاب : ۲۱۔

تمہارے لئے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین اسوہ ہیں' اس شخص کے لئے

---

(۱) اس حدیث کا حوالہ گذر چکا ہے۔

(۲) صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان (۱۴'۱۵) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... (۴۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے اللہ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی کتاب قرآن مجید کو لازم پکڑو کہ اسی سے راہ یاب رہو گے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو کہ اسی کے ذریعہ فلاح پاؤ گے۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ التوبہ:۱۲۸۔

لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله على إحسانه ، والشكر له على توفيقه وامتنانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، تعظيماً لشأنه سبحانه ، وأشهد أن سيدنا محمدًا عبده ورسوله الداعي إلى رضوانه ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه وإخوانه۔

ہر قسم کی تعریف و ثنا اور شکر و سپاس اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے ہمیں اپنے انعام و اکرام اور توفیق سے نوازا۔ میں اللہ سبحانہ کی عظمت شان کا اقرار کرتے ہوئے شہادت دیتا ہوں کہ اس ذات واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور انسانیت کو اس کی رضا ورحمت کی طرف بلانے والے ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ و رسول محمد پر اور ان کے آل و اصحاب پر بے شمار درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور سب سے اچھا راستہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دکھایا ہوا راستہ ہے 'اور سب سے بدترین شئے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے' جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ جماعت کے ساتھ اللہ کی توفیق و نصرت ہوتی ہے اور جو جماعت سے نکلا وہ جہنم رسید ہوا۔

اللہ کے بندو! سوچو تو سہی' آخر کب تک ہم خواب غفلت میں پڑے رہیں گے ؟ کتاب اللہ سے کب تک منہ موڑے رہیں گے ؟ سنت رسول سے کب تک اعراض کرتے رہیں گے ؟ اور یاد آخرت سے کب تک غفلت برتتے رہیں گے ؟ قرآن کریم اعلان کر رہا ہے :

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾ الانبیاء :۱۔

لوگوں کا حساب (یعنی اعمال کی جانچ کا وقت) نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہم میں کا ہر شخص یہ نہیں جانتا کہ دنیا سے اسے جانا ہے ؟ کیا وہ یہ نہیں سوچتا کہ قبر میں رکھے جانے کے بعد دو فرشتے (منکر و نکیر) اس سے سوال کریں گے ؟ اور پھر بروز قیامت اللہ رب العالمین کے روبرو اس کا نہایت سختی کے ساتھ حساب ہو گا ؟ اور لوگ دو طبقوں میں بٹ جائیں گے' ایک طبقہ جنت میں داخل ہو گا اور دوسرا جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔

اے اللہ ! تو ہمیں خواب غفلت سے بیدار کر دے' ہماری آنکھیں کھول دے اور توفیق دے کہ آخرت کے لئے ہم کچھ توشہ تیار کر سکیں۔

13138

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فی سبیل اللہ-ایک اہم دینی فریضہ

الحمد لله القوي العزيز ، يعز من يشاء ويذل من يشاء ، بيده الخير ، وهو على كل شيء قدير ، أحمده سبحانه وهو أهل الحمد والثناء ، وأشكره على آلائه وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله ، أرسله الله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو طاقت والا اور غالب ہے' جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے' اسی کے ہاتھ میں ہر طرح کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ میں اس رب پاک کی حمد و ثنا کرتا ہوں جو ہر طرح کی حمد و ثنا کا سزاوار ہے اور اس کے احسان و انعام پر شکر گذار ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جنہیں ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام ہو اس کے بندے اور رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کے آل و اصحاب پر۔ اما بعد!

لوگو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے احکام و اوامر بجالاؤ اور نواہی سے اجتناب کرو' اور یہ بات بخوبی جان لو کہ اسلام جملہ احوال و معاملات میں عدل و انصاف ضروری قرار دیتا ہے اور حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے' خواہ وہ حقوق اللہ کے ہوں یا بندوں کے۔

لہٰذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے جملہ حقوق میں اس سے ڈرتا رہے اور "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت کے جو تقاضے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں عملی طور پر انہیں پورا کرے۔ کلمۂ شہادت کا حاصل یہ ہے کہ بندہ اللہ اور اس کے رسول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ ماموارت کا التزام کرے' عمل صرف اللہ کیلئے کرے' عبادت اسی کیلئے خاص رکھے' توکل اسی کی ذات پر کرے' اس کے سوا کسی سے نہ امید رکھے نہ لو لگائے۔

ایک مسلمان اللہ سبحانہ کو چھوڑ کر کسی اور سے کیسے لو لگاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ ہی اس کا خالق و رازق ہے' وہی مارنے اور جلانے والا ہے' وہی معبود برحق اور سزاوارِ عبادت ہے اور وہی ہے جو مضطرب و پریشاں حال کی پکار سنتا اور قبول کرتا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ النمل: ۶۲۔

بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین کا جانشین بناتا ہے (یہ سب اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں' مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

اللہ کے سوا کوئی بھی ذات جب اپنے لئے نفع و نقصان کی مالک نہیں تو بھلا وہ دوسروں کو کیا نفع و نقصان پہنچا سکتی ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ فاطر: ۱۳' ۱۴۔

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں' اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں' اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اللہ باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے گا۔

کلمۂ شہادت کے دوسرے حصہ ''محمد رسول اللہ'' کا تقاضا یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر کی پیروی اور جملہ منہیات سے پرہیز کیا جائے' آپ نے جن چیزوں کی خبر دی ہے ان کی تصدیق کی جائے' آپ کے احکام اور فیصلے سے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کی جائے اور اللہ رب العالمین کی عبادت و بندگی کے لئے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ مسنونہ کے علاوہ کسی اور کا کوئی طریقہ نہ اختیار کیا جائے' اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے :

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ الحشر : ۷۔

رسول جو چیز تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

نیز فرمایا :

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ آل عمران : ۳۱۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا۔

دین اسلام جو کل کا کل خوبیوں پر مشتمل ہے' اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ تمام حالات میں اور ہر شخص کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے' خواہ ان کا تعلق آدمی کے اپنے اور والدین کے حقوق سے ہو یا بیوی بچوں کے حقوق سے' اعزہ و اقرباء کے حقوق کا معاملہ ہو یا معاشرہ میں بسنے والے کسی دوست یا دشمن کے حقوق کا' چنانچہ فرمان باری ہے :

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ النحل : ۹۰۔

اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب اسلام اپنے ماننے والے ہر مسلمان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ اپنے دین سے ظلم و جور کو دفع کرے' بغاوت و سرکشی جہاں بھی ہو اسے مٹائے بلکہ اس کے اسباب و ذرائع ہی کا خاتمہ کر دے' اپنے دین' اپنے نفس' اپنے مال اور اپنے وطن کی محافظت کرے' لیکن روئے زمین کے اندر تعلی اور غلبہ و تسلط کی نیت سے نہیں' بلکہ اس مقدس جذبہ کے تحت کہ اسلام کا کلمہ بلند ہو' کفر سرنگوں ہو اور عزت و غلبہ دین اسلام کو حاصل ہو' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ البقرہ : ۲۴۴۔

مسلمانو! اللہ کی راہ میں لڑو اور جان رکھو کہ اللہ (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا :

﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ الحج : ۷۸۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔

ان آیات کے اندر "سبیل اللہ" سے مراد ہر وہ راستہ ہے جو حق تک پہنچاتا ہو' کلمۂ اسلام کی سربلندی کا باعث اور اللہ کے مومن بندوں کی نصرت و حمایت کا ضامن ہو۔

لہٰذا ہر وہ جنگ جو دین کی خاطر اور دین سے دفاع کے لئے ہو وہ فی سبیل اللہ ہے' اسی طرح مسلمانوں کی ہر وہ لڑائی جو ظلم و تعدی مٹانے' سرکشوں کے خلاف مظلوموں کی مدد کرنے' عدل و انصاف کے قیام اور حق کی نصرت و تائید کے طور پر ہو' وہ قتال فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔ قرآن کریم نے مسلمانوں کو متعدد مقامات پر اللہ کی راہ میں جہاد و قتال کرنے کا حکم دیا ہے' لیکن یہ جہاد صرف اللہ کی راہ میں اور کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لئے ہو' اس میں کوئی مادی منفعت' دنیاوی غرض اور کسی بھی طرح کی عصبیت کا جذبہ کار فرمانہ ہو۔ قرآن کریم نے قتال و جہاد کا حکم دینے کے ساتھ ہی اس کے مقصد اور اجر و ثواب کی وضاحت بھی کر دی ہے' فرمایا :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنْكَ نَصِيرًا ○ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾ النساء: ۷۴ تا ۷۶۔

جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو بیچنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ اللہ کی راہ میں جنگ کریں' اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے تو ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔ اور تم کو کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہم کو اس شہر سے' جس کے رہنے والے ظالم ہیں' نکال کر کہیں اور لے جا' اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں' سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔

"طغیان" کہتے ہیں ظلم و سرکشی میں حد سے تجاوز کرنے کو' لہٰذا جو شخص بھی اللہ اور اس کے بندوں پر ظلم و سرکشی کرنے میں حد سے تجاوز کرے وہی طاغوت ہے' اور جب انسان حد سے تجاوز کر جائے' اللہ کی زمین میں فساد مچائے' لوگوں کو اپنا محکوم و غلام بنانا شروع کر دے اور ان کے شرعی حقوق چھیننے لگے تو ایسے شخص کی حمایت میں لڑنے والا طاغوت کے لئے جنگ کر رہا ہے اور جو طاغوت کے لئے جنگ کرے تو اس کی جنگ شیطان کی راہ میں جنگ ہوگی اور وہ خود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کا ولی اور مدد گار ہو گا' جس کے بارے میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے :

﴿فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾

شیطان کے مدد گاروں سے قتال کرو' بیشک شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔

اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو' یعنی تمہاری نیت اور تمہارا جذبہ یہ رہے کہ پوری دنیا کے اندر الٰہی قانون اور عدل و انصاف کا بول بالا ہو اور عزت و غلبہ اور شان و شوکت اللہ' اس کے رسول اور مومن بندوں کو حاصل ہو' اس جہاد سے زمین میں فتنہ و فساد' ظلم و تعدی اور کوئی ذاتی منفعت وابستہ نہ ہو' ایسے ہی مومن بندوں کے لئے قرآن کریم نے یہ بشارت دی ہے :

﴿تِلْكَ الدَّارُ الآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الأَرْضِ وَلا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ القصص : ۸۳۔

وہ آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم و فساد کا ارادہ نہیں رکھتے' اور انجام خیر تو پرہیز گاروں ہی کے لئے ہے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی کی ترغیب

الحمد لله الملك الحق المبين ، أحمده سبحانه حمد الشاكرين ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله ، اصطفاه رب العالمين ، وأنزل عليه ﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ﴾ صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أهل البر والوفاء ، ومن سار على نهجهم واقتفى۔

تمام تعریف اللہ شہنشاہ برحق کے لئے ہے' میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں جیسا کہ شکر گذار بندے بیان کرتے ہیں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے منتخب و مختار بنایا اور ان پر یہ آیت نازل فرمائی:

﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ﴾ الروم: ۳۸۔

اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔

اللہ کا بے شمار درود و سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے نیک اور وفا شعار آل و اصحاب پر اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے مومنین و صالحین پر۔ اما بعد!

لوگو! اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرو' اس کا تقویٰ اختیار کرو' اس کے احکام بجالاؤ' منہیات سے بچو' تمہارے اوپر اس کی جو بے شمار نعمتیں اور احسانات ہیں انہیں یاد کرو' جو چیزیں تم پر فرض کی ہیں انہیں مکمل طور پر انجام دو اور اپنے رب کی کتاب قرآن کریم کے اندر فکر و تدبر کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ و خشیت پر ابھارتے ہوئے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾النساء :١۔

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا' اس سے (اولاً) اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے' اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کو تم اپنی حاجت بر آری کا ذریعہ بناتے ہو' اور (قطع مودتِ) ارحام سے (بچو) بے شک اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مذکورہ آیت کے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے جملہ احوال و اعمال میں اس کا تقویٰ اختیار کریں' امانت اور جن چیزوں کے محافظ و امین بنائے گئے ہیں ان کی نگرانی اور ادائیگی میں اللہ سے ڈریں' اپنے اور اپنے عزیز و اقارب اور اہل و عیال کے مابین جو حقوق ہیں حتی کہ خود اپنے نفس کے جو حقوق ہیں ان کے سلسلہ میں بھی اللہ رب العالمین سے ڈرتے اور خوف کھاتے رہیں' کیونکہ اسی نے ہمیں پیدا فرمایا ہے' پالا پوسا اور پرورش کی ہے اور تنہا وہی مستحق عبادت بھی ہے' اس لئے وہی اس بات کا بھی تنہا حقدار ہے کہ اسی سے ڈرا جائے' اسی کا تقویٰ اختیار کیا جائے اور اسی سے مغفرت چاہی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر ﴿خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ کے ذریعہ یہ تعلیم دی ہے کہ چونکہ سارے مومنین ایک ہی اصل اور بنیاد سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وہ آپس میں اتفاق و اتحاد برقرار رکھیں' الفت و محبت اور شفقت و مہربانی کا سلوک کریں' کوئی کسی پر اپنا تفوق اور برتری نہ جتائے اور نہ ہی اپنے حسب و نسب اور جاہ و مال کی وجہ سے دوسروں کو کمتر سمجھے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾الحجرات :١٣۔

اللہ کے نزدیک تم میں سب سے باعزت وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت داروں کے کچھ حقوق متعین فرمائے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کی حفاظت وادائیگی ضروری ہے' جو رشتہ دار جتنا ہی قریبی ہو اس کے حقوق کو اتنا ہی اولیت حاصل ہوگی' چنانچہ سب سے زیادہ اولیت وفوقیت والدین کے حقوق کو حاصل ہے' والدین ہی سب سے زیادہ احسان و بھلائی' شفقت و نرمی' خدمت اور حسن سلوک کے مستحق ہیں' ان کے بعد حسب قرابت دیگر رشتہ داروں کا حق ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! صلہ رحمی ایک قرآنی حکم ہے' اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے' یہ اسلام کے محاسن میں سے ہے' اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کرنے والوں کے ساتھ رحمت وبخشش کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ بشارت دی ہے کہ وہ صلہ رحمی کرنے والوں کی روزی میں برکت دیتا اور ان کی عمر دراز کرتا ہے' چنانچہ آپ نے فرمایا:

"مَنْ أحبَّ أنْ يُبسط لَه فِي رِزقِه ، وَينسأ لَه فِي أجله فَليصلْ رَحِمه"[1]

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت وبرکت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

صلہ رحمی روزی اور عمر میں برکت کے ساتھ ہی آخرت میں ثواب کا باعث بھی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ سَرَّه أنْ يمدَّ لَه فِي عُمْره ، وَيوسَّع لَهُ فِي رِزْقه ، وَيدفَع عنه مِيتةَ السوءِ فَليتقِ اللهَ وَليصلْ رَحِمه"[2]

(۱) صحیحین میں یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے: صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب من أحب البسط في الرزق (۲۰۶۷) وصحیح مسلم' کتاب البر والصلۃ' باب صلة الرحم (۲۵۵۷)

(۲) مسند احمد ۱/ ۱۴۳ (۱۲۱۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس شخص کو یہ بات پسند آتی ہو کہ اس کی عمر دراز ہو اور رزق میں برکت و وسعت ملے اور بری موت سے نجات پائے تو وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"إِنَّ الصَّدَقَةَ وَصِلَةَ الرَّحِم يَزِيد اللّٰهُ بِهِما فِي العُمر ، وَيَدفع بِهِما مِيتَةَ السوءِ ، وَيدفع بِهِمَا المكروه وَالمحذور"[1]

صدقہ اور صلہ رحمی یہ دونوں ایسی خصلتیں ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عمر دراز کرتا ہے' بری موت سے نجات دیتا ہے اور ہر ناپسندیدہ اور مکروہ چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔

صلہ رحمی ان مہتم بالشان اور گرانقدر اعمال میں سے ہے جن کی جانب قرآن کریم نے ترغیب دلائی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان اعمال پر ابھارا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ﴾ الروم: ۳۸۔

قرابت داروں کو ان کا حق دیتے رہو۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن كَانَ يؤمِنُ بِاللّٰهِ واليومِ الآخر فَليصِلْ رَحِمه"[2]

جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

اللہ کے بندو! صلہ رحمی کی اہمیت و فضیلت اور اس کا ثواب اس موقع پر مزید بڑھ جاتا ہے

---

(۱) الترغیب والترہیب ۳/ ۳۳۵۔

(۲) علامہ سیوطی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری' امام احمد بن حنبل' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس کی روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو فیض القدیر ۵/ ۳۶۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب دوسرے کی جانب سے قطع تعلق ہو رہی ہو' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ ، وَلكن الوَاصل الّذي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصلها"[1]

وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں جو کسی کی صلہ رحمی کا برابر برابر بدلہ دے رہا ہو' بلکہ صلہ رحمی کرنے والا درحقیقت وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑ لیا جائے تو وہ جوڑ دے۔

نیز آپ نے فرمایا:

"أَفضَل الفَضَائل أن تَصِل مَن قَطعكَ ، وَتعطي مَن مَنعك ، وَتصفح عمَّن شَتَمك"[2]

سب سے زیادہ فضیلت کا عمل یہ ہے کہ جو تم سے رشتہ و تعلق توڑے اس سے اپنا رشتہ جوڑو' جو تمہیں محروم کرے اسے دو اور جو تم کو برا بھلا کہے اس سے درگذر کرو۔

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

"أَلا أَدلكم على مَا يَرفع اللّهُ به الدرجات ؟ قَالوا : نَعم يَا رسول اللّهِ، قَالَ : تَحْلُم عَلى من جهل عليك ، وَتعفو عمَّن ظَلمكَ ، وَتعطي مَن حَرَمَكَ ، وَتصِل مَن قَطَعكَ"[3]

کیا میں تمہیں وہ اعمال نہ بتلادوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ

(۱) الترغیب والترہیب ۳/ ۳۳۳۔

(۲) مسند احمد ۳/ ۴۳۸ (۱۵۶۱۸)

(۳) حافظ منذری نے ذکر کیا ہے کہ طبرانی اور بزار نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے' ملاحظہ ہو: الترغیب والترہیب ۳/ ۲۱۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا ہاں' اے اللہ کے رسول! آپ ضرور ارشاد فرمائیں' آپ نے فرمایا کہ جو شخص تمہارے ساتھ جہالت کرے تم اس کے ساتھ بردباری سے پیش آؤ' جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو' جو محروم رکھے اسے دو اور جو تم سے اپنے تعلقات توڑے تم اس سے تعلق جوڑے رکھو۔

اسلامی بھائیو! قطع رحمی سے بچو' کیونکہ یہ بہت بری چیز ہے' دنیا میں بھی خسارہ اور نحوست کا سبب ہے اور آخرت میں بھی عذاب وعقاب کا باعث ہے' اور مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار اور حق سے اعراض کا سبب ہے' اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ○ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ﴾ محمد ۲۲'۲۳۔

(اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو زمین میں فساد مچانے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو' یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

قطع رحمی کرنے والا درحقیقت اپنے آپ کو بہت بڑی محرومی کا شکار اور سخت وعید کا مصداق بنالیتا ہے' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لا يَدخل الجَنَّةَ قَاطِع"[۱]

رشتہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

نیز فرمایا:

"إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لاتنزل عَلى قَوم فيهم قاطعُ رَحم"[۲]

---

(۱) الترغیب والترہیب ۳ / ۳۴۴۔

(۲) الترغیب والترہیب ۳ / ۳۴۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قوم پر رحمت کے فرشتے نہیں نازل ہوتے جس میں کوئی رشتہ توڑنے والا موجود ہوتا ہے۔

ایک بار حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ نماز فجر کے بعد ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا:

"أنشد الله قَاطع رَحم لما قَام عنَّا ، فَإنا نُريد أَن نَدعو ربَّنا ، وَإِنَّ أبوابَ السَّمَاء مرتجة ۔ أي مغلقة – دون قاطع رحم"(1)

میں قطع رحمی کرنے والے کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ اس مجلس سے چلا جائے، کیونکہ ہم اپنے رب سے کچھ دعا کرنا چاہتے ہیں، اور آسمان کے (قبولیتِ دعا کے) دروازے قطع رحمی کرنے والوں کے لئے بند ہوتے ہیں۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! قطع رحمی سے بچتے رہو اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ صلہ رحمی کے بھی کچھ حدود ہیں، صلہ رحمی اسی حد تک ہو کہ شریعت کے مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے خویش واقارب کو دینی ودنیاوی فائدے پہنچائے جائیں، صلہ رحمی یہ نہیں کہ باطل پر بھی ان کی مدد کی جائے اور فساد وگمراہی اور ہلاکت وبربادی میں بھی ان کا ساتھ دیا جائے، بلکہ یہ تو جاہلیت کی ضد اور حمیت ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے:

﴿إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ﴾ الفتح: ۲۶۔

جب کافروں نے اپنے دل میں طرفداری کی اور طرفداری بھی جاہلیت کی۔

دینی بھائیو! اللہ سے ڈرتے اور صلہ رحمی کرتے رہو اور اللہ کے اس اعلان کو ہمیشہ یاد رکھو:

---

(۱) اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ بھی صحیح کے اندر لائق حجت ہیں، البتہ اعمش نے (جنہوں نے اس حدیث کو ابن مسعود سے روایت کیا ہے) ابن مسعود کو نہیں پایا ہے۔ الترغیب والترہیب ۳/ ۳۴۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾البقرہ :۲۸۱۔

اس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله العظيم السلطان ، الكريم المنان ،أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ الأنعام ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، صاحب الإحسان ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه الأئمة الأبرار۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو عظمت و سلطنت والا' صاحب کرم اور بے انتہا احسان کرنے والا ہے' میں اس کے بے پایاں احسان و انعام پر اس کی تعریف کرتا اور شکر بجا لاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب بندے اور مختار رسول ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل واصحاب پر بہت بہت درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! میں آپ سب کو اور خود اپنے نفس کو اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ تقویٰ اللہ کے عذاب سے بچانے والا اور اس کی مغفرت و خوشنودی تک پہنچانے والا ہے۔ یہ جان رکھو کہ صلہ رحمی افضل ترین عمل نیز دین و دنیا کی سعادت' اللہ کی رضا مندی و خوشنودی' اس کی بخشش و کرامت اور جنت کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے' اور قطع رحمی دنیا و آخرت کی شقاوت و بدبختی' اللہ کے غضب و ناراضگی اور اس کے دردناک عذاب کا بہت بڑا سبب ہے۔

بخاری و مسلم میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے نجات دلائے' آپ نے فرمایا:

"تَعبد الله وَلا تَشرِكَ به شَيئا ، وَتُقيمَ الصَّلاة ، وَتُؤتِي الزَّكَاة ، وَتَصل الرَّحم"[1]

اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو' زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو۔

---

(۱) الترغیب والترہیب ۳/ ۳۳۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر الٰہی کی ترغیب

الحمد لله العلي الأعلى ، له الأسماء الحسنىٰ والصفات العليا ، هوالأول والآخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه والتابعين لهم على الهدى۔

تمام حمد و ثنا کا سزاوار اللہ ہے جو سب سے ارفع واعلیٰ اور بلند و بالا ہے' اس کے بہترین نام اور اعلیٰ ترین صفات ہیں' وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے' میں اس کے تمام احسانات وانعامات پر اس کی حمد و ثنا اور شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ کے آل واصحاب پر اور ان کے پیروانِ حق پر بے شمار درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اپنے دلوں میں اللہ کا تقویٰ پیدا کرو اور اس کے ذکر و شکر میں مصروف رہو' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اسی کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر و ثواب اور بہت بڑے انعام کا وعدہ فرمایا ہے' ارشاد ہے:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ البقرہ: ۱۵۲۔

تم مجھے یاد کرتے رہو میں تمہیں یاد کرتا رہوں گا' اور میرا احسان مانتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

اسی طرح اپنے ان بندوں کی' جو تمام حالات میں اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں' تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ﴾ آل عمران: ۱۹۱۔

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی وہ بندے جو رات اور دن میں، سمندر میں ہوں یا زمین پر، سفر میں ہوں یا حضر میں، غربت میں ہوں یا تونگری میں، صحت میں ہوں یا بیماری میں اور تنہائی میں ہوں یا مجلس میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو بکثرت اور مداومت کے ساتھ اپنے ذکر کا حکم دیا ہے، فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ الاحزاب: ۴۱، ۴۲۔

اے اہل ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ﴾ آل عمران: ۴۱۔

اپنے پروردگار کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

نیز حدیث قدسی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

"أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ"[1]

میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے نام کے ساتھ ہلتے ہیں۔

---

(۱) مسند احمد ۲ / ۵۴۰ (۱۰۹۷۵) و صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: "لا تحرك به لسانك"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَا عَمل ابنُ آدم عَمَلا أَنجى له من عذابِ اللّٰهِ من ذكر اللّٰهِ"[1] قالوا : يا رسول اللّٰهِ ! وَلا الجهاد في سَبيلِ اللّٰهِ ، قَالَ : وَلا الجهادُ في سَبيلِ اللّٰهِ ، إلا أَن تَضرب بِسَيفكَ حَتّى يَنقَطعَ ، ثمَّ تَضرِبَ به حتّى يَنقَطِعَ ، ثُمَّ تَضربَ به حتى ينقطعَ"

اللہ کے عذاب سے بچانے کے لئے انسان کے پاس ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں' صحابہ نے عرض کیا' کہ اے اللہ کے رسول! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں' الا یہ کہ تم اپنی تلوار سے دشمن کو مارو یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے' پھر مارو پھر ٹوٹ جائے' پھر مارو پھر ٹوٹ جائے۔

آپ نے مزید فرمایا:

"إذا مَررتُم برياض الجنَّةِ فَارْتَعوا ، قيلَ : وَمَا رِيَاضُ الجنَّة ؟ قَال : حِلَقُ الذِّكر"[2]

"جب تم جنت کی کیاریوں سے گذرو تو چر لیا کرو' عرض کیا گیا کہ جنت کی کیاریوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ذکر کی مجلسیں۔

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

"ألا أُنبئكم بِخَير أَعْمَالكم ، وَأَرْضَاها عند مليككم ، وَأَرْفعها في درجاتِكم ، وَخير لكم من إعطاءِ الذَّهبِ وَالوَرِقِ ، ومن أَن تَلقوْا

---

(۱) مسند احمد ۵ / ۲۳۹ (۲۲۱۴۰) و جامع ترمذی' ابواب الدعوات' باب ۶ (۳۳۷۷) و سنن ابن ماجہ' کتاب الآداب' باب فضل الذکر (۳۷۹۰) و موطا مالک' کتاب القرآن (۲۴)

(۲) جامع ترمذی' ابواب الدعوات' باب ۸۳ (۳۵۱۰) و مسند احمد ۳ / ۱۵۰ (۱۲۵۲۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدوّكم فتضربوا أعناقهم ويضربوا أعناقكم؟ قالوا : وما ذاك يا رسول اللّٰه ، قال : ذكر اللّٰه“[1]

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتادوں جو تمہارے اعمال میں سب سے اچھا' تمہارے مالک حقیقی کے نزدیک سب سے عمدہ' تمہارے درجات میں سب سے اعلیٰ وارفع اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے سے افضل ہے' اور اس بات سے بھی بہتر ہے کہ دشمنوں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو جائے اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردن ماریں؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ بہتر عمل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا ذکر۔

ایک دوسری حدیث قدسی میں آپ نے فرمایا:

”يقول اللّٰه تعالى : أنا عند ظنّ عَبدي بي ، وأنا معه إذا ذَكرني ، فإنْ ذَكرني فِي نفسه ذكرتُه فِي نفسي ، وَإِن ذكرني في ملأٍ ذكرتُه في ملأٍ خيرٍ منه ، وَإِن تقرب إليَّ شبراً تقرَّبتُ إليهِ ذراعاً ، وَإِن تقرَّبَ إليَّ ذِرَاعًا تقرَّبت إليه باعًا ، وإن أتاني يمشي أتيتَه هرولَةً“[2]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے بارے میں جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے مطابق ہوا کرتا ہوں' اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں' اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں' اور اگر وہ کسی

(۱) سنن ابن ماجہ' کتاب الادب' باب فضل الذکر (۳۷۹۰) وموطا مالک' کتاب القرآن' باب ماجاء فی ذکر اللہ (۲۴) ومسند احمد ۵/ ۱۹۵ (۲۱۷۶۱)

(۲) صحیح بخاری' کتاب التوحید' باب قول اللہ : ویحذرکم الله نفسه (۷۴۰۵) وصحیح مسلم' کتاب التوبہ' باب فی الحض علی التوبۃ (۲۶۷۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے اچھی محفل میں کرتا ہوں' اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں' اور اگر وہ ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہوتا ہوں' اور اگر وہ میری جانب چل کر آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَا جَلس قَوم مَجلسا يَذكرون اللّهَ فِيهِ إلا حَفتهم الملائِكة ، وَغشيتهم الرَّحمةُ ، وَذكرهم اللّهُ فيمن عنده"(١)

کوئی جماعت کسی مجلس میں اللہ کا ذکر کرنے کے لئے نہیں بیٹھتی مگر رحمت کے فرشتے اسے گھیر لیتے ہیں' اللہ کی رحمتیں اسے ڈھک لیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس جماعت کا ذکر ان فرشتوں کے درمیان کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! سب سے افضل ذکر کتاب اللہ کی تلاوت ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر بہت زیادہ اجر و ثواب مقرر فرمایا ہے اور خبر دی ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔(٢)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ مخصوص اذکار وادعیہ کی ترغیب دی ہے' آپ کی اقتدا نیز طلب ثواب کی خاطر ان پر عمل کرنا چاہئے' چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ جس نے دس مرتبہ یہ کہا : "لا إله إلا اللّهُ وَحده لا شريك لَه ، له الملكُ وَله الحمدُ ، وهو عَلى كلِّ شيءٍ قدير" (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا

---

(١) یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ سنن ابی داود' کتاب الصلاۃ' باب فی ثواب قراۃ القرآن (١٤٥٥) ومسند احمد ٣ / ٤٩ (١١٤٦٣) وجامع ترمذی' ابواب القراءات' باب ١٢ (٢٩٤٥) وسنن ابن ماجہ' مقدمہ' باب فضل العلماء (٢٢٥) میں مروی ہے۔

(٢) الترغیب والترہیب ٢ / ٣٤٢۔

8

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے) اس نے گویا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار گردنیں آزاد کیں۔[1]

نیز آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ "الحمد للّٰه" تینتیس (۳۳) مرتبہ "سُبحان اللّٰه" تینتیس مرتبہ" اللّٰهُ أكبر"اور آخر میں ایک بار "لا إله إلا اللّٰهُ وَحده لا شريك لَه ، له الملكُ وَله الحمدُ ، وهو عَلى كلِّ شيءٍ قَدير" کہے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے) تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔[2]

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو تعلیم دیتے ہوئے آپ نے فرمایا: "قُل : لا حَولَ وَلا قوّةَ إلا باللّٰه ، فَإنّها كَنز من كُنوز الجنّة"[3] یعنی "لا حَولَ وَلا قوّةَ إلا باللّٰه" کا وظیفہ کرو (جس کے معنی یہ ہیں کہ نہ حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ کی مشیئت سے) آپ نے فرمایا کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا:

"كَلمتَان حَبيبتَان إلى الرَّحمن ، خَفيفتَان على اللّسان ، ثَقيلتَان في المِيزَان ، سُبحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمده ، سُبحانَ اللّٰهِ العَظِيم"[4]

---

(۱) الترغیب والترہیب ۲/ ۴۱۸۔

(۲) الترغیب والترہیب ۲/ ۴۵۱۔

(۳) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾ (۷۳۸۶) و صحیح مسلم کتاب الذکر، باب استحباب خفض الصوت بالذکر...... (۲۷۰۴)

(۴) صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ﴾ (۷۵۶۳) و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح (۲۶۹۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ رحمن کے نزدیک بڑے پیارے' زبان پر بہت آسان اور عمل کے ترازو میں نہایت ہی گراں بار ہیں' اور وہ ہیں "سُبحانَ اللّٰهِ وَبِحَمدِه ، سُبحانَ اللّٰهِ العَظِيم"

برادران اسلام! ذکر الٰہی دلوں کے انشراح واطمینان کا باعث ہے' کیونکہ دلوں کے اندر تنگی' کثرت غصہ اور بے اطمینانی شیطان کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور ذکر الٰہی سے شیطان دور بھاگتا ہے' جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"إذا ذَكر اللّٰهَ العبدُ يبتعدُ عَنه الشَّيطان"

بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے۔

نیز اللہ رب العالمین نے فرمایا :

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا﴾ طٰہٰ : ۱۲۴۔

جس نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا اس کے لئے تنگ زندگی ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا :

﴿أَلا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ الرعد : ۲۸۔

سن لو! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کے ذکر سے اعراض وغفلت منافقین کی خصلت ہے' جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت فرمائی ہے' ارشاد ہے :

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلا قَلِيلا﴾ النساء : ۱۴۲۔

منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں' حالانکہ اللہ ان کے دھوکہ کو انہیں پر الٹ دیتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر' اور صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے' اور اللہ کا بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں۔

یہی نہیں' بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سخت وعید سنائی ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے غافل اور سخت ہو گئے ہوں' فرمایا:

﴿فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ﴾ الزمر: ۲۲۔

تباہی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل اللہ کی یاد اور ذکر سے سخت ہو رہے ہیں۔

نیز اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی تنبیہ فرمائی ہے کہ کہیں آپ بھی ذکر الٰہی سے غفلت برتنے والوں میں سے نہ ہو جائیں:

﴿وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ الاعراف: ۲۰۵۔

دیکھنا ذکر الٰہی سے غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا۔

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے اندر اس شخص کی مذمت فرمائی ہے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کئے بغیر مجلس سے اٹھ کھڑا ہو' فرمایا:

"مَا من قَوم يقومُون من مجلسٍ لا يذكرون اللّٰهَ فيه ، إِلا قَامُوا عَن مثل جيفة حِمارٍ ، وَكَان عَليهم حَسَرَة"(۱)

جو جماعت کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کئے بغیر اٹھ کھڑی ہو وہ گویا کسی گدھے کی سڑی ہوئی لاش پر سے اٹھی ہے' اور یہ مجلس (قیامت کے دن) اس کے لئے باعث حسرت وندامت ہو گی۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور کثرت سے اس کا ذکر کرو' اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی جانب سے

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الادب' باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه...... (۴۸۵۵) ومسند احمد ۲ / ۲۲۴ (۷۱۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت اور اجر عظیم کی بشارت دی ہے' فرمایا:

﴿وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ الاحزاب: ۳۵۔

اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتوں کے لئے اللہ نے بخشش و مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

دینی بھائیو! ذکر الٰہی اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حکم دیا اور اس سلسلہ میں غفلت کرنے سے منع فرمایا ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ الاعراف: ۲۰۵۔

اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں' عاجزی اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے صبح و شام یاد کرتے رہو اور ذکر الٰہی سے غفلت برتنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سودی معاملات پر تنبیہ

الحمد لله الذي أنزل كتابه هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان ، وأبان لنا الحلال والحرام بأوضح بيان ، وأحل لنا الطيبات وحرم علينا الخبائث والفسوق والعصيان ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الهادي إلى سبيل الرشد والفلاح ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ رب العالمین کیلئے ہے جس نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کیلئے رہنما ہے' اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کو الگ الگ کر دینے والی نشانیاں ہیں' اور جس نے حلال و حرام کو ہمارے لئے کھول کھول کر واضح طور پر بیان کر دیا ہے' طیبات کو حلال اور خبائث' فسق و فجور اور عصیان و نافرمانی کو حرام ٹھہرایا ہے' میں رب العالمین کی بے شمار نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا کرتا اور آدابِ شکر بجالاتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے رشد و ہدایت اور فلاح و نجات کی راہ دکھائی۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے احکام کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب کر کے اس کی اطاعت و فرماں برداری کرو۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سختی کے ساتھ جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان میں سودی معاملات بھی ہیں جو اسلامی نظام اور اسلامی تعلیمات سے خارج ہیں' یہ سودی کاروبار روزی کی برکت مٹاتے اور سیئات میں اضافہ کرتے ہیں' غریب کا کندھا بوجھل اور اس کی زندگی مکدر کر دیتے ہیں' مالدار کا دھن گندا اور اس کا وجود معاشرہ میں قابل نفرت بنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں اور اس کی روزی اور دولت کی برکت چھین لیتے ہیں۔ درحقیقت حلال اور پاکیزہ مال کے اندر جب سود داخل ہو جاتا ہے تو وہ اسے گندا اور ناپاک کر دیتا ہے' اس مال سے اگر کچھ خرچ کیا جائے تو ثواب نہیں ملتا' صدقہ کیا جائے تو قبول نہیں ہوتا اور کھا لیا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی' جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا ہے جو گرد آلود' پراگندہ سر طول طویل سفر کرتا ہے اور اس دوران آسمان کی طرف اپنے ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا کرتا اور اے میرے رب! اے میرے رب پکارتا ہے' مگر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے جبکہ اس کا کھانا حرام کا' اس کا پینا حرام کا' اس کا لباس حرام کا' اور جو غذا کھا کر وہ پلا بڑھا ہے وہ بھی حرام کی۔

سود خور پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے' فرمایا:

"لَعَنَ رسول اللهِ ﷺ آكلَ الرِّبا وَموكلَه وكَاتبَه وَشَاهِدَيْه"[1]

سود کھانے والے' سود کھلانے والے' سودی کاروبار کے لکھنے والے اور اس پر شہادت دینے والے سب پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

سود خور درحقیقت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتا ہے' جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ O فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ البقرہ: ۲۷۸'۲۷۹۔

مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو' اگر ایسا

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب المساقاۃ' باب لعن آكل الربا وموكله (۱۵۹۷'۱۵۹۸) ومسند احمد ۱/ ۳۹۳ (۳۷۲۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے خبر دار ہو جاؤ۔

مسلمانو! غور کرو وہ کون سا خطرہ اور کون سی مصیبت ہے جو اللہ اور رسول سے جنگ کرنے سے زیادہ سنگین ہو گی' اور یہ بھی یاد رکھو کہ سود خور قیامت کے دن اپنی قبر سے اس شخص کی طرح اٹھے گا جسے شیطان نے لگ کر خبط الحواس کر دیا ہو۔

اللہ کے بندو! سود لینا ایمان و تقویٰ کی کمزوری کی علامت' بخل و کنجوسی کا ثبوت' غرور و انانیت کی نشانی' حرص و ہوس نیز پریشان حال بھائیوں کے ساتھ قساوت قلبی اور بے رحمی کی دلیل ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ و انکار کے طور پر سود کے عام ہو جانے کی بابت یہ پیشگوئی فرمائی تھی :

"لَيَأتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لايبالي المرءُ بما أخذ من المالِ ، بحَلال أو بحَرام"[1]

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی یہ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کیسا مال حاصل کیا ہے' حلال یا حرام؟

آج بہت سارے لوگ سود میں مبتلا ہیں' کچھ لوگ اس طرح کا کاروبار کرتے ہیں کہ ایک متعین رقم اس شرط پر دیتے ہیں کہ لینے والا مذکورہ رقم سے حاصل ہونے والے نفع کا ایک مخصوص حصہ ماہ بماہ یا سال بسال اسے دیتا رہے۔ یا یہ کرتے ہیں کہ ایک مقررہ مدت تک کے لئے ایک متعین رقم دیتے ہیں اور مدت گذر جانے کے بعد اس رقم کے ساتھ ہی اس کا پانچ فیصد یا دس فیصد یا اسی کے مثل کچھ کم و بیش اضافہ بھی لیتے ہیں' حالانکہ یہ سب ربا (سود) ہے۔

سودی معاملات میں یہ بھی داخل ہے کہ آدمی کوئی سامان ادھار فروخت کرے اور بائع

---

(۱) مسند احمد ۲/۴۵۲ (۷۹۸۳) و صحیح بخاری' کتاب البیوع' باب من لم یبال من حیث کسب المال (۲۰۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومشتری (فروخت کرنے اور خریدنے والے) کے درمیان قیمت ادا کرنے کا جو وقت مقرر ہوا تھا اس سے پہلے ہی بائع اپنا بیچا ہوا سامان مشتری سے متعین قیمت سے کم پر نقد خرید لے' اور اسی کو مسئلہ "عینہ" کہتے ہیں جس کی حدیث شریف کے اندر ممانعت آئی ہے' چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"إذا تَبَايعتُم بالعينَة ، وَأخذتُم أذنابَ البَقر ، وَرَضِيتُم بالزرع ، وَتَركتُم الجهاد ، سَلَّط اللّه عَليكم ذلا ، لاينزعُه حَتّى ترجِعُوا إلى دِينكم"[1]

جب تم گائے کی دم پکڑ لوگے اور بیع "عینہ" کرنے لگو گے اور کھیتی باڑی ہی پر قناعت کر لوگے اور جہاد جیسا اہم کام چھوڑ دوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت ورسوائی مسلط کر دے گا جسے اس وقت تک تم سے ختم نہ کرے گا جب تک کہ دوبارہ تم اپنے دین کی طرف پلٹ نہ آؤ۔

لہٰذا وہ مسلمان جو اپنے نفس کی بھلائی چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں' سود اور سودی کاروبار سے بچیں اور یہ یقین رکھیں کہ روزی دینے والا اللہ ہے' جیسا کہ اس کا اعلان ہے :

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا Oوَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ الطلاق : ۲'۳۔

جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے خلاصی کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

مسلمانو! سودی کاروبار کرنے والا کیا اللہ کے عذاب سے نہیں ڈرتا؟ کیا اسے یہ بھی خوف

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الاجارۃ' باب فی النہی عن العینۃ (۳۴۶۲) ومسند احمد ۲/ ۴۲ (۵۰۰۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا کہ اللہ اسے فقیر و مفلس نہ بنا دے؟ کیا وہ یہ بھی نہیں سوچتا کہ اللہ اس کے مال کی برکت ہی نہ ختم کر دے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ البقرہ: ۲۷۶۔

اللہ سود کو نابود کرتا ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

مذکورہ آیت کے اس ٹکڑے ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا﴾ کی تفسیر بعض سلف نے یوں کی ہے کہ سود کے مال کو اللہ تعالیٰ یا تو سود خور کے ہاتھ سے کلی طور پر چھین لیتا ہے یا اس کو اس مال سے نفع اندوز ہونے سے محروم کر دیتا ہے' چنانچہ وہ شخص اس مال سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھاپاتا' مرید بر آں دنیا و آخرت دونوں جگہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب و عقاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

سودی معاملات سے باز نہ آنے والوں کے سلسلہ میں جو آیت وارد ہے یعنی ﴿ فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ﴾ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "استيقنوا بحرب من اللّٰهِ و رسوله" اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کا پورا پورا یقین کر لو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے سلسلہ میں یہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سود پر قائم رہے اور اس سے دست بردار نہ ہو ایسے شخص سے مسلمانوں کا امامِ وقت توبہ کرائے' اگر وہ توبہ کر کے سود سے دست بردار ہو جائے تو ٹھیک' ورنہ اس کی گردن مار دے۔

پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کرو' وہ مزید نعمتوں سے نوازے گا' اور ناشکری ہرگز نہ کرو' ورنہ جو نعمتیں اس نے تم کو عطا کی ہیں انہیں بھی چھین لے گا' جیسا کہ اس کا اعلان ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ ابراہیم: ۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی سخت ہے۔

دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مومن کے نام سے خطاب کیا ہے تاکہ تمہارے ایمان کا تذکرہ کر کے تمہیں یہ یاد دلائے کہ جب تم اہل ایمان ہو تو اجر و ثواب کی طلب میں ممنوع افعال کے ارتکاب سے باز رہو' فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ O وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ O وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ آل عمران: ۱۳۰ تا ۱۳۲۔

اے ایمان والو! دُگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات حاصل کرو' اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے' اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب جھوٹا خواب

الحمد لله الذي بصر عباده المؤمنين ، وأبان لهم سبيل الحق واليقين ، وكشف لهم بما وهبهم من العلم والمعرفة الطريق المستقيم ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أنعم به من بيان النهج القويم ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، الإله الحق المبين ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله الناصح الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

تمام تعریف اس اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے اپنے مومن بندوں کو بصیرت عطا کی' حق ویقین کا رستہ دکھایا اور علم ومعرفت دے کر ان کے لئے صراط مستقیم کو واضح فرمایا۔ میں اس رب کی حمد وثنا کرتا ہوں اور اس احسان عظیم پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے سیدھی اور واضح راہ دکھائی' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں اور وہی معبود برحق ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو امت کے خیر خواہ اور رسالت کے امین ہیں' اللہ کا بے شمار درود وسلام ہو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو' اس سے ڈرتے رہو اور یہ بات ذہن نشین کرلو کہ رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی واضح شاہراہ پر چھوڑا ہے جس کی رات بھی دن کی مانند روشن ہے' آپ نے خیر وبھلائی کا راستہ واضح فرمادیا ہے تاکہ ہم اس پر چلیں' اور ضلالت وگمراہی کی راہ بھی واضح کردی ہے تاکہ اس سے اجتناب کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ دین کی تکمیل فرمادی' نعمتیں مکمل کردیں اور جہالت کے بعد بصیرت اور ضلالت کے بعد ہدایت کا نور عطا کردیا۔ للہذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لازم پکڑیں' آپ کا طریقہ اپنائیں اور دین کے اندر نو ایجاد کاموں سے بچیں' کیونکہ دین کے نام پر ایجاد کی جانے والی ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

برادران اسلام! اللہ کی کتاب ہمارے درمیان ہے' اس کے رسول کی سنت بھی ہمارے پاس موجود ہے' ہم قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور رسول خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھتے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے ساتھ ہی وحی کا سلسلہ بند ہو گیا' الٰہی قانون سازی پوری ہو گئی اور شریعت اپنے اصول و فروع اور قواعد و مسائل ہر اعتبار سے کامل و مکمل ہو گئی۔ یہی شریعت اسلام ہے جو ہر اعتبار سے کامل اور زندگی کے تمام شعبہ جات کو شامل ہے۔

لہٰذا جس نے اس شریعت کو جانا اور اسی پر قناعت کی نیز اس عظیم ترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کا ثنا خواں و شکر گذار رہا اس نے صراط مستقیم پالیا' لیکن اس کے برخلاف جس شخص نے اس شریعت کی مخالفت کی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے عقیدہ میں خرابی' عقل و فہم میں نقص و کوتاہی اور ایمان میں شک و شبہہ کی بیماری ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾ الاسراء: ۹۔

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ الانعام: ۳۸۔

ہم نے کتاب کے اندر کسی چیز میں کوتاہی نہیں کی۔

نیز صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"لَقَدْ تَرَكْنا محمد ﷺ وَما يحرك طائرٌ جَناحيه فِي السماءِ إلا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أذكرنا منه علما"[1]

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آسمان میں پر ہلاتے پرندہ کے بارے میں بھی ہمیں علم دے گئے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ دجال وکذاب ظاہر ہوئے جس کی پیشگوئی آپ نے اپنی زندگی ہی میں فرمادی تھی۔ ان میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا' کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹی حدیثیں گھڑیں اور کسی نے دنیاوی غرض یا لالچ کے لئے لوگوں کو عجیب عجیب باتیں سنا کر شہرت حاصل کرنے کے لئے' یا کسی بدعت کی تائید کے لئے' یا اپنے مذہب کی حمایت کے لئے' یا ترغیب وترہیب کے لئے یا کچھ اور اغراض ومقاصد کے لئے حدیثیں گھڑ گھڑ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب غلط طور پر منسوب کیں' ہر دور میں اور دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح کا دجل وکید اور کذب وافترا ہوتا رہا ہے' لیکن ساتھ ہی ان تمام کذب وافترا اور ان کے آثار بد کا قلع قمع کرنے اور لوگوں پر اس کا بطلان واضح کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر دور میں علماء راسخین' صحیح وضعیف کو پرکھنے والے اور ماہرین فن پیدا کرتا رہا ہے' جنہوں نے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"يَحمِل هذا العِلم مِن كلِّ خَلف عُدُوله ، يَنفونَ عَنه تَحريف الغالين ، وانْتحال المُبطلين ، وتَأويل الجَاهلِين"[2]

اس علم دین کے وارث ہر بعد میں آنے والی نسل کے عادل اور ثقہ لوگ ہوں گے جو غلو کرنے والوں کی تحریف' باطل پرستوں کی غلط نسبت اور جاہلوں کی بے جا تاویل سے اس

---

(۱) مسند احمد ۵/۱۵۳ (۲۱۴۱۹)

(۲) النہایۃ فی غریب الحدیث لابن الأثیر ۲/۶۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کی حفاظت کریں گے۔

چنانچہ یکے بعد دیگرے ایسا ہی ہوتا رہا' جب بھی کسی گروہ نے فساد اور گمراہی پھیلائی تو جماعت حق نے اس کا قلع قمع کیا' دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا' باطل کی ملمع سازیوں سے پردہ ہٹاتے ہوئے حق کو نکھارا اور اسے پاک و صاف کیا' اور اللہ کا شکر ہے کہ حق کبھی بھی مغلوب نہ ہوا بلکہ ہمیشہ غالب و ظاہر رہا اور باطل کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی:

﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ الاسراء: ۸۱۔

اے محمد! کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا' بے شک باطل نابود ہونے والا ہی ہے۔

اللہ کے بندو! ہمارے دور میں بھی کچھ اسی قسم کے کذب و افترا پر مشتمل ایک ورقہ (پوسٹر) وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتا رہتا ہے' جو معانی و مطالب کے اعتبار سے بالکل ہی بے تکا ہے' فطرت اور عقل سلیم اسے قبول نہیں کرتی اور اسے وہی شخص تسلیم کر سکتا ہے جو علم و بصیرت میں نہایت ہی کمزور اور بودا ہو' ایک عقلمند اور صاحب علم اس کو پڑھنے سے پہلے ہی اس کے دجل و فریب کو بھانپ لیتا ہے' لیکن بہت سے لوگ جہالت اور علمی بے مائیگی کی وجہ سے اس فتنہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

یہ ورقہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت گھڑے گئے چند جھوٹے خوابوں پر مشتمل ہوتا ہے' جس کی عبارت کے اندر خود اختلاف و تضاد پایا جاتا ہے' ان خوابوں کی کوئی اصل و بنیاد نہیں' ان کے الفاظ جدا جدا اور عبارتیں مختلف ہیں' اس کا بیان کرنے والا مکار کبھی تو کہتا ہے کہ یہ سب عالم خواب کی باتیں ہیں' کبھی کہتا ہے کہ حالت بیداری کی وصیتیں ہیں' اس کے لئے وہ خوب خوب قسمیں کھاتا ہے اور جھوٹی قسموں کے ذریعہ اس باطل کی تائید اور اسے صحیح ثابت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہتا ہے' جیسا کہ ابلیس لعین نے دادا آدم علیہ السلام کے ساتھ جھوٹی قسم کھا کر کہا تھا:

﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ○ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ﴾

الاعراف: ۲۱'۲۲۔

ابلیس نے ان سے (دادا آدم اور مائی حوا سے) قسم کھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں' چنانچہ اس مردود نے دھوکا دے کر ان کو معصیت کی طرف کھینچ ہی لیا۔

یہ خواب ایک ایسے شخص کے ہیں جو اپنا نام شیخ احمد بتلاتا ہے اور مسجد نبوی کے خادم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے نفس کی صفائی اور تزکیہ کے لئے اپنی عبادت و ریاضت' تہجد اور تلاوتِ قرآن کا ذکر کرتا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ النجم: ۳۲۔

تم اپنے آپ کو پاک و صاف نہ جتاؤ' اللہ اس شخص سے خوب واقف ہے جو پرہیزگار ہے۔

شیخ احمد نے اپنی صفائی اور تزکیہ پیش کرنے کے بعد اس صریح جھوٹ کا ذکر کیا ہے جس کی کتاب اللہ اور سنت رسول تردید کرتی ہیں' کہتا ہے کہ غیر ملت اسلام پر چالیس ہزار افراد مر چکے ہیں' کبھی کہتا ہے کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار غیر اسلام پر مر چکے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس شخص کو یہ باتیں کہاں سے معلوم ہوئیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی' بلکہ قرآن کریم کے اندر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوں خطاب فرمایا ہے:

﴿قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾

الانعام: ۵۰۔

کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شیخ احمد کبھی ان خوابوں کو اس انداز سے بیان کرتا ہے کہ قرآن کریم سے بھی افضل بنا دیتا ہے' کبھی کچھ لوگوں کے ہمیشہ ہمیش کیلئے جہنمی ہونے کا فیصلہ سناتا ہے' کبھی کسی کو اللہ کی رحمت سے محروم بتاتا ہے' کبھی کچھ اور لوگوں کے کافر ہونے کا فتویٰ دیتا ہے' کبھی کسی کے فقیر و محتاج ہونے اور کسی کے غنی و مالدار ہونے کا فیصلہ سناتا ہے' لیکن پھر بھی یہ سب کوئی عجیب یا نئی بات نہیں' اس طرح کے دجال ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ البتہ تعجب ان لوگوں پر ہے جو اس جھوٹے وصیت نامہ کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں' اس کو لکھتے' چھاپتے اور لوگوں کے اندر اسے تقسیم کرتے ہیں۔ اور ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جو ان لوگوں کے زمرہ میں سے ہو جن کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا :

"وهمج رعاع أتباع كل ناعق ، يميلون مع كل ريح ، لم يستضيئوا بنور العلم ، ولم يلجؤوا إلى ركن وثيق"

یہ نہایت ہی ناکارے اور ذلیل لوگ ہیں' ہر آواز لگانے والے کے پیچھے ہو لیتے ہیں' ہر ہوا کے ساتھ پھر جاتے ہیں' علم کی روشنی سے استفادہ نہیں کرتے' کسی مضبوط پناہ گاہ کا سہارا انہیں ڈھونڈتے۔

پس اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' عقل کے ناخن لو اور ان ناکاروں میں سے نہ ہو جاؤ جو ہر آواز کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں' یہ مفروضہ وصیت قرآن و سنت کے منافی اور ضلالت و بطلان پر مشتمل ہے' اس لئے امراء و حکام پر ضروری ہے کہ نہایت دانش مندی اور سختی کے ساتھ ان لوگوں پر پابندی لگائیں جو اس جھوٹی وصیت کی نشر و اشاعت کرتے ہیں' کیونکہ یہ رسول ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح جھوٹ اور بہتان ہے' اور ایسے شخص کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے :

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ متعمدًا فليتبوأْ مَقعده من النَّار"(۱)

(۱) صحیح بخاری' کتاب العلم' باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۱۰) و صحیح مسلم' کتاب الزہد' باب التثبت فی الحدیث (۲۴۹۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کسی نے جان بوجھ کر مجھ پر کوئی جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے :

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾ الانعام :۲۱۔

اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا' بیشک ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله حمدا كثيرا كما أمر ، وأشكره وقد تأذن بالزيادة لمن شكر ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله سيد البشر ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔

اللہ کے لئے بہت بہت تعریف ہے جیسا کہ اس نے تعریف کرنے کا حکم دیا ہے' میں اس کی شکر گذاری کرتا ہوں' کیونکہ اس نے شکر گذاروں کے لئے مزید انعام کا وعدہ فرمایا ہے' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں' نہ تو اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ نیز اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول اور سارے انسانوں کے سردار ہیں' اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو! اپنے رب سے ڈرو' اس کی اطاعت کرو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو لازم پکڑو' فلاح یاب وکامراں رہو گے' اور سنت نبوی کے خلاف بعض ہوا پرست یا جاہل دین کے اندر جو بدعتیں ایجاد کرتے ہیں ان کی جانب توجہ نہ دو' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وہ چیز جو ہمارے دین اور دنیا کے لئے بہتر تھی واضح فرمادیا ہے' اور ہر وہ چیز جو ہمارے دین اور دنیا کے حق میں مضر تھی اس سے متنبہ کردیا ہے۔

اسی طرح یہ بھی یاد کرو کہ اپنے اعمال کی جزاوسزا کے لئے کل بروز قیامت اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے کئے جاؤ گے' جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی رسول ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے' فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ الاحزاب: ۵۶۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں' مومنو! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسد کے نقصانات

الحمد لله لا مانع لما أعطى ، ولا معطي لما منع ، يختص برحمته من يشاء ، وهو الحكيم الخبير ، أحمده سبحانه على سوابغ نعمه ، وأشكره على ترادف جوده وكرمه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، الذي طهر الله قلبه من الغل والحسد ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اگر دینا چاہے تو کوئی روکنے والا نہیں' اور اگر کسی چیز سے روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں' وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص کر دیتا ہے' اور وہ حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے۔ میں اس رب ذی الجلال کی بے پایاں نعمتوں پر اس کی حمد و تعریف کرتا اور اس کے بے شمار فضل و کرم پر شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کے قلب اطہر کو اس نے غل و حسد اور کینہ و کپٹ سے پاک فرمایا۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام نازل ہو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر۔ امابعد!

دینی بھائیو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إيَّاكم وَالظَّنَّ ، فَإنَّ الظَّنَّ أكذب الحَديث ، وَلا تحسَّسوا ، ولا تجسَّسُوا ، وَلا تَنافسوا ، وَلا تحاسَدوا ، وَلا تباغَضوا ، ولا تَدابرُوا ، وكُونوا عِباد اللّهِ إخْوَانا ، كَمَا أَمركم اللّهُ ، المُسلم أخو المسلم ، لا يَظلمه ، ولا يخذُلُه ، وَلا يحقره ، التَّقوى ها هنا ، التَّقوى هَا هنا ، التقوى ها هنا ، وَيُشير إلِى صَدره ، بحسب امرىء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الشَّرِّ أن يحقرَ أخاهُ المسلمَ ، كل المسلمِ على المسلم حرام ، دَمُهُ وَمَالَه وعِرْضه"[1]

بدگمانی سے بچو' کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے' دوسروں کی ٹوہ میں نہ پڑو' دوسروں کے عیب نہ ٹٹولو' دنیا میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی ریس نہ کرو' ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو' دشمنی اور قطع تعلق نہ کرو اور جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اسی کے مطابق ایک اللہ کے بندے کی حیثیت سے بھائی بھائی بن کر رہو' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' سو نہ تو اس پر وہ ظلم کرے' نہ اسے رسوا کرے' نہ اس کی تحقیر کرے' سنو! تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' یہ کہتے ہوئے آپ اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرماتے' آدمی کے برے ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے' ایک مسلمان کا خون' مال اور عزت سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

اللہ کے بندو! حضرت شارع علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے نہایت ہی خیر خواہ ہیں' آپ نے اپنی امت کو ان تمام امور سے منع فرمادیا ہے جو اس کے لئے دین' دنیا اور معاشرہ میں خرابی اور نقصان کا باعث ہو سکتے تھے۔ مذکورہ بالا حدیث میں آپ نے اپنی امت کو جن عادتوں سے باز رہنے کا حکم دیا ہے وہ نہایت ہی مذموم اور مسلمانوں کے مابین ہر قسم کے شر و فساد کی جڑ ہیں' جس معاشرہ میں بھی یہ عادتیں پھیل جائیں اسے تباہ و برباد کر دیں گی' اس کی وحدت واتحاد کو پارہ پارہ کر دیں گی' ان کے درمیان سے الفت و محبت مٹا کر انہیں قلق واضطراب میں مبتلا کر دیں گی' اور پھر ان مذموم خصلتوں میں بھی سب سے مضر' انجام کے اعتبار سے سب سے بری

---

(۱) یہ حدیث بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مطولاً یا مختصراً صحیح بخاری' صحیح مسلم' مسند احمد' مؤطا مالک' سنن ابی داود اور جامع ترمذی میں مروی ہے' تفصیل کے لئے دیکھئے: "جامع الاصول من احادیث الرسول" لابن الأثیر ۶/ ۵۲۳ تا ۵۲۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھیلنے میں سب سے زیادہ تیز خصلت حسد کی ہے۔ حسد وہ مہلک اور خطرناک مرض ہے جس میں آج اور اب سے پیشتر بھی بہت سے لوگ مبتلا ہو چکے ہیں' یہی وہ سب سے پہلا گناہ ہے جو اللہ کی نافرمانی میں کیا گیا' یہی وہ گناہ ہے جس کا ابلیس لعین نے ارتکاب کیا اور جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے راندۂ درگاہ کیا' ملعون قرار دیا اور آسمان سے بھگاتے ہوئے کہا:

﴿فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ O وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ﴾ الحجر: ۳۴'۳۵۔

یہاں سے نکل جا' تو مردود ہے' اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت برسے گی۔

اللہ کے بندو! حسد منافقین کی ایک صفت ہے کہ جن کے دل مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب سے بھرے ہوتے ہیں اور جنہیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے اچھولگ گیا تھا' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر ان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ یہ مسلمانوں کے خلاف اپنے دلوں میں اس قدر غیظ و غضب اور کینہ و حسد رکھتے ہیں کہ مارے غصہ کے اپنی انگلیاں چباتے ہیں' چنانچہ فرمایا:

﴿وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ O إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ﴾ آل عمران: ۱۱۹'۱۲۰۔

یہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے' اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے سبب انگلیاں کاٹتے ہیں' کہہ دو! (بدبختو) تم اپنے غصے میں مر جاؤ' اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے۔ اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں' اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت کرتے اور (ان سے) کنارہ کشی کرتے رہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا' یہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

برادران اسلام! جب دلوں میں حسد داخل ہو جاتا اور نفس پر غالب آجاتا ہے تو معاشرہ کے اندر اختلاف واضطراب پیدا ہو جاتا ہے' باہم خیر خواہی کا جذبہ جاتا رہتا ہے' اخوت و محبت ختم ہو جاتی ہے' مزید برآں معاشرہ پر ذلت و نکبت اور عاجزی طاری ہو جاتی ہے' اور دشمن موقع کی تاک میں لگ جاتے ہیں۔

حسد کا مرض جس جماعت کے اندر بھی پیدا ہوا ان کے ضمیر کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا' ان کی وحدت کا شیرازہ منتشر کر دیا اور ان کے اتفاق واتحاد کو پارہ پارہ کر دیا' اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر حسد کی مذمت اور حاسدوں کی توبیخ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ النساء: ۵۴۔

کیا اللہ نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو دے رکھا ہے اس کا یہ حسد کرتے ہیں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد سے منع کرتے ہوئے اور حاسدین کے انجام بد سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

"إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ، فَإِنَّ الحسدَ يأكلُ الحسناتِ كما تأكل النارُ الحطبَ"(۱)

خبردار! حسد سے بچو' کیونکہ حسد اس طرح نیکیاں کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الادب' باب فی الحسد (۴۹۰۳) و سنن ابن ماجہ' کتاب الزہد' باب الحسد (۴۲۱۰) علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' دیکھئے: ضعیف سنن ابی داود۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

"لا يَزَالُ النَّاسُ بخيرٍ ما لم يَتحاسدُوا"[1]

لوگ اس وقت تک خیر سے رہیں گے جب تک کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرنے لگیں۔

اللہ کے بندو! حسد نہایت ہی مذموم عادت ہے' حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور اس کی تدبیر پر اعتراض کرتا ہے' اور بندوں کو اس نے جو نعمتیں عطا کی ہیں اسے اپنے لئے باعث مصیبت جانتا ہے' اور اسی وجہ سے وہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتا ہے' حسد کی آگ اندر ہی اندر اس کے دل کو جلاتی رہتی ہے اور محسود (یعنی جس سے حسد کیا جائے وہ) اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ کی نعمتوں سے خوب خوب لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔

حاسد کے دل میں حسد کی جو آگ لگتی ہے وہ اسی وقت ٹھنڈی ہو سکتی ہے جب محسود سے نعمتیں چھن جائیں' لیکن نعمتیں عطا کرنا اور چھیننا سب اللہ کے ہاتھ میں ہے' وہ جسے چاہے دے' اور جس سے چاہے چھین لے۔

حسد ایسا مرض ہے جو حاسد کو حق کے چھپانے اور کسی صاحب فضل کی فضیلت کا اعتراف نہ کرنے پر مجبور کر دیتا ہے' حاسد اپنے محسود کے سلسلہ میں جب کوئی خیر جانتا ہے تو اسے چھپانے کی کوشش کرتا ہے اور جب اس کے بارے میں کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی ہے تو اس کا خوب خوب پرچار کرتا ہے' اور جب اس سے بھی اس کی مراد پوری نہیں ہوتی تو اس کی جانب جھوٹی باتیں منسوب کرنے کی کوشش کرتا ہے' یہ سب اس کے ضعف ایمان کی دلیل ہے' اس کے دل میں اگر کامل طور پر ایمان راسخ ہو جائے تو اس طرح کے کاموں کی ہرگز وہ جرأت نہیں کرے گا جو غضب الٰہی کا سبب ہوں۔

---

(۱) الترغیب والترہیب ۳/ ۵۴۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ صفات سے مزین کرو' گرے عادات و اطوار اور مذموم خصلتوں سے بچو' قرآن کریم کے اخلاق و آداب اپناؤ اور ان صالح اور مومن بندوں کا طریقہ اختیار کرو جن کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ الحشر :١٠۔

(مال فئے ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو مہاجرین کے بعد آئے اور دعا کرتے ہیں کہ اے پروردگار! ہمارے گناہ اور ہمارے جو بھائی ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں ان کے گناہ معاف فرما' اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ و حسد نہ پیدا ہونے دے' اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت کرنے والا' مہربان ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر کی فضیلت

الحمد لله مثيب الطائعين ، ومجزل العطاء للصابرين ، له الخلق والأمر ، وبيده النفع والضر ، ﴿لا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، يفعل ما يشاء ، ويحكم ما يريد ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، أفضل المرسلين وسيد الصابرين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو اطاعت گذاروں کو ثواب سے نوازتا اور صبر کرنے والوں کو اجر جزیل عطا کرتا ہے' ساری مخلوق اسی کی ہے' حکم بھی اسی کا ہے اور اسی کے ہاتھ میں نفع و نقصان بھی ہے' ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں' آسمانوں میں اور نہ زمین میں' اور کوئی چیز ذرے سے چھوٹی یا بڑی ایسی نہیں جو کتاب مبین میں لکھی ہوئی نہ ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اس کی جو مشیئت ہوتی ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جو تمام رسولوں میں سب سے افضل اور صبر کرنے والوں میں سب سے اعلیٰ اور سب کے امام ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر بہت بہت درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور کامل طور پر اس کی عبادت کرو' آلام و مصائب میں صبر سے کام لو اور رب العالمین سے اجر و ثواب کے طالب رہو۔ یہ دنیا مصیبت و پریشانی کا گھر ہے' تکدر اس کی طبیعت میں داخل ہے اور اسی سے انسان کی تخلیق بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشقت میں ہوئی' یہ دنیا کسی نیک بخت کے لئے خوشگوار ہو سکتی ہے نہ بد بخت کے لئے' کسی جاہل کو راس آسکتی ہے نہ عالم کو' اس کے شر سے چھوٹا محفوظ رہ سکتا ہے نہ بڑا' کوئی انسان اس سے بچ سکتا ہے نہ حیوان۔

دنیا ایک آزمائش گاہ ہے' رنج و غم کی جگہ ہے' مشقت و پریشانی اور بیماری کا گھر ہے' اس نے اب تک کتنے دوستوں کو جدا کیا' کتنے یار ایک دوسرے سے بچھڑے' باپ بیٹے جدا ہوئے اور دوست سے دوست محروم ہوئے۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے :

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي كَبَدٍ﴾ البلد : ۴۔

ہم نے انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی دنیا آخرت کی کھیتی بھی ہے جس میں مومن اعمال صالحہ کے بیج ڈالتے ہیں' رب العالمین کی اطاعت اور اس کی جناب میں قربانیاں پیش کر کے اس سے تقرب حاصل کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبرداروں کے لئے جنات نعیم میں جو انعامات تیار کر رکھے ہیں اس کی امید رکھتے ہیں' جن کا اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں تذکرہ کیا ہے :

﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ﴾ الفاطر : ۳۳ تا ۳۵۔

بہشت جاودانی میں وہ داخل ہوں گے' وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک ریشمی ہوگی' وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا' بیشک ہمارا رب بخشنے والا اور قدر دان ہے' جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا' یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہی ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وہ فضل عظیم اور دائمی نعمت ہے جو صرف اور صرف اس بندۂ مومن کو حاصل ہو گی جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید رکھتا ہو' جو شدت و پریشانی اور ناموافق حالات میں صبر کرتا ہو' جو یہ ایمان رکھتا ہو کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو شکستہ امور کو جوڑتا اور صبر و شکر کرنے پر اجر عظیم سے نوازتا ہے' جس کا یہ اعتقاد ہو کہ اسے جو مصیبت پہنچی وہ اس سے ٹلنے والی نہ تھی' اور جس سے وہ محفوظ رہا وہ اسے پہنچنے والی نہ تھی' وہ مومن جو اللہ کے ان نیک بندوں کی صفات سے متصف ہو جن کی خود اللہ نے یوں تعریف فرمائی ہے :

﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ البقرہ : ۱۵۶' ۱۵۷۔

ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔

ان آیات کے اندر اللہ نے اپنے جن نیک بندوں کا ذکر کیا ہے یہی وہ مومن بندے ہیں جن کے تقدیر الٰہی سے خوش رہنے کے صلے میں رب العزت ان پر اپنی رحمتیں نازل کرتا اور مہربانی فرماتا ہے' انہیں ہدایت کی راہ پر لگاتا اور ان کے دلوں کو اطمینان و رضا سے معمور کرتا ہے' تاکہ دنیا میں انہیں جو کلفت و مشقت پہنچی ہے اس کا صلہ مل جائے' آخرت کی فلاح و کامیابی کے علاوہ دنیا میں بھی انہیں طرح طرح کے انعامات سے نوازتا ہے' لغزشوں سے درگذر کرتا اور نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

مومن کو دنیا میں جو مصیبت لاحق ہوتی ہے وہ کبھی تو اس کے لئے رب العالمین سے قربت کا سبب بن جاتی ہے' کبھی اسے اس مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے جو بغیر اس طرح کی قربانیوں کے حاصل نہیں ہوتے' اور کبھی بندہ کو غافلوں کی صف سے نکال کر صبر و شکر کرنے والوں کا مقام دلاتی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکوکاروں کے زمرہ میں شامل کر دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

"أيُّ النَّاس أشدُّ بلاءً ؟ قال : الأنبياء ، ثمَّ الأمثلُ فالأمثلُ ، فَيبتلى الرجلُ على حسب دينِه ، فإن كان دينُه صلبًا اشتدَّ بَلاؤه ، وإن كان في دينه رقَّة ابتليَ على حَسب دِينِه ، فما يبرح البلاء بالعبد حتى يَترُكَه يمشي على الأرض وما عَلَيْه خَطِيئة"[1]

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء کی، ان کے بعد علی الترتیب افضل لوگوں کی، آدمی اپنے دین وایمان کے مطابق آزمایا جاتا ہے، اگر اس کے دین میں پختگی ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں لوچ اور نرمی ہے تو اسی اعتبار سے آزمائش بھی کم ہوتی ہے، چنانچہ آزمائش مومن بندہ کے ساتھ برابر لگی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے اس حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے اوپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

برادران اسلام! انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ابتلاء ومحن کے واقعات ہمارے لئے درس عبرت ہیں، انبیاء ورسل کے علاوہ اللہ کے دیگر مومن بندوں کو جو صبر آزما مصیبتیں پہنچیں اور جن آزمائشوں میں وہ مبتلا کئے گئے وہ بھی سبق آموز ہیں، خاص طور سے حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ مومنین کے لئے بہت بڑی عبرت اور مصیبت زدوں کے لئے باعث تسلی ہے، ان کے مال، اولاد اور جسم پر جو آفتیں آئیں اس کی مثال نہیں ملتی، ان کے پاس اتنے چوپائے، اونٹ، کھیتیاں، اولاد اور ایسے عالیشان مکانات تھے جو کسی اور کو میسر نہ تھے، لیکن کہا جاتا

---

(۱) جامع ترمذی، ابواب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء (۲۳۹۸) وسنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء (۴۰۲۳) ومسند احمد ۱/ ۱۷۲ (۱۴۸۱) و ۱/ ۱۷۳ (۱۴۹۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہر ایک میں ان کی آزمائش ہوئی' سارا مال ختم ہو گیا' اولاد رخصت ہو گئی' پھر جسم کی باری آئی اور بدن کا کوئی عضو صحیح سالم نہیں بچا' سوائے زبان اور دل کے' جس کے ذریعہ اللہ عزوجل کا ذکر و تسبیح بیان کرتے' جسم کی وہ حالت ہو گئی کہ دوستوں نے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ دیا' غمگساروں نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور شہر کے ایک کنارے آپ کو الگ کر دیا گیا' آپ کے ساتھ صرف آپ کی بیوی تھیں جو آپ کی دیکھ بھال کرتیں' حالات سے مجبور ہو کر آپ کی خاطر انہوں نے لوگوں کے یہاں مزدوری بھی کرنی شروع کر دی تھی۔

لیکن ایسے صبر آزما حالات میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! تو نے مجھ پر جو احسان کیا ہے اس پر میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں' تو نے مجھے مال واولاد کی نعمت سے نوازا' تو میرے دل کے رگ وریشہ میں اس کی محبت سرایت کر گئی' پھر تو نے اپنا دیا ہوا سب کچھ مجھ سے لے لیا اور میرے دل کو اپنے ذکر و فکر کے لئے خالی کر دیا' اب میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز بھی حائل نہیں ہوتی' مجھ سے سب کچھ واپس لے کر تو نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اگر میرا دشمن ابلیس اسے جان لے تو مجھ سے حسد کرنے لگے۔ پھر ایک وقت آیا کہ اللہ عزوجل نے ان کی دعا اور گریہ وزاری کو قبول کیا' ان کی مصیبتیں دور فرمائیں اور ان کے صبر وایمان کے نتیجہ میں نہ صرف ان کے مال واولاد کو واپس کیا بلکہ مزید خیر عظیم سے نوازا اور اتنا نوازا کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا' دنیا میں بھی بے پایاں انعام و اکرام کئے اور آخرت کی دائمی نعمتوں کی بشارت بھی سنائی۔ چنانچہ اللہ عزوجل اپنے نبی ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ﴾ الانبیاء: ۸۳'۸۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے' تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو جو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بخشے' یہ ہماری مہربانی تھی اور عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت۔

یہ ایمان وصبر کا انجام تھا' اور انجام کار متقیوں ہی کے لئے ہے۔

اللہ کے بندو! انسان پر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ بے شمار ہیں' لیکن یہ ساری مصیبتیں اس مصیبت سے کمتر ہیں جو اس کے دین میں پیدا ہو جاتی ہے' کیونکہ دیگر مصیبتوں پر جب آدمی صبر کرتا اور رب العالمین سے ثواب کی امید رکھتا ہے تو یہ اس کے لئے باعث اجر و ثواب ہوتی ہیں' لیکن دین کے اندر جب مصیبت پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا کوئی حل نہیں ہوتا' اللہ ہم سب کو ایسی مصیبت سے محفوظ رکھے' آمین۔

اسی طرح موت کی تکلیف بھی مرنے والے کے حق میں بہتر ہوتی ہے' بالخصوص اس صورت میں جب اس کو شہادت کا درجہ مل جائے' مثلاً اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے' یا ڈوب کر یا جل کر فوت ہو جائے' یا اس کے علاوہ حدیث رسول میں مذکور شہادت کے اقسام میں سے کوئی صورت بن جائے' جیسا کہ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الشَّهَادةُ سَبعٌ ، سِوى القتلِ في سبيلِ اللّٰه ، المطعونُ شهيدٌ ، والغريقُ شَهيْد ، وَصاحِب ذات الجنبِ شَهيدٌ ، وَالمبطُونُ شَهيْد ، وَصَاحب الحَرق شَهيد ، وَالَّذي يموت تَحتَ الهَدْم شَهِيد ، والمرأةُ تموتُ بجمعٍ - أي بسببِ حَملها - شَهيدة"[1]

(۱) مسند احمد ۵ / ۴۴۶ (۲۳۸۱۴) اس کے علاوہ ابو داود' نسائی' ابن ماجہ اور ابن حبان نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ شہادت کی سات قسمیں ہیں : چنانچہ حالت طاعون میں مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے' آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے' دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور وہ عورت جو حالت زچگی میں مر جائے شہید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شہداء کے لئے وہ عظیم انعامات تیار کر رکھے ہیں جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا ہے' نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کا دل اس کا تصور کر سکتا ہے' چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"يُغْفَر للشَّهيدِ كلّ ذنبٍ إلا الدَّين"[1]

اللہ تعالیٰ شہید کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے' سوائے قرض کے۔

نیز حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رَأَيْتُ اللَّيلة رجلَيْن أتيانِي فصَعدَا بِي الشَّجرةَ ، فَأدخَلانِي دَارًا هِيَ أَحسن وأَفْضَل ، لَم أر قط أحسنَ منها ، قالا : أمَّا هذه الدار فدارُ الشُّهَدَاء"[2]

میں نے رات میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے لے کر درخت پر چڑھ گئے' وہاں انہوں نے مجھے ایک ایسے خوبصورت اور بہترین گھر میں داخل کیا کہ اس سے

---

(۱) مسند احمد ۲ / ۲۲۰ (۷۰۷۱) نیز دیکھئے : صحیح مسلم' کتاب الامارۃ' باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ إلا الدین (۱۸۸۵'۱۸۸۶)

(۲) صحیح بخاری' کتاب الجهاد' باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ (۲۷۹۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا' پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہی شہیدوں کا گھر ہے۔

اسلامی بھائیو! آلام و مصائب پر صبر کرنا اللہ کے نیک بندوں کا شیوہ ہے اور صبر پر اجر و ثواب سے نوازنا اللہ کا وعدہ ہے' جیسا کہ اس کا اعلان ہے :

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الأَمْوَالِ وَالأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ o الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ o أُوْلَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ البقره: ۱۵۵تا۱۵۷۔

ہم کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے ضرور تمہاری آزمائش کریں گے' اور صبر کرنے والوں کو (رضائے الٰہی کی) بشارت سنا دو۔ کہ ان پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔

نفعني اللّهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله الدائم بلا زوال ، المتصرف في عباده بلختلاف الأحوال ، يثيب عباده الطائعين ، ويجزل العطاء للصابرين ، إنما يوفى الصابرون أجرهم بغير حساب ، أحمده سبحانه وأشكره على نعمه الظاهرة والباطنة ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا' مختلف حالات کے ساتھ اپنے بندوں کے امور میں تصرف کرتا ہے' اطاعت گذار بندوں کو ثواب سے نوازتا اور صبر کرنے والوں کو اجر جزیل عطا کرتا ہے کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو ان کے رب کی جانب سے بے شمار اجر عطا کیا جائے گا۔ میں اس کی ظاہر و پوشیدہ تمام نعمتوں پر اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کا درود و سلام ہو آپ پر اور آپ کے جملہ آل و اصحاب پر۔ امابعد!

لوگو! اللہ سے ڈرو اور یہ یقین رکھو کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ آکر رہے گا' ہم جس دنیا میں زندگی گذار رہے ہیں یہ آفت و مصیبت اور عبرت کی جگہ ہے' یہ دنیا درحقیقت دارِ آخرت کی جانب ایک سفر ہے' لہٰذا اس سفر میں آخرت کے لئے کچھ توشہ تیار کر لو اور موت سے پہلے توبہ و استغفار کے ذریعہ لغزشوں اور کوتاہیوں کا تدارک کر لو' دنیا کے اندر کثرتِ مصیبت اور پے در پے حادثات عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے درحقیقت بہت بڑی عبرت اور غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کے لئے تنبیہ و موعظت ہیں' خوش نصیب وہی ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو دوسروں سے عبرت پذیر ہو' نصیحت حاصل کرے' ظاہر و باطن ہر حال میں اللہ سے ڈرتا رہے' دنیا کی گردش و احوال پر نظر رکھے اور ان سے عبرت لے' نہ اپنے مال و اولاد سے دھوکہ کھائے اور نہ اپنی صحت و جوانی کے غرور میں رہے۔

لہٰذا! ایک عقلمند اور اپنے نفس کا بھلا چاہنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے رب سے ڈرتا رہے' آنے والے دن کے لئے تیاری کرے' گناہوں سے بچے' لوگوں پر ظلم کرنے سے اجتناب کرے اور قبل اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو' خالص توبہ کرکے رب کریم سے اپنے گناہوں کی بخشش کرالے تاکہ آخرت کے دن پچھتانا نہ پڑے' ارشاد ہے :

﴿أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَٰحَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّٰخِرِينَ ○ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ الزمر : ۵۶ تا ۵۸۔

اپنے اعمال درست کرلو قبل اس کے کہ وہ دن آئے کہ کوئی متنفس کہنے لگے کہ ہائے افسوس اس تقصیر پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا' یا یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا' یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں سے ہو جاؤں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول باتوں سے اجتناب

الحمد لله الهادي إلى سبيل الرشاد ، موفق من شاء من عباده إلى طريق السداد ، أحمده سبحانه وأشكره ، وشكره واجب على جميع العباد ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، لا خير إلا دلّ الأمة عليه ، ولا شر إلا حذرها منه ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك الناصح الأمين ، وعلى آله وصحبه والتابعين۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا اور اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس پر گامزن کرتا ہے' میں اس اللہ سبحانہ کی حمد و ثنا اور شکر ادا کرتا ہوں' جس کی شکر گذاری تمام بندوں پر ضروری ہے' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جنہوں نے اپنی امت کو ایک ایک خیر کی تعلیم دی اور ہر شر سے ڈرایا۔ الٰہی! تو اپنے ایسے خیر خواہ اور امانت دار بندہ و رسول پر اور ان کے آل و اصحاب اور پیروکاروں پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس بندۂ مومن جیسا عقیدہ رکھو جو یہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر چھوٹے اور بڑے عمل کا محاسب اور اس کی ہر معمولی اور غیر معمولی گفتگو کا نگراں ہے' جو یہ ایمان رکھتا ہو کہ اس کے ایک ایک عضو' ایک ایک چال' ہر ہر نگاہ اور ایک ایک گفتگو پر نگراں اور محاسب مقرر ہیں' اور اس تقویٰ کی بنیاد پر وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کی اطاعت میں صرف کر رہا ہو' منہیات و معاصی سے بچتا ہو' اپنے عیوب کی تلاش و جستجو اور ان کی اصلاح میں مشغول اور نفس کے تزکیہ و تطہیر کے لئے کوشاں ہو' ارشاد الٰہی ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا﴾ الشمس: ۹'۱۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ فلاح یاب ہوا اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا۔

تزکیہ نفس کا طریقہ یہ ہے کہ اچھے اعمال انجام دیئے جائیں، محرمات ومنہیات سے اجتناب کیا جائے اور نفسانی خواہشات میں پڑنے سے نفس کو باز رکھا جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بہتری کے نہایت خواہش مند تھے، آپ نے امت کے لئے ہر ممکن خیر خواہی فرمائی، رشد وہدایت کی راہ بتائی تاکہ امت اس کو اختیار کرے، اور شر وفساد کے راستوں سے متنبہ کیا تاکہ اس پر چلنے سے بچے۔ اللہ رب العالمین کی جانب سے آپ جوامع الکلم سے نوازے گئے، جو ہمیں خیر وسلامتی کی راہ دکھاتے اور صراط مستقیم واضح کرتے ہیں، انہی جوامع الکلم میں سے آپ کا یہ گرانقدر جامع ارشاد بھی ہے:

"مِن حُسنِ إسْلامِ المرءِ تَركُه مَا لا يَعنيه"[1]

آدمی کے حسن اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ فضول اور لایعنی باتیں چھوڑ دے۔

حدیث پاک کا یہ مختصر سا جملہ اپنے اندر دنیا وآخرت کی بھلائی سموئے ہوئے ہے، کیونکہ ایک آدمی جب فضول کام اور لایعنی باتیں چھوڑ دے اور صرف ضروری اور مفید قول وعمل پر اکتفا کرے تو اس نے گویا اپنا اسلام مکمل اور بہترین بنا لیا، کیونکہ اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی واجبات کی تعمیل اور محرمات ومنہیات سے اجتناب کرے، جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"المُسْلم مَن سَلِمَ المسلمونَ مِن لسانِه ويَدِهِ"[2]

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

---

(۱) مسند احمد ۱/۲۰۱ (۱۷۳۷) وجامع ترمذی، ابواب الزہد، باب ۱۱ (۲۳۱۸)

(۲) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان کا اسلام جب کامل ہو جائے تو اس کا تقاضا ہو گا کہ وہ حرام' مشکوک' مکروہ اور تمام غیر ضروری ولایعنی امور سے اجتناب کرے' اور درحقیقت یہی درجہ احسان تک پہنچا ہوا وہ مسلمان ہے جس کے بارے میں حدیث کے اندر وارد ہے کہ عبادت کے وقت وہ ایسا محسوس کرے کہ اللہ کو دیکھ رہا ہے' اور اگر وہ اللہ کو نہیں دیکھ رہا ہے تو اللہ تو اسے دیکھ ہی رہا ہے۔

ایک مسلمان کے اندر جب یہ وصف پیدا ہو جاتا ہے تو ہمہ وقت وہ اپنے دل میں اپنے خالق کی عظمت و بڑائی محسوس کرتا ہے' جس کی وجہ سے اس کو رب العالمین سے شرم و حیا آنے لگتی ہے اور لایعنی امور کو چھوڑ کر صرف ضروری کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے' وہ حیا جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"الحَيَاء شعبةٌ مِن الإِيمان"[1]

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

اور حیا کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے دوسری حدیث میں فرمایا :

"الاستحياء من الله : أن تحفظ الرأس وما وعى ، والبطنَ وما حوى ، ولتذكر الموت والبلى ، ومن أراد الآخرة ترك زينة الدنيا ، فمن فعل ذلك فقد استحيأ من الله حق الحياء"[2]

اللہ سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے سر کو اور سر نے جو باتیں یاد کر رکھی ہیں ان کو اور اپنے پیٹ کو اور پیٹ نے جو کچھ جمع کر رکھا ہے ان کو (خرابی سے) محفوظ رکھو' موت و فنا کو یاد کرو' اور جو آخرت کی کامیابی چاہتا ہو وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دے' جس نے ایسا کیا اس نے گویا اللہ سے حیا کا حق ادا کیا۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب امور الایمان (۹) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان عدد شعب الایمان (۳۵)

(۲) جامع ترمذی' ابواب القیامہ' باب ۲۴ (۲۴۵۸) و مسند احمد ۱ / ۳۸۷ (۳۶۷۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”جو شخص اپنی گفتگو کو عمل میں سے شمار کرے وہ ضرورت کے علاوہ بہت ہی کم گفتگو کرے گا“

چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اس قول کے مطابق آج بہت سے لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے یہاں بولنے اور گفتگو کرنے کا کوئی حساب ہی نہیں ہوتا' اور ان کے دل میں یہ بات بھی نہیں کھٹکتی کہ ہم جو کچھ کہہ اور بول رہے ہیں رب العالمین کے یہاں ہم سے اس کا بھی حساب ہوگا' اگر وہ یہ محسوس کر لیں تو شاید زیادہ بولنے سے اجتناب کریں۔

یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسے بہت سارے لوگ نہیں جانتے' بلکہ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم کو بھی اس کا علم ابتداءً نہ تھا' چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم نہ تھی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

"يا رسول الله ، وإنا لمؤاخذون بما نتكلم به ؟ فقال : ثكلتك أمك يا معاذ ، وهل يكب النَّاسَ على مناخرهم في النار إلا حصائد ألسنتهم"[1]

اے اللہ کے رسول! ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا بھی مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں تمہیں فوت کرے اے معاذ! لوگوں کے منہ سے نکلی ہوئی فضول باتیں ہی تو انہیں پیشانی کے بل جہنم میں لے جائیں گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی کا انتقال ہو گیا تو کسی کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا: "أبشر بالجنة" ”تم جنت کی بشارت لو' اسے سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أولا تدري ، فلعله تكلَّم فيما لا يعنيه أو بخل بما لا ينقصه"[2]

---

(۱) مسند احمد ۵ / ۲۳۱ (۲۲۰۷۷) و جامع ترمذی' ابواب الایمان' باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ (۲۶۱۶)

(۲) جامع ترمذی' ابواب الزہد' باب ۱۱ (۲۳۱۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا مت کہو'تم نہیں جانتے' ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی لایعنی بات کی ہو' یا اس چیز کے دینے میں بخیلی کی ہو جس سے اس کے مال میں کوئی کمی نہ آتی۔

نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

"أكثر الناس ذنوباً أكثرهم كلاماً فيما لايعنيه"(۱)

سب سے زیادہ گنہگار وہ شخص ہے جو لایعنی باتیں سب سے زیادہ کرتا ہو۔

دینی بھائیو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' زبان کی حفاظت کرو اور فضول و لایعنی باتوں سے بچو' تاکہ دین و ایمان سلامت رہے' اخلاق و مروت باقی رہے اور عزت و آبرو محفوظ رہے۔ رب پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۝ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ق: ۱۶تا۱۸۔

ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گذرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں' اور ہم اس سے اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب وہ کوئی کام

---

(۱) مناوی نے کہا ہے کہ سیوطی نے جامع صغیر کے اندر اس حدیث کے ضعیف ہونے کا اشارہ کیا ہے' لیکن مناوی کے خیال میں یہ حدیث دو وجہ سے حسن کے درجہ میں ہے: (۱) تعدد طرق' کیونکہ اس کی تخریج ابن لال بن نجار نے ابوہریرہؓ سے اور سجزی نے کتاب الابانہ کے اندر عبداللہ بن ابی اوفی سے نیز احمد بن حنبل نے سلمان سے موقوفاً کی ہے۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ طبرانی کی روایت "أكثر الناس خطاياً يوم القيامة أكثرهم خوضا في الباطل" سے اس کی تائید ہوتی ہے' معنی کے اعتبار سے دونوں روایتیں ایک ہیں' صرف لفظ میں اختلاف ہے۔ ملاحظہ ہو: فیض القدیر ۲/۸۱' شرح الجامع الصغیر للعزیزی ۱/۳۳۱' حاشیۃ الحفنی علی جامع الصغیر ۱/۱۶۷' التیسیر فی شرح الجامع الصغیر للمناوی ۱/۲۰۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے تو دو لکھنے والے' جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں' لکھ لیتے ہیں۔ کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله عالم الغيب والشهادة ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسَلَّمَ تسليماً كثيراً۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو حاضر و غائب کا جاننے والا ہے' میں اس کی جملہ نعمت و بخشش پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام نازل ہو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور غیر ضروری باتوں سے خاموشی اختیار کرو' جو بولتا ہے وہی زیادہ شرمندگی اٹھاتا ہے اور جو خاموشی اختیار کرتا ہے وہ ندامت و پشیمانی سے محفوظ رہتا ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت وہ ہے جس کا دل بند اور زبان آزاد ہو' نہ تو اچھی طرح بات کر سکتا ہو اور نہ ہی خاموش رہ سکتا ہو' صحیح ابن حبان کے اندر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كان في صحف إبراهيم عليه السلام : وعلى العاقل أن يكون بصيراً بزمانه ، مقبلاً على شأنه ، حافظاً للسانه ، ومن حسب كلامه من عمله قلّ كلامه إلا فيما يعنيه"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں یہ بات بھی تھی کہ عقلمند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے حالات و ظروف پر نظر رکھے' اپنے کام سے کام رکھے' اپنی زبان کی حفاظت کرے' اور جو شخص اپنے کلام کو عمل میں شمار کرے وہ ضروری باتوں کے علاوہ بہت ہی کم گفتگو کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست گوئی کی ترغیب

الحمد لله رب العالمين ، أثنى على عباده الصادقين ، وأعد لهم بإيمانهم وصدقهم الفوز العظيم ، أحمده سبحانه حمد من خافه ورجاه ، وأشكره شكر معترف له بنعماه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الصادق الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد ، وعلى آله وصحبه الذين أثنى الله عليهم بالصدق ووصفهم به ، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين۔

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے اپنے سچے بندوں کی تعریف فرمائی ہے اور ان کے ایمان وراست بازی کے بدلہ ان کے لئے عظیم انعام تیار کر رکھا ہے' میں اللہ سبحانہ کی تعریف اس بندۂ مومن کی حیثیت سے کرتا ہوں جو اس سے ڈرتا اور اس کی رحمتوں کی امید رکھتا ہو' اور اس بندہ جیسا شکر ادا کرتا ہوں جو اس کی نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوا سجدۂ شکر ادا کرتا ہو' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نہایت ہی سچے اور امانت دار بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو درود وسلام نازل فرما اپنے رسول حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ کے سچے آل واصحاب پر' اور ان کی سچی پیروی کرنے والے مومنین صادقین پر۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ التوبہ: ۱۱۹۔

اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔

اس آیت کے اندر اللہ تعالیٰ ایک حکم دے رہا ہے' لیکن اپنے ان بندوں کو جن پر پندو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعظمت اثر کرتی اور جن کو نصیحت فائدہ پہنچاتی ہے' اللہ تعالیٰ انہیں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دے رہا ہے جو اللہ کی ناراضگی اور عذاب سے بچانے والا ہے' مگر یہ تقویٰ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب اس کے احکام واوامر کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کیا جائے۔

تقویٰ درحقیقت اللہ کے عذاب سے بچانے والی ایک ڈھال ہے' ابدی سعادت ہے' دنیا و آخرت کی بھلائی وکامیابی ہے' اللہ تعالیٰ اس کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔ یعنی ایمان میں' ہجرت وجہاد میں' قول وفعل میں' عہد وپیمان میں' زندگی کے معاملات میں' اور ظاہر وپوشیدہ تمام حالات میں راستبازوں کے ساتھ رہو اور انہیں کے اخلاق وآداب اپناؤ۔

اللہ کے بندو! سچائی وراستبازی ایک ایسا وصف ہے جو فرد وجماعت کی خیر اور بھلائی سے تمام اخلاق میں سب سے زیادہ ہم آہنگ' سماج کی اصلاح میں سب سے موثر اور معاشرہ کے نظام کو برقرار رکھنے کا اہم ترین ذریعہ ہے' راستبازی ایک نفس کے لئے بہت بڑی فضیلت اور اس سے تہی دامنی بڑی رزالت کی بات ہے' راستبازی ایمان کی نشانی' پاکیزگی نفس کی علامت اور صفائی دل کی دلیل ہے' راستبازی عمدہ صفات اور بلند اخلاق کا طغرائے امتیاز ہے' راستباز سے اللہ بھی محبت رکھتا ہے اور اللہ کے مومن بندے بھی خوش رہتے ہیں۔

جو راستباز ہوتا ہے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ تعلقات برقرار رکھتے ہیں' اگر وہ عالم ہے تو اس کے علم سے فائدہ اٹھاتے اور اس کی عزت کرتے ہیں' اگر تاجر ہے تو اس پر اعتماد رکھتے اور اس کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں' اور اگر طبیب ہے تو اس کی جانب رجوع کرتے اور اس سے صلاح ومشورہ لیتے ہیں۔ غرضیکہ سچائی وراستبازی میں ہر طرح کی کامیابی پوشیدہ ہے' اس میں ایک عالم کی فلاح بھی ہے اور کاریگر کی کامیابی بھی' ایک تاجر کا فائدہ بھی ہے اور لوگوں کا ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ بھی' اور اسی کے ذریعہ معاشرہ میں باہم الفت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومحبت کا رشتہ بھی مضبوط ہو سکتا ہے۔

لیکن انسان کے اندر سے جب راستبازی کی یہی خوبی ختم ہو جاتی ہے اور جھوٹ اس کی جگہ لے لیتا ہے' تو اس کے نتیجہ میں نفاق' دھوکہ' فریب' ریاکاری' غداری' وعدہ خلافی اور اسی قسم کی دوسری برائیاں جنم لیتی ہیں اور پورا معاشرہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جھوٹ کے انجام بد سے ڈراتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ق: ۱۸۔

کوئی بات انسان کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔

اسی طرح بغیر علم کے کوئی بات کہنے سے سختی کے ساتھ منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُوْلَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولا﴾الاسراء: ۳۶۔

جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو' کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (اعضاء و جوارح) سے ضرور باز پرس ہو گی۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ جھوٹ بولنا منافقوں کی خصلت ہے' فرمایا:

﴿وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ﴾المنافقون: ۱۔

اللہ شہادت دیتا ہے کہ بیشک منافقین جھوٹے ہیں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اؤتمن خان"[1]

(۱) صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب علامۃ المنافق (۳۳) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان خصال المنافق (۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب امانت سونپی جائے تو خیانت کرے۔

مسلمان بھائیو! جھوٹ جس کے بارے میں گھڑا جاتا ہے اس کی عظمت کی اعتبار سے جھوٹ اور اس کا گناہ بھی بڑھ جاتا ہے' چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ پر کسی قسم کا جھوٹ باندھا گیا تو یہ سب سے عظیم گناہ اور سب سے بڑا ظلم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرک کے ساتھ بیان کیا ہے' فرمایا:

﴿وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لا تَعْلَمُونَ﴾ الاعراف: ۳۳۔

اس کو بھی اللہ نے حرام قرار دیا ہے کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

نیز فرمایا:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ العنکبوت: ٦٨۔

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے۔

اللہ پر جھوٹ باندھنے کے بعد انجام بد کے اعتبار سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کا نمبر آتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من كذب عليّ متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار"[1]

جس نے بالقصد مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ بولنے کی

(۱) صحیح بخاری' کتاب العلم' باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۱۰) و صحیح مسلم' کتاب الزہد' باب التثبت فی الحدیث (۲۴۹۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترغیب دیتے ہوئے اور جھوٹ کے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا :

"عليكم بالصدق ، فإن الصدق يهدي إلى البر ، وإن البر يهدي إلى الجنة ، وما يزال الرجل يصدق ، ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا ، وإياكم والكذب ، فإن الكذب يهدي إلى الفجور ، وإن الفجور يهدي إلى النار ، وما يزال العبد يكذب ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا"(۱)

سچ کو لازم پکڑو' کیونکہ سچ بھلائی کی راہ دکھاتا ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے' آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کی تلاش میں لگا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک صدیق (سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے' اور دیکھو جھوٹ بولنے سے بچو' کیونکہ جھوٹ گناہ کی جانب لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے' بندہ برابر جھوٹ بولتا اور جھوٹ کے پیچھے لگا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلاً من نتن ما جاء به"(۲)

بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتے میل بھر اس سے دور چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب البر والصلۃ' باب قبح الکذب وحسن الصدق (۲۶۰۷) ومسند احمد ۱/۳۸۴ (۳۶۳۸)

(۲) جامع ترمذی' ابواب البر' باب ما جاء فی الصدق والکذب (۱۹۷۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ويلٌ للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم ، ويل له ، ويل له"(۱)

تباہی ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہے تو جھوٹ بولے' تباہی ہے ایسے شخص کے لئے' تباہی ہے ایسے شخص کے لئے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' سچ کو لازم پکڑو' یہی ہر خیر کا ذریعہ اور اللہ کی رضاو خوشنودی کا راستہ ہے' جھوٹ بولنے سے بچو' کیونکہ جھوٹ ہر برائی کی جڑ اور اللہ کے غیظ و غضب اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ٥ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ٥ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ٥ لِيُكَفِّرَ اللهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ الزمر: ۳۲ تا ۳۵۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اسے جھٹلائے' کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں۔ اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔ وہ جو چاہیں گے ان کے پروردگار کے پاس موجود ہے' نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ ان سے برائیوں کو' جو انہوں نے کیں' دور کردے اور نیک کاموں کا' جو وہ کرتے رہے' ان کو نہایت اچھا بدلہ دے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

(۱) مسند احمد ۵/۵ (۲۰۰۷۵) و جامع ترمذی' ابواب الزہد' باب فی من تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس (۲۳۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰهِ الذي أوضح لعباده طريق الأبرار ، وحذرهم سلوك طريق الفجار ، أحمده سبحانه على كل حال ، وأعوذ به من أحوال أهل النار ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، إمام الصادقين وقدوة المتقين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه أهل الصدق والوفاء ، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس نے اپنے بندوں کو نکوکاروں کی راہ دکھائی اور بدکاروں کے راستہ پر چلنے سے ڈرایا' میں ہر حال میں اس اللہ سبحانہ کی تعریف کرتا اور اس کی ذات کے ذریعہ اہل جہنم کے احوال سے پناہ مانگتا ہوں' اور گواہی دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جو راستبازوں کے امام اور متقیوں کے پیشوا ہیں۔ اللہ کا بے شمار درود و سلام نازل ہو اس کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ کے سچے اور وفا شعار آل واصحاب پر اور ان کے نقش قدم کی سچی پیروی کرنے والے مومنین پر۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام واوامر کی تعمیل کرو' منہیات سے بچو اور یہ جان لو کہ سچ بولنا اسلام کی تکمیل ہے' راستبازی ایمان کی نشانی' شجاعت نفس کی علامت اور عزم کی بلندی کی دلیل ہے۔ اس کے برخلاف جھوٹ ضعف اسلام کی علامت' نفس کی ذلت و بزدلی کی نشانی اور ایمان واستقامت کی کمزوری کی دلیل ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب"[1]

---

(۱) مسند احمد ۵/ ۲۵۲ (۲۲۲۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن کے اندر ہر عادت پیدا ہو سکتی ہے سوائے* خیانت اور جھوٹ کے۔

نیز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا کے اندر مرسلاً روایت کیا ہے :

"قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم : أيكون المؤمن جباناً ؟ فقال : نعم ، فقيل له : أيكون المؤمن بخيلاً ؟ فقال : نعم ، فقيل له أيكون المؤمن كذاباً ؟ فقال : لا"(1)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مومن بزدل ہو سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا : ہاں ' پوچھا گیا کہ مومن بخیل ہو سکتا ہے ؟ فرمایا : ہاں ' پھر پوچھا گیا کہ مومن جھوٹا ہو سکتا ہے ؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

(1) موطا امام مالک ' کتاب الکلام ' باب ما جاء فی الصدق والکذب (19)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے دوست کا انتخاب

الحمد للهِ الهادي إلى طريق السلامة ، منّ على من شاء من عباده فوفقهم للاستقامة ، أحمده سبحانه وأشكره على فضله وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك محمد وعلى آله وأصحابه الأخيار۔

تمام تعریف کا سزاوار اللہ ہے جو عافیت و سلامتی کی راہ دکھاتا ہے' اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا اور صبر و استقامت کی توفیق دیتا ہے' میں اس اللہ سبحانہ کی تعریف کرتا اور اس کے فضل و احسان پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں' اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب اور برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پاکباز آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور خالص اسی کی عبادت کرو' تمام حالات میں استقامت کی راہ اپناؤ' ایسے کاموں سے بچو جو اللہ کی رضا و خوشنودی سے روکنے والے اور اس کی ناراضگی و غضب اور دردناک عذاب کا سبب ہوں۔

اللہ اور اس کی رضا و خوشنودی سے دور کرنے والے اسباب ہر جگہ اور ہر دور میں پائے گئے لیکن موجودہ زمانہ میں ایسے اسباب کی بہتات ہے' فتنہ و فریب کے نوع بنوع سامان اور لہو و لعب کے وسائل و ذرائع کی افراط ہے' رشد و ہدایت اور خیر و فلاح کی راہ سے روکنے اور بغاوت و سرکشی کی طرف بلانے والوں کی کثرت ہے۔

برائی کی طرف بلانے والوں نے بہت سے لوگوں کو اپنے پھندے میں لے کر راہ ہدایت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روک رکھا ہے' شر و فساد' فسق و فجور' لہو و لعب' شہوت و نفسانیت اور شکوک و شبہات کے ان علمبرداروں کی وجہ سے بہت سے لوگ جادۂ حق سے منحرف ہو گئے ہیں' جو ہر آواز لگانے والے کے پیچھے چلتے اور ہر منافق کا ساتھ دیتے ہیں۔

ایک آدمی کے لئے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جو چیز مضر ہو سکتی ہے وہ بروں کی صحبت ہے' خاص طور سے اس نوخیز نسل کے لئے جو ابھی سن شعور کو نہ پہنچی ہو' یا وہ نوجوان جو علم نافع سے آراستہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات سے واقف نہ ہوں' اور دشمنانِ دین کے گندے مقاصد اور ناپاک عزائم کو نہ سمجھ سکتے ہوں۔ وہ دشمنانِ دین جو اعلیٰ اخلاق و آداب کے بھی دشمن ہیں اور جن کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ نوجوانانِ اسلام کو اچک لیں اور انہیں ان کے دین و عقیدہ اور پاکیزہ اخلاق سے منحرف کر کے حیوانیت یا اس سے بھی بدتر مقام پر پہنچا دیں جس کے بارے میں رب العالمین کا ارشاد ہے :

﴿إِنْ هُمْ إِلا كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلا﴾ الفرقان : ۴۴۔

یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں' بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے اور موثر ترین اسلوب میں نہایت ہی جامع اور واضح کلمات میں ہمارے لئے مثال پیش کرتے ہوئے بروں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور بروں کو ایک ایسی محسوس چیز سے تشبیہ دی ہے جسے ہر شخص خواہ پڑھا ہو یا ان پڑھ' بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستوں کی دو قسمیں بیان فرمائی ہیں' ایک وہ صالح دوست جس کے پاس بیٹھنے والا اس سے ہر طرح کا فائدہ حاصل کرتا ہے' کیونکہ وہ صالح دوست اس کی تعلیم دیتا ہے' اور دوسرا برا دوست جس کے پاس بیٹھنے والا ہر برائی سیکھتا ہے' کیونکہ وہ برا شخص ذلالت ہی کی تلقین کرتا ہے' چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مثل الجليس الصالح والسوء كحامل المسك ونافخ الكير ، فحامل المسك إما أن يحذيك ، وإما أن تبتاع منه ، وإما أن تجد منه ريحا طيبةً ، ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك ، وإما أن تجد منه ريحاً خبيثة"(1)

صالح ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خوشبو بیچنے والا عطار اور بھٹی پھونکنے والا لوہار' عطار یا تو ویسے ہی تمہیں خوشبو ہدیہ کر دے گا' یا تم اس سے خرید لو گے' یا کم از کم اس کے پاس سے اچھی خوشبو پا جاؤ گے' لیکن اس کے برخلاف لوہار کا معاملہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس بیٹھو گے تو وہ یا تو تمہارا کپڑا جلا دے گا' یا اتنا تو ہو گا ہی کہ اس کے پاس سے تمہیں بدبو ملے گی۔

اس حدیث کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صالح دوست کی صحبت اختیار کرنے کی رہنمائی فرمائی ہے اور بروں کی صحبت سے دور رہنے کا حکم دیا ہے' ساتھ ہی یہ بھی اشارہ فرمادیا ہے کہ صالح دوست کی صحبت سے ہر طرح کی خیر و سعادت حاصل ہوتی ہے' کیونکہ وہ اپنے قول و فعل اور ارشادات و توجیہات کے ذریعہ ہمیشہ خیر و بھلائی کے کاموں کی طرف بلاتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے' اس کے اچھے انجام سے لوگوں کو آگاہ کرتا ہے' خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور دوسروں کو بھی زبانی اور عملی طور پر اس کی دعوت دیتا ہے' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے صالح اور پاکباز شخص کی صحبت سے ایک آدمی کو اچھی شہرت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کے اوصاف حمیدہ سے وہ اپنے آپ کو سنوار لیتا ہے۔

لیکن اس کے برخلاف ایک برا ساتھی' جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الذبائح' باب المسک (۵۵۳۴) و صحیح مسلم' کتاب البر' باب استحباب مجالسۃ الصالحین (۲۶۲۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ وہ لوہار کی مانند ہے یا تو وہ تمہارا کپڑا جلا دے گا' یا اس کے پاس بیٹھنے سے بدلو ملے گی' یہ برا شخص اپنے پاس بیٹھنے والے کسی فرد کو بھی برائی سے محفوظ نہیں چھوڑتا' بلکہ اسے ہر طرح کے گناہ و معصیت اور ان کے برے نتائج سے جلا ڈالتا ہے' اس کی عزت و آبرو خاک میں مل جاتی ہے' لوگوں کے درمیان اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی' لوگ اس کے قریب ہونے سے گھبراتے ہیں' ہر ممکن اعراض کرتے ہیں' اس کی گندگی کے سبب اور اپنی عزت و آبرو محفوظ رکھنے کے لئے لوگ اس کے پاس بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کرتے' کیونکہ اس کے نقصانات اور بری عادتیں دوسروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں' جیسا کہ بری صحبت سے خود اسے حاصل ہوئی ہوتی ہیں۔ کتنی ایسی قوموں کی مثال موجود ہے جو اعمال و کردار کے لحاظ سے اچھی تھیں' لیکن بروں کی صحبت و مجالست سے برباد ہو گئیں' ان کے برے ساتھیوں اور ہم نشینوں نے اس انداز سے انہیں ہلاکت کے غار میں ڈھکیل دیا کہ انہیں اس کا شعور و احساس تک نہ ہوا۔

بندہ کے اوپر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ اسے اچھے اور صالح لوگوں کی صحبت میں رہنے کی توفیق دیدے' اور بندے پر اس کا یہ بہت بڑا عذاب ہے کہ اسے بروں کی صحبت میں مبتلا کر دے' کیونکہ بروں کی صحبت نہایت ہی بدترین مقام پر پہنچا دیتی ہے۔

صالح دوست کی صحبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی پر گامزن ہو' فرائض کی ادائیگی کرے' مکارم اخلاق سے متصف ہو' لوگوں کو تکلیف نہ دے اور معاصی سے دور رہے۔ اس کے برخلاف بروں کی صحبت کی پہچان یہ ہے کہ آدمی فرائض و واجبات کو کوئی اہمیت نہ دے' محرمات کا ارتکاب کرے' لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرے اور انہیں تکلیف پہنچائے۔

اللہ کے بندو! ہمارے لئے سب سے سچی نصیحت اور سب سے مؤثر پند و موعظت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر بیان فرمائی ہے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں برے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس کے برے نتائج سے آگاہ بھی کر دیا ہے' فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلا ٥ يَاوَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلانًا خَلِيلا ٥ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلإِنسَانِ خَذُولا ﴾ الفرقان: ۲۷ تا ۲۹۔

جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا، کہے گا کہ اے کاش میں نے پیغمبر کے ساتھ رستہ اختیار کیا ہوتا، ہائے شامت! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھ کو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد بہکا دیا، اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للهِ رب العالمين ، وفق من شاء من عباده بسلوك الطريق المستقيم ، أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ نعمه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ،الداعي إلى كل خير والمحذّر من كل شر ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے' وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دیتا ہے' میں رب سبحانہ کی حمد و ثنا کرتا اور اس کی بے پایاں نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لا شریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے ہر خیر کی طرف امت کو بلایا اور ہر شر سے ڈرایا۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس کی اطاعت و بندگی کر کے تقرب حاصل کرو' بھلائی و تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و سرکشی پر کسی کو مدد نہ دو' خیر و صلاح کے کام میں نمونہ بننے کی کوشش کرو اور اہل صدق و فلاح کی راہ پر چلو' اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے' فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ التوبہ :۱۱۹۔

اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو۔

صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد و پیمان پورا کر دکھایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صدق و تقویٰ کا حکم اس لئے دیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہم دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کر سکیں' شر کی ہلاکتوں سے محفوظ رہیں اور اہل باطل اور گمراہوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کریں' تاکہ ان کی بد اخلاقیاں ہم پر اپنا اثر نہ ڈال سکیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"الرجل على دين خليله ، فلينظر أحدكم من يخالل"[1]

آدمی اپنے دوست کے راستہ پر ہوتا ہے' لہٰذا دوستی کرتے وقت یہ خیال رکھو کہ دوستی کس سے کر رہے ہو۔

(۱) سنن ابی داؤد' کتاب الادب' باب من یؤمر ان یجالس (۴۸۳۳) وجامع ترمذی' ابواب الزہد' باب ۴۵ (۲۳۷۸) ومسند احمد ۲/ ۳۰۳ (۸۰۱۵) و ۲/ ۳۳۴ (۸۳۹۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی گواہی پر تنبیہ

الحمد للهِ العليم القادر ، المحيط علمه بالظاهر وما تكنه الضمائر ، يعلم السر وأخفى ، وإليه المآب والرجعى ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله المطصفى ، الداعي إلى البر والهدى ، والمحذر من أسباب الهلاك والردى ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو واقف کار اور قدرت والا ہے' اس کا علم ظاہر و باطن سب کو محیط ہے' وہ راز و نیاز کا جاننے والا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا بھی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس ذاتِ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب بندے اور رسول ہیں' جنھوں نے خیر و ہدایت کی طرف دعوت دی اور تباہی و ہلاکت کے اسباب سے ڈرایا۔ اس رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر بے شمار درود و سلام نازل ہو۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس کی ناراضگی اور انتقام کے اسباب سے بچو اور یہ یقین رکھو کہ اللہ پر کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی' وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے' تمام حرکات و تصرفات سے واقف ہے اور بندوں کے تمام اقوال و افعال کا علم رکھتا ہے۔ للذا خالص اللہ کے لئے عمل کرو' سچ بات کہو' حکم الٰہی کے مطابق امانتیں ادا کرو' بولو تو حق بولو' اپنے علم و تحقیق کی حد تک گواہی دو اور گواہی دینے میں کسی بات کی کمی نہ کرو' کیونکہ یہ کتمانِ شہادت ہے جس کے بارے میں اللہ کا اعلان ہے :

﴿وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ﴾ البقره : ۲۸۳۔

جو شہادت کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہو گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ بھی خیال رہے کہ شہادت دینے میں اپنی جانب سے کسی چیز کا اضافہ نہ کرو' ورنہ یہ شہادتِ زور (یعنی جھوٹی گواہی) ہو جائے گی' اور شہادتِ زور گناہِ کبیرہ ہے' جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے' چنانچہ صحیحین کی روایت ہے' حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ألا أنبئكم بأكبرِ الكَبَائرِ ثلاثًا ؟ قَالوا : بلى يا رسولَ اللّٰه ، قَال : الإشراكُ باللّٰهِ ، وَعُقُوق الوَالدين ، وكَان صلى الله عليه وسلم متكئًا فَجَلسَ فقال : ألا وَشهادة الزُّور ، ألا وَشَهَادَة الزورِ ، فما زَالَ يكرّرهَا حتَّى قُلنا : لَيته سَكَت"[1]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کبیرہ نہ بتا دوں؟ صحابہ نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں' آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' صحابی ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے' اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: یاد رکھو! جھوٹی گواہی دینا' یاد رکھو! جھوٹی گواہی دینا۔

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں کہ اس آخری جملہ کو آپ بار بار دہراتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے اپنے جی میں کہا کہ کاش اب آپ سکوت فرمالیتے۔

اللہ کے بندو! جھوٹی گواہی گناہِ کبیرہ ہے' اور جھوٹی گواہی دینے والا اللہ کو دھوکہ دینے والا اور بندوں کا خائن ہے' اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے گنہگار شخص کو پسند نہیں فرماتا۔ ساتھ ہی جھوٹی گواہی سے زمین کے اندر فساد پیدا ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ زمین میں فساد مچانے والوں کی بابت فرماتا ہے:

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الشہادات' باب ما قیل فی شہادۃ الزور (۲۶۵۴) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الکبائر واکبرھا (۸۷'۸۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ﴾ یونس :۸۱۔

اللہ تعالیٰ فساد مچانے والوں کے کام سنوارا نہیں کرتا۔

دینی بھائیو! لہٰذا جب کوئی بات کہو تو اللہ سے ڈرتے رہو' گواہی دو تو حق بولو' امین بنائے جاؤ تو امانتیں ادا کرو' اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو' نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو' جھوٹی گواہی دینے والا بہت بڑا خائن اور گنہگار ہے' ایسے شخص کے لئے اللہ کے یہاں نہایت دردناک عذاب تیار ہے۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"لا إيمانَ لمنْ لا أمانةَ لَه"[1]

جس شخص میں امانت نہیں اس کے اندر ایمان بھی نہیں۔

سوچو تو سہی! کیا جھوٹی گواہی دینے والا صاحب امانت ہو سکتا ہے ؟ کیا جھوٹی گواہی دینے والے کو کبھی بھی امین سمجھا جا سکتا ہے ؟ جھوٹی گواہی دینے والا آپ کو گناہوں کی ہلاکت میں ڈالتا ہے اور فریقین میں سے ہر ایک پر ظلم کرتا ہے' فریق مخالف پر ظلم یوں کرتا ہے کہ اس کے خلاف باطل گواہی دے کر اسے مغلوب کر دیتا ہے' اس کے سینہ میں اپنے خلاف بغض و حسد بڑھاتا ہے' اس کے حق سے اسے محروم کرتا اور معاشرہ میں فساد مچاتا ہے' اور فریق موافق پر اس طرح ظلم کرتا ہے کہ اس کی طرف سے جھوٹی گواہی دے کر اسے حرام مال کھلانے اور لوگوں پر ظلم کرنے میں اس کا تعاون کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے :

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ المائدہ :۲۔

---

(۱) مسند احمد ۳/ ۱۵۴ (۱۲۵۶۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو۔

جھوٹی گواہی دینے والا حاکم کو غلط فیصلہ کرنے اور خلاف واقعہ حکم صادر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے اور جھوٹی گواہی کے ذریعہ اللہ کے حکم کو بدل کر اس کے غضب و عتاب کا مستحق ہوتا ہے۔ جھوٹی گواہی دینے اور جھوٹی گواہی لینے والے باہم ایک دوسرے کا ظلم و عدوان پر تعاون کرتے ہیں اور باطل کے ذریعہ حرام مال حاصل کرتے ہیں' جس سے وہ چند روز فائدہ اٹھاتے ہیں اور عنقریب ہی وہ مال فنا ہو جاتا ہے' بلکہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ حرام مال بہت بڑی ناکامی و محرومی کا نتیجہ دے جاتا ہے' وہ اس طرح کہ خود اسی شخص کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے' یا اس کے مال یا اولاد یا اہل و عیال میں سے کسی کی ہلاکت و بربادی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

حرام اور باطل طریقہ سے مال حاصل کرنے والے کو سوچنا چاہئے کہ اس نے اس دنیا کے اندر اگر باطل کے ذریعہ لڑ کر مال حاصل کر لیا ہے تو کل قیامت کے دن اس کی طرف سے اللہ رب العالمین سے کون لڑے گا؟ اسی طرح جھوٹی گواہی دینے والے کو بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا قیامت کے دن اللہ رب العالمین اس سے جھوٹی گواہی کی بابت باز پرس نہیں کرے گا؟ اور کیا حرام و باطل طریقہ سے مال کھانے والے کا محاسبہ نہیں ہوگا؟

خیانت کرنے والو! سوچو تو سہی' کل اپنے پروردگار کو کیا جواب دو گے جب تمہارے حقدار خصیم تمہارے گرد جمع ہو جائیں گے اور سارے مظلوم تم سے چمٹ جائیں گے' تم اکیلے ہو گے' کوئی تمہاری طرف سے جھگڑا یا حمایت کرنے والا نہ ہوگا' تمہارا باطل اس وقت بے جان اور تمہارے فریق کا حق زندہ ہوگا' چہرے کے بل گھسیٹ کر تمہیں لایا جائے گا اور وہ مال بھی حاضر ہوگا جو تم نے دنیا میں ظلماً کھایا تھا' اور پھر اللہ علام الغیوب فیصلہ فرمائے گا۔

لہٰذا! اللہ سے ڈرو اور زندگی فوت ہونے سے پہلے اس کا ایک ایک لمحہ رب العالمین کے نگراں ہونے کے تصور سے معمور رکھو' ارشاد الٰہی ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ﴾ ابراہیم: ۴۲۔

یہ ہرگز مت خیال کرو کہ یہ ظالم جو عمل کر رہے ہیں اللہ ان سے بے خبر ہے' وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جبکہ آنکھیں (دہشت کے سبب) کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔

اسی طرح اللہ نے قرآن کریم کے اندر ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے' لغو اور فسق و فجور کی مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے' دین و ایمان اور عزت و آبرو پر دھبہ لگانے والی باتوں سے دور اور ظاہر و پوشیدہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں' فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ الفرقان: ۷۲۔

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب ان کو بیہودہ چیزوں کے پاس سے گذرنے کا اتفاق ہو تو بزرگانہ انداز سے گزرتے ہیں۔ www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو! یہ دنیا چند روزہ ہے اور زندگی چند لمحات کی ہے' پھر ایک مسلمان کس بنیاد پر اپنے آپ کو گناہوں سے ملوث کرتا ہے؟ اسے یہ بھی تو خبر نہیں کہ وہ کب اس دنیا سے رخصت ہو کر قبر کی تنہائی میں چلا جائے' جہاں سوائے عمل صالح کے اس کا کوئی مونس و مددگار نہ ہوگا' قبر کی وحشت ناک تنہائی میں اس کے برے اعمال اسے ڈرائیں گے' اس وقت اس کا دنیا کا مال کام آئے گا نہ اس کی توبہ و معذرت قبول ہوگی۔ أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ الاسراء: ۳۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو، کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب جوارح سے ضرور باز پرس ہو گی۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان وعمل سے معمور پاکیزہ زندگی

الحمد للهِ الهادي إلى طريق السعادة ، منّ على من شاء فجعله من أهل الحسنى والزيادة ، أحمده سبحانه وأشكره على إفضاله ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو سعادت کی راہ دکھاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس پر احسان فرما کر نیکوکاروں اور اپنے خاص بندوں میں شامل کرتا ہے' میں رب سبحانہ کے فضل وانعام پر اس کی حمد وثنا اور شکر گزاری کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے کما حقہ ڈرو اور اس کی طاعت وبندگی اور رضا وخوشنودی کے لئے عمل کرو' کیونکہ کامل سعادت درحقیقت دنیا وآخرت کی سعادت ہے اور اہل عقل وبصیرت اسی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس سعادت کے حصول کا سب سے اہم اور بڑا ذریعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے احکامات کی تعمیل کی جائے' رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی جائے اور آپ کے پاکباز اصحاب اور سلف صالحین کے آداب واخلاق اپنائے جائیں' کیونکہ ان اصحاب کرام نے کتاب اللہ اور سنت رسول کو اپنا امام وپیشوا بنایا اور اسی کی شاہراہ پر چلے' ان پر کبھی بہیمانہ خواہشات اور نفسانی جذبات غالب نہیں ہوئے' اور انہیں لوگوں کے بارے میں رب العالمین کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلامًا ۝ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾ الفرقان: ۶۳ تا ۶۶۔

اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھنا' کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے اور دوزخ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔

ان آیات کے اندر جن مومنوں کا تذکرہ کیا گیا ہے درحقیقت انہی بندوں نے دنیا کو جانا اور اس حقیقت کو سمجھا کہ دنیا تو چند روزہ سامان ہے جس سے اچھے برے فائدہ اٹھا رہے ہیں' حقیقی زندگی آخرت کی زندگی ہے جو اس کے بعد آئے گی' اور اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد انہوں نے دنیا سے صرف اسی قدر لیا جس سے زندگی کٹ جائے اور جسم و جان کی حفاظت ہو سکے' جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"حَسْبُ الآدميِّ لُقَيماتٌ يُقِمْنَ صُلْبَه"[1]

انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکیں۔

دنیا سے بے رغبتی و لاتعلقی راحت قلب اور اطمینانِ کامل کا ایک اہم ذریعہ اور اللہ کی طرف رغبت و توجہ' اس کے ذکر سے انسیت و محبت اور اس کی اطاعت و بندگی سے محظوظ ہونے کا بہت بڑا سبب ہے' ارشاد ربانی ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ الرعد: ۲۸۔

---

(۱) سنن ابن ماجہ' کتاب الاطعمہ' باب الاقتصاد فی الاکل (۳۳۴۹) وجامع ترمذی' ابواب الزہد' باب ما جاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل (۲۳۸۰) ومسند احمد ۴/ ۱۳۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن لو کہ اللہ کے ذکر سے دل آرام پاتے ہیں۔

سکون قلب اور باسعادت زندگی ایسی نعمتیں ہیں کہ ہر شخص کو ان کی تلاش ہے' چنانچہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بکثرت مال و دولت اکٹھا کر لینے سے یہ چیز حاصل ہو سکتی ہے' اس لئے مال جمع کرنا ہی ان کا مقصد زندگی ہے' اگرچہ وہ اس سے فی الواقع لطف اندوز نہیں ہو پاتے' اسی طرح کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ اطمینان و سعادت جسم کو آرام پہنچانے' کم کام کرنے اور ہمیشہ بیٹھے رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے' جبکہ بعض دوسرے لوگ لذات و شہوات اور نفسانی خواہشات کے حصول میں یہ اطمینان و سعادت تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز بھی انسان کے لئے باعث سکون و اطمینان نہیں' نہ ہی ان سے زندگی کی وہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے جس کی اسے تلاش ہے' کیونکہ دنیا کے اندر انسان کو جو کچھ بھی مل جائے' دنیا بہر حال دنیا ہے' آلام و مصائب اور رنج و محن کی جگہ ہے' زندگی مکدر کرنا اور حالات کو بگاڑنا اس کی فطرت ہے' ایک عقلمند کے لئے یہ کبھی خوشگوار ہو سکتی ہے نہ اسے راس آسکتی ہے۔

ابدی سعادت اور پاکیزہ زندگی درحقیقت اہل ایمان کو حاصل ہوتی ہے جو یہ جانتے ہیں کہ دنیا از اول تا آخر محض تھوڑی سی پونجی اور چند روزہ سامان ہے' جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلا قَلِيلٌ﴾ التوبہ: ۳۸۔

دنیاوی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔

اہل ایمان کو اگر دنیا کی نعمت حاصل ہوتی ہے تو بھی وہ دنیا کی طرف انہیں مائل نہیں کر پاتی' وہ کبھی بھی دنیا سے مطمئن اور اس کے مکر سے مامون نہیں ہوتے' بلکہ ہمہ وقت دنیا کی گردش سے ہوشیار رہتے ہیں' اور اگر سختی و پریشانی اور مشقت و تنگی ان پر آتی ہے تو افسردہ خاطر نہیں ہوتے' گلہ و شکوہ نہیں کرتے اور ان پریشانیوں کی وجہ سے ان کے عزم و ارادہ میں کوئی سستی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتی' بلکہ وہ اللہ سبحانہ کے اس فرمان کا نمونہ پیش کرتے ہیں :

﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ﴾ آل عمران : ۱۴۶۔

بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اہل اللہ لڑے ہیں' تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی اور نہ کمزور پڑے' اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اہل ایمان کو اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اور دشواریاں پیش آتی ہیں وہ ان پر صبر کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے' ان سے فوت ہو جانے والی دنیا کی آسائش ولذت انہیں کبیدہ خاطر نہیں کرتی' نہ ہی اس کے حصول سے انہیں خوشی ہوتی ہے' بلکہ کمالِ مسرت اور انتہائے شادمانی اس سے حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی عطیات یعنی علم نافع' عقل سلیم اور عمل صالح کی توفیق سے نواز رہا ہے' جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے :

﴿فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ یونس : ۸۵۔

چاہئے کہ لوگ اسی سے خوش ہوں' یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

نیز فرمایا :

﴿يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ آل عمران : ۱۷۱۔

وہ اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے کہ دنیا کے اندر پاکیزہ زندگی اور سعادت کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول اہل ایمان کے لئے خاص ہے' مزید برآں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آخرت میں اجر عظیم اور دائمی نعمتوں کا ذخیرہ بھی تیار کر رکھا ہے' جس سے ان کی دنیاوی اور اخروی دونوں سعادتیں مکمل ہو جائیں گی' چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ النحل : ۹۷۔

جو شخص نیک عمل کرے گا' مرد ہو یا عورت' اور وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو دنیا میں پاک زندگی سے زندہ رکھیں گے اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلہ دیں گے۔

اللہ کے بندو! دنیاوی زندگی کی زیب و آرائش سے دھوکہ نہ کھاؤ' اور کتاب اللہ کی بکثرت تلاوت کر کے' اس کے معانی و مفاہیم کو سمجھ کر' اس پر عمل کر کے' بکثرت تسبیح و تہلیل کر کے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کو پڑھ کر اور اس پر عمل کر کے نیز آنے والے دن آخرت کیلئے تیاری کر کے اپنے ایمان کو مکمل کر لو' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"الكَيِّسُ مَن دَانَ نفسَه وَعمِلَ لما بعدَ الموتِ ، وَالعَاجزُ مَن أَتبعَ نفسه هَواهَا وَتَمنَّى عَلَى اللهِ الأَمَانِي"(۱)

عقلمند و دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور آخرت کے لئے عمل کرے' اور عاجز اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

---

(۱) مسند احمد ۴/ ۱۲۴ (۱۷۱۲۳) و جامع ترمذی' ابواب القیامہ' باب ۲۵ (۲۴۵۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل وانصاف کا بیان

الحمد للّٰهِ الحكيم الخبير ، أبدع ما صنع وأحكم ما شرع ، أحمده سبحانه على جزيل إنعامه ، وأشكره على ترادف نواله وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهِ وحده لا شريك له ، الإله الحق المبين ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله سيد الخلق أجمعين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد ، وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے' اس نے جو کچھ بنایا نرالا بنایا اور جو احکام نازل کئے محکم نازل کئے' اللہ سبحانہ کے بے پایاں اور مسلسل انعام واحسان پر میں اس کی حمد بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور وہی برحق معبود ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں جو ہمارے اور تمام مخلوق کے امام و پیشوا ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کے احکام بجالاؤ' اس نے جن باتوں سے منع کیا ہے ان سے دور رہو اور اس کی کتاب ''قرآن مجید'' نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں پڑھو اور ان میں غور و فکر کرو تو کامیاب و بامراد رہو گے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عدل وانصاف اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے اور ظلم وجور اور بغاوت و سرکشی سے منع فرمایا ہے' کیونکہ عدل وانصاف کے بغیر نہ تو کوئی معاشرہ درست رہ سکتا ہے' نہ کوئی جماعت سعادت مند ہو سکتی ہے' نہ اختلاف مٹ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی معاملہ کی تنظیم عمل میں آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جملہ احوال وافعال میں' سارے احکام و معاملات میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لوگوں کے مابین اصلاح کے وقت' نیز اہل وعیال بلکہ ہر صاحب حق کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیا ہے اور کسی بھی حال میں اس سے سرتابی کرنے سے منع فرمایا ہے' ارشاد ہے :

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى﴾ النحل :۹۰۔

اللہ تعالیٰ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔

نیز فرمایا :

﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى﴾ الانعام :۱۵۲۔

جب کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو' خواہ وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔

بندہ جب انصاف کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتا ہے تو وہ ظلم میں پڑ جاتا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے اور اس پر دردناک عذاب تیار کیا ہے' فرمایا :

﴿وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ الشوری :۸۔

ظالموں کا نہ کوئی یار ہے اور نہ مددگار۔

دوسری جگہ فرمایا :

﴿إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ابراہیم :۲۲۔

بیشک جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔

نیز حدیث قدسی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"يَقول الله عزَّ وجَلَّ : يَا عِبادي إنِّي حَرَّمتُ الظُّلم عَلى نَفسِي وَجَعلته بينَكُم مُحرَّمًا فَلا تَظَالموا"[1]

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم حرام کیا ہے اور

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب تحریم الظلم (۲۵۷۷) ومسند احمد ۵ /۱۶۰ (۲۱۴۷۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے مابین بھی اسے حرام قرار دیدیا ہے' لہٰذا تم باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

عمومی طور پر سب سے بڑا ظلم اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے' جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ لقمان: ۱۳۔

بیشک شرک بہت بھاری ظلم ہے۔

اسی طرح توحید کی سب سے ارفع و اعلیٰ اور افضل قسم توحید الوہیت اور ایک اللہ کی عبادت کرنا ہے' کیونکہ کسی چیز کو اس کی مناسب اور لائق جگہ پر رکھنے کا نام عدل ہے' اور کسی قسم کی بھی عبادت کسی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں' لہٰذا وہ خالق جس نے ہر چیز کو موزوں ترین اور نہایت مکمل انداز سے تخلیق بخشی وہی عبادت کا بھی مستحق و سزاوار ہے' اور اگر اس کے حق عبادت میں سے ایک ادنیٰ حصہ بھی کسی غیر کے لئے کیا گیا تو یہ سب سے بڑا ظلم اور انجام کے اعتبار سے سب سے برا فعل ہوگا' جیسا کہ خود اس کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ المائدہ: ۷۲۔

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

عبادت خالص اللہ کا حق ہے' اس لئے اس میں کسی قسم کی کوتاہی گویا انصاف سے سرتابی اور اس حکمت الٰہی سے معارضہ کرنا ہے جس کے لئے جن و انس کی تخلیق ہوئی ہے اور جس کی جانب اس آیت کے اندر واضح اشارہ کیا گیا ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلا لِيَعْبُدُونِ﴾ الذاریات: ۵۶۔

میں (اللہ) نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

لہٰذا کسی بندہ نے عبادت کا ادنیٰ ترین حصہ بھی اگر اپنے خالق و پروردگار کے علاوہ کسی اور کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کیا اور رغبت ورہبت یا محبت و اضطراب میں کسی غیر سے لو لگائی تو گویا وہ عظیم ترین ظلم کا مرتکب ہوا اور حق و انصاف سے اس نے سرتابی کی' اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ﴾ الانعام :۱۔

پھر کافر اور لوگوں کو اللہ کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

یعنی ان لوگوں کو اللہ کا ہمسر اور مساوی قرار دیتے ہیں جو خود اپنے لئے کسی نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ دوسروں کے لئے ہی ذرہ برابر نفع یا دفاع کی صلاحیت رکھتے ہیں' لہٰذا اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہو سکتا جو اللہ کی ذاتِ غنی کو مخلوق جیسی بے چاری اور محتاج شئے کے مساوی ٹھہرائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کی فضیلت اور اللہ کے نزدیک اس کے اجر و ثواب کی بشارت دی ہے' فرمایا :

"سَبعةٌ يظلُّهم الله في ظِلّه يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّه"[۱]

سات قسم کے لوگ قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا' ان سات اشخاص میں سے ایک عادل امام بھی ہوگا۔

ایک دوسری حدیث کے اندر آپ نے ارشاد فرمایا :

"المُقسطونَ علَى مَنَابر من نورٍ ، الَّذين يَعدلون فِي حُكمهم وَأهلِهم ومَا ولوا"[۲]

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ (۶۶۰) و صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب فضل اخفاء الصدقۃ (۱۰۳۱)

(۲) صحیح مسلم میں یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے : کتاب الامارۃ' باب فضیلۃ الامیر العادل (۱۸۲۷) نیز دیکھئے : مسند احمد ۲/۱۶۰ (۶۵۰۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کرنے والے قیامت کے دن نور کے منبر پر ہوں گے' وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے اہل و عیال کے درمیان اور ان تمام امور میں جن کے وہ ذمہ دار ہوں' انصاف کرتے ہیں۔

لہٰذا ایک حاکم اپنی رعایا کے ساتھ' خواہ اس کے قریبی ہوں یا دور کے' اگر انصاف سے کام لیتا ہے تو اسے وہ ثواب ملے گا جو ایک عام آدمی کو نہیں مل سکتا' کیونکہ ایک حاکم کے عدل کے نتیجہ میں معاشرہ کے اندر امن وامان برقرار رہتا ہے' زندگی خوشگوار رہتی ہے' کھیتی اور چوپایوں میں برکت حاصل ہوتی ہے' فتنہ وفساد اور قتل وغارتگری کا خاتمہ ہوتا ہے' لیکن اس کے برخلاف اگر وہ ظلم وبے انصافی پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اس سے معاشرہ کے اندر اضطراب وبے چینی پیدا ہو جاتی ہے اور فرقہ بندی اور سازشیں جنم لے لیتی ہیں۔

اسی طرح فیصلہ کے وقت ایک قاضی کے لئے انصاف کی جستجو جس قدر ضروری ہے عام آدمی کے لئے اتنا ضروری نہیں' کیونکہ قاضی کا انصاف درحقیقت ہر صاحب حق تک اس کا حق پہنچانے کا سبب' ظلم وجور کے روکنے کا ذریعہ اور عدل وانصاف قائم کرنے کا بہت بڑا وسیلہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک قاضی اللہ کا حکم نافذ کرتا ہے' لہٰذا اگر کسی فیصلہ میں اس نے انصاف کرنے سے گریز کیا تو یہ حکم الٰہی سے انکار' ظلم وجور کی ترویج' معاشرہ کے اندر بغض و حسد پیدا کرنا اور عداوت و دشمنی کی آگ بھڑکانا ہوگا' جیسا کہ جھوٹی گواہی دینا ایک قسم کا ظلم اور انصاف سے پہلو تہی ہے' جو گناہ کبیرہ میں شامل ہے' کیونکہ اس کے ذریعہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کیا جاتا ہے' حق کو چھپایا جاتا ہے اور صاحب حق تک اس کا حق نہیں پہنچنے دیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بڑے سے بڑے گناہوں کی بابت بتاتے ہوئے فرمایا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے' راوی حدیث کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم "أَلا وَشَهادَةُ الزُّور" (یعنی جھوٹی گواہی دینا) کے جملہ کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم اپنے جی میں یہ کہنے لگے کہ کاش اب آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکوت فرمالیتے[1]۔

اسی طرح ایک باپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرے' ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ دے' اور اگر وہ ایسا کرتا ہے کہ ایک بچہ کو دوسرے کے بالمقابل فضیلت دیتا ہے تو وہ دوسرے بچوں کے ساتھ ظلم و بے انصافی کرتا ہے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے ایک بیٹے کو کچھ مال دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس کے گواہ ہو جائیں' آپ نے اس شخص سے سوال کیا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی قدر مال دیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں' یہ سن کر آپ نے فرمایا:

"أشهدْ على هذا غيري ، فإني لا أشهدُ على جَورٍ"[2]

جاؤ کسی اور کو اس کا گواہ بنالو' میں ظلم پر شہادت نہیں دے سکتا۔

اسی طرح وہ شخص جس کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں' اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بیویوں کے مابین ہر چیز میں انصاف سے کام لے' اگر وہ ان کے اندر انصاف نہیں کرتا تو وہ بے انصاف اور ظالم ہے' اور ایسے شخص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ كَانَتْ لَه امرَأتَان ، فمَال إلى إحْدَاهُما ، جاء يومَ القِيَامةِ وشقه مائل"[3]

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الشہادات' باب ما قیل فی شہادۃ الزور (۲۶۵۴) و صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الکبائر و اکبرھا (۸۷'۸۸)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے: صحیح مسلم' کتاب الھبات' باب کراہۃ تفضیل بعض الاولاد فی الھبۃ (۱۶۲۳) و مسند احمد ۴/۲۶۸ (۱۸۳۹۷)

(۳) سنن ابی داود' کتاب النکاح' باب فی القسم بین النساء (۲۱۳۳) و جامع ترمذی' ابواب النکاح' باب ما جاء فی التسویۃ بین الضرائر (۱۱۴۱) و سنن دارمی' کتاب النکاح' باب فی العدل بین النساء۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ شخص جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی جانب مائل ہو جائے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے بدن کا ایک پہلو گرا ہوا ہو گا۔

اللہ کے بندو! رب العالمین کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ المائدہ: ۸۔

اے ایمان والو! اللہ کے لئے انصاف کی گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جایا کرو' اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ انصاف چھوڑ دو' انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے' اور اللہ سے ڈرتے رہو' بیشک اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ ذي السلطان العظيم ، والإحسان الجسيم ، يهدي من يشاء ويضل من يشاء ، وهو العزيز العليم ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، الناصح الأمين ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه وسلّم تسليماً كثيراً۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو بھاری سلطنت والا اور عظیم احسان والا ہے' جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے' اور وہ غلبہ والا اور جاننے والا ہے' میں اس کی حمد وثنا بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں' جوامت کے خیر خواہ اور رسالت کے امین ہیں۔ مولا! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ اما بعد!

برادران اسلام! دین اسلام اعلیٰ اخلاق وصفات اور عمدہ ترین اصول ومبادی کا دین ہے' اس کی گرانقدر تعلیمات لوگوں کے لئے باسعادت' پرسکون اور خوشگوار زندگی کی ضامن ہیں' جن کے ذریعہ وہ دنیوی واخروی سعادتوں سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں' شرط یہ ہے کہ لوگ اس کی تعلیمات کو اپنائیں اور اس پر عمل کریں' اسلام کی تعلیمات میں عدل وانصاف بھی ہے اور اخوت وبھائی چارگی بھی' امن وسلامتی بھی ہے اور سکون وطمانیت بھی' اس کی تعلیمات میں جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت بھی ہے اور بھلائی' حسن سلوک' ہمدردی ومساوات اور عفو ودرگذر کا حکم بھی' اس نے صبر وتحمل اور حلم وبردباری کا بھی حکم دیا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی۔ بلاشبہ یہ تعلیمات ایسی ہیں جو ایک معاشرہ کو ہر قسم کے فساد وبگاڑ سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے

الحمد للهِ الذي وفق من شاء من عباده ، وأبان لهم طريق الحسنىٰ والزيادة ، وسلك بهم سبيل الفلاح والسعادة ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، الداعي إلى رضوانه ، أرسله رحمة للمؤمنين ، يأمرهم بالمعروف ، وينهاهم عن المنكر ، ويحل لهم الطيبات ، ويحرم عليهم الخبائث ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے توفیق سے نوازتا اور کامیابی اور سعادت کی راہ پر گامزن کرتا ہے' میں اس ذات باری سبحانہ کی تعریف کرتا اور اس کی نعمتوں پر شکر گذاری کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بندے اور رسول ہیں جو اللہ کی خوشنودی کے کاموں کی طرف بلانے والے ہیں' اللہ نے آپ کو مؤمنین کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا' آپ انہیں بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتے اور ناپاک چیزیں حرام ٹھہراتے ہیں۔ مولا ! تو اپنے بندے اور رسول محمد پر اور ان کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد !

اللہ کے بندو ! اللہ سے ڈرو' اس کی اطاعت کرو' اس کے احکام بجالاؤ' منہیات و محرمات سے بچو اور اس کی کتاب قرآن مجید کے اندر فکر و تدبر سے کام لو' کیونکہ اس نے قرآن مجید میں وہ بہترین راہ واضح فرمادی ہے جو دنیا و آخرت کی سعادت و فلاح کی ضامن ہے' اور شقاوت و بدبختی اور شر و فساد کے ان تمام راستوں سے متنبہ کردیا ہے جو دنیا اور آخرت میں خسارے کا باعث ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں۔ مزید بر آں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی کتاب عزیز کے اندر اہل ایمان کے نام سے مخاطب کیا ہے' یہ بتانے کے لئے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے رب کے احکام وماموارت کو انشراح صدر کے ساتھ قبول کرتے ہوئے ان کی تعمیل کرے' چنانچہ فرمایا:

﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ الذاریات: ۵۵۔

نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت اہل ایمان کو نفع دیتی ہے۔

اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کو جن چیزوں سے روکا اور ان کے انجام بد سے آگاہ فرمایا ہے ان میں ایک چیز شراب بھی ہے' فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنتَهُونَ﴾ المائدہ: ۹۰'۹۱۔

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال گیری کے تیر یہ سب ناپاک اور شیطان کے کام ہیں' سو ان سے بچتے رہو تاکہ نجات پاؤ' شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے درمیان دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے' تو کیا تم ان کاموں سے باز آرہے ہو؟

ان آیات کے اندر اللہ تعالیٰ نے خمر (شراب) کو حرام فرمایا ہے۔ ''خمر'' ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانک لے' خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو اور کسی بھی قسم کا مشروب ہو' اگر وہ نشہ آور اور ہوش و حواس ختم کردینے والا ہے تو حرام ہے' قرآن مجید کی مذکورہ آیات سے بھی اس کی حرمت ثابت ہے' نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"كُلّ مُسكرٍ حَرَام"(1)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شراب کے قریب جانے سے بھی سختی کے ساتھ روکا ہے اور اسے شیطان کا عمل قرار دیا ہے' ظاہر ہے کہ شیطان کے جتنے بھی اعمال ہیں وہ سراپا شقاوت و بدبختی اور خسارے کا باعث ہیں' ساتھ ہی اللہ نے ان آیات کے اندر یہ بھی واضح فرمادیا ہے کہ شراب اور جوا کے ذریعہ شیطان یہ چاہتا ہے کہ ہمارے درمیان باہم عداوت و دشمنی اور رنجش پیدا کردے' ذکر الٰہی جو کہ مومن دلوں کی زندگی ہے' اس سے روک دے' اور نماز سے غافل کردے جو کہ دین کا ستون اور اس کا ایک بنیادی اور اہم رکن ہے۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ اور شر و فساد کا بہت بڑا سبب ہے' کیونکہ جو شخص اپنی عقل کھو بیٹھے اور جس کا احساس و شعور ختم ہو جائے بسا اوقات وہ لوگوں پر غالب آکر ان کی جان و مال کو نقصان پہنچاتا ہے اور کبھی اس کی اذیت رسانی قتل تک پہنچ جاتی ہے' گویا شراب ایک شرابی کے لئے ہی نہیں بلکہ اس سے ملنے جلنے والے کے لئے بھی ہر طرح کے شر و فساد کا سبب ہے' ایسے کتنے واقعات ہیں کہ شراب خور نے ناحق کسی کو قتل کر دیا' کوئی نہایت ہی شرمناک گناہ کر بیٹھا اور نعوذ باللہ کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ شراب کے نشہ میں وہ کفریہ کلمات بھی کہہ جاتا ہے۔

شریعت نے شراب خور کے لئے جو تادیبی اصول پیش کیا ہے وہ اسے شراب سے روک سکتا ہے' وہ اصول یہ ہے کہ شراب پینے والے کو چالیس یا بعض خلفائے راشدین کی سنت کے مطابق اسی کوڑے لگائے جائیں' مزید برآں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب خور کے لئے سخت وعید سنائی ہے' فرمایا:

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب بیان أن کل مسکر خمر...(۲۰۰۲) و صحیح بخاری' کتاب الاحکام' باب أمر الولي إذا وجه أميرين...(۷۱۷۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ شَرِبَ الخمر فِي الدُّنيا لَمْ يشربها فِي الآخِرَةِ ، إِلا أَن يتوب"[1]

جو شخص دنیا کے اندر شراب پئے گا آخرت میں اسے شراب نصیب نہیں ہو گی' الا یہ کہ وہ مرنے سے پہلے شراب سے توبہ کر لے۔

اللہ اکبر! یہ کتنا بھاری عذاب اور کتنی بڑی بد نصیبی ہے۔

مسلمانو! غور کرو کہ ایک انسان جسے اللہ نے عقل و شعور کی نعمت سے نوازا ہے' یہ کیسے گوارہ کر لیتا ہے کہ خود کو پاگلوں' دیوانوں اور جانوروں کے درجہ میں رکھے؟

بہت سے اہل عرب نے شراب کی حرمت سے پیشتر زمانہ جاہلیت ہی میں اپنے اوپر شراب حرام قرار دے رکھی تھی' محض اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شراب پینے کے بعد کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو ان کے لئے باعث عیب یا خلافِ مروت یا قدر و منزلت اور عزت و شرافت پر دھبہ لگانے والی ہو' تو پھر آج جبکہ شریعت اسے حرام قرار دے چکی ہے' عقل و شعور کو بھی اس سے اختلاف اور آداب و مروت کو بھی نفرت ہے' تو ایک عاقل اور صاحب مروت مسلمان شراب کے قریب جانے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے؟ اور ایک بابصیرت اور عقل و شعور رکھنے والا انسان پاگل اور مجنون بننے کی کوشش کیوں کر سکتا ہے؟

دینی بھائیو! شراب کے ساتھ ہی جوا' جسے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے' یہ بھی عداوت و دشمنی پیدا کرنے' بغض و حسد کی آگ بھڑکانے اور نماز اور ذکر الٰہی سے روکنے کا ایک بہت بڑا اور نہایت ہی خطرناک سبب ہے' جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الاشربۃ' باب عقوبۃ من شرب الخمر (۲۰۰۳) و صحیح بخاری' کتاب الاشربۃ' باب و قول اللہ: إنما الخمر والميسر ...(۵۵۷۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ﴾ المائدہ :۹۱۔

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تم میں آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔

قرآن مجید اور سنت رسول میں جوا کی حرمت موجود ہے' کیونکہ جوا بغض و حسد اور رنجش وعداوت کا سبب اور باطل طریقہ سے مال کھانے کا ذریعہ ہے' جوا کھیلنے والا بسا اوقات ہار جاتا ہے تو اس کا سارا مال جبراً لے لیا جاتا ہے اور اس کے پاس کچھ باقی نہیں بچتا' جس کی وجہ سے مال لینے والے کے خلاف اس کے دل میں شدید رنجش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جوا کی ایک برائی یہ بھی ہے کہ وہ نماز اور ذکر الٰہی سے غافل کر دینے والی شئے ہے' کیونکہ جوا باز اپنے مصالح اور تمام اہم امور سے بے خبر ہو کر پوری توجہ جوابازی پر مرکوز کئے ہوتا ہے اور اس میں اس قدر منہمک ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی کی نوبت ہی نہیں آتی' راتوں رات جاگ کر اپنے جسم کو نقصان پہنچاتا ہے اور دن میں اپنے کام انجام دینے میں سست اور کسب معاش سے عاجز ہوتا ہے' بسا اوقات نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے یا کم از کم جماعت کی فضیلت اس سے فوت ہو جاتی ہے' چنانچہ یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب ایک ایسی جماعت سے گذر ہوا جو شطرنج کھیل رہی تھی تو قرآن مجید کی زبان میں سوال کیا :

﴿مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾ الانبیاء :۵۲۔

یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم معتکف ہو۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے انہیں شطرنج کھیلتا دیکھ کر یہ بھی فرمایا تھا کہ اللہ نے تم کو اس کام کے لئے نہیں پیدا کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال' جوابازی خواہ عوض کے ساتھ ہو یا بغیر عوض کے ہر صورت میں حرام ہے' کیونکہ اس سے بغض و حسد' عداوت و دشمنی اور نماز اور ذکر الٰہی سے غفلت جیسے برے نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس نے جن کاموں سے منع فرمادیا ہے ان سے باز رہو اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ نفس کہیں گمراہ نہ کردے' اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ﴾ یوسف: ۵۳۔

انسان کا نفس (امارہ) اسے برائی ہی سکھاتا ہے۔

ساتھ ہی یہ بھی خیال رکھو کہ شیطان اپنے مکر و فریب کے ذریعہ تمہیں دھوکہ میں ڈال کر گمراہ نہ کردے' ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ○ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ المائدۃ: ۹۱'۹۲۔

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تم میں آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں ذکر الٰہی سے اور نماز سے روک دے' تو کیا تم ان کاموں سے باز آرہے ہو؟ اور اللہ کی فرمانبرداری اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور ڈرتے رہو' اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للهِ الكبير المتعال ، ذي العظمة والجلال ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لا إِلَهَ إِلا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾ ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو بہت بڑا اور بلند ہے' عظمت و بزرگی والا ہے "گناہ معاف کرنے والا' توبہ قبول فرمانے والا' سخت عذاب دینے والا اور انعام و قدرت والا ہے' جس کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ میں اس اللہ کی تعریف و شکر گذاری کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے آل و اصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا يَزني الزَّانِي حِينَ يَزنِي وَهو مومنٌ ، ولا يَسرق السارقُ حينَ يسرقُ وهوَ مومنٌ ، وَلا يَشْرب الخمرَ حيَن يَشربُهَا وَهُو مومِن"(۱)

زناکار جس وقت زنا کر رہا ہو مومن نہیں رہتا' چور جس وقت چوری کر رہا ہو مومن نہیں

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی (۵۷) و صحیح بخاری' کتاب الاشربۃ' باب وقول اللہ : إنما الخمر والميسر...(۵۵۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا' اور شراب خور جس وقت شراب پی رہا ہو مومن نہیں رہتا۔

ایک دوسری حدیث کے اندر آپ نے فرمایا:

"لَعَنَ اللّٰه الخَمر وَشاربها وَسَاقيهَا وَمبتاعها وَبائِعَها وعَاصِرَها ومعتصرَهَا وحامِلَها والمحمولة إليهِ"[1]

اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر' شراب پینے والے پر' شراب پلانے والے پر' شراب خریدنے والے پر' شراب بیچنے والے پر' شراب نچوڑنے والے پر' شراب بنانے والے پر' شراب ڈھونے والے پر اور اس شخص پر جس کے پاس ڈھو کر لے جائی جائے۔

---

(۱) سیوطی نے اس حدیث پر صحت کا نشان لگایا ہے' ملاحظہ ہو: فیض القدیر ۵ / ۲۶۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے پردگی اور اظہار زینت کی ممانعت

الحمد للّٰهِ العليم الحكيم ، أنزل كتابه يهدي إلى الحق وإلى طريق مستقيم ، هدى من شاء من عباده إلى الصراط القويم ، أحمده سبحانه وأشكره شكر معترف له بالفضل العميم ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الناصح الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو علیم و حکیم ہے' اس نے حق کی راہ دکھانے کے لئے اپنی کتاب قرآن مجید نازل کی اور اپنے بندوں میں جسے چاہا صراط مستقیم پر گامزن کیا' میں اس رب پاک کی تعریف کرتا اور اس کے بے پایاں فضل و احسان کا اقرار کر کے اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ رب العالمین سے ڈرو اور قرآن کریم کے اخلاق و آداب سے اپنے آپ کو سنوارو' یہی قرآن مجید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق تھے' آپ اسی کے حکم کی اقتدا فرماتے' منہیات سے بچتے اور اس کے مقرر کردہ حدود کی پابندی کرتے تھے' چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:

"كَانَ خُلُقُهُ القرآن"[1]

آپ کے اخلاق قرآن تھے۔ لہٰذا ہر مسلمان مرد اور عورت پر آپ کی اقتدا ضروری ہے۔

(۱) سیوطی نے کہا ہے کہ امام احمد' امام مسلم اور امام ابوداود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے' سیوطی نے اس حدیث پر صحیح ہونے کی علامت بھی لگائی ہے' نیز مناوی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا استدراک کرنے میں امام حاکم کو وہم ہو گیا ہے' دیکھئے: فیض القدیر ۵ / ۱۷۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو قرآن مجید کے اندر جو آداب سکھائے ہیں وہ یہ ہیں :

﴿يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلا مَعْرُوفًا ○ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ الاحزاب : ۳۲،۳۳۔

اے پیغمبر کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو' اگر تم پرہیزگار رہو' لہذا کسی اجنبی شخص سے نرم باتیں نہ کرو کہ اس کے نتیجے میں وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید پیدا کر بیٹھے' اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو' اور عہد جاہلیت کی طرح اظہار زینت نہ کرو' اور نماز پڑھتی رہو' اور زکوۃ دیتی رہو' اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو' اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کا میل کچیل دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک وصاف کر دے۔

یہ آیات نہایت ہی عمدہ اور گرانقدر اخلاق و آداب پر مشتمل ہیں' جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان عفت مآب عورتوں کو ادب سکھایا ہے جو اس امت کی افضل ترین عورتیں تھیں' جن کے دل سب سے زیادہ پاکیزہ تھے' جو سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والی تھیں' جو ہر قسم کے شک وشبہہ سے مبرا اور خیر وصلاح میں سب سے آگے تھیں۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات امہات المومنین کو جب یہ تعلیم دی ہے تو ان کے علاوہ عام عورتیں ان مقدس تعلیمات و توجیہات اور اخلاق و آداب کی کس قدر ضرورت مند ہوں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آہ! قرآن مجید کی ان مقدس تعلیمات اور اسلامی اخلاق و آداب سے آج کی مسلم خواتین کو واسطہ کہاں رہا؟ یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ آج مسلم خواتین کی ایک بڑی تعداد شرعی اخلاق و آداب سے بیزار ہے' وہ مذکورہ بالا آیات میں دیئے گئے حکم الٰہی کی تعمیل نہیں کرتیں' شرم وحیااور عفت وپاکدامنی کی چادر انہوں نے اتار پھینکی ہیں' اسلام کے پسندیدہ اخلاق و آداب کو چھوڑ چکی ہیں' عربی امتیاز اور اسلامی آداب کو پس پشت ڈال کر لباس اور عادات واطوار میں مغربی تہذیب کے پیچھے دوڑ رہی ہیں اور اسی مغربیت کے نشہ میں ایسے حرام وناجائز لباس زیب تن کرنے لگی ہیں جن سے ان کی پنڈلیاں اور بانہیں کھلی ہوتی ہیں' گھروں سے بلا ضرورت سیر و تفریح کے لئے نکلتی ہیں' زیب و زینت میں برہنہ ہو کر راستہ چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اظہار زینت اور حسن وجمال کی نمائش کے ذرائع استعمال میں لاکر لوگوں کو اپنی جانب دعوتِ نظارہ دیتی اور ان کے دلوں کے اندر فتنہ کی آگ بھڑکا رہی ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہورہاہے کہ ہم مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو چکے ہیں اور اسی کو ہم نے ترقی کا نام دے رکھا ہے' یاد رکھو کہ یہ ترقی ضرور ہے لیکن زوال کی جانب' یہ ترقی ہے فسق وفجور میں' یہ ترقی ہے گناہ و معصیت اور رذالت کے اندر' یہ ترقی ہے شر و فساد کے اسباب اور آوارگی و بے حیائی اور خواہشات نفسانی کی اتباع میں۔ آج بہت سی عورتیں اپنے شوہر یا سرپرست کے ڈر سے غیر شرعی لباس خود تو نہیں پہن سکتیں' لیکن اندر ہی اندر وہ ان کی بڑی مشتاق ہوتی ہیں' چنانچہ اپنی بیٹیوں اور چھوٹی بہنوں کو اپنی پسند کے مطابق وہی غیر شرعی لباس پہناتی ہیں' اسی غیر شرعی لباس میں ان بچیوں کی تربیت ہوتی ہے' نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچپن ہی سے وہ ان لباسوں کی اس قدر رسیا ہو جاتی ہیں کہ سن شعور کو پہنچنے کے بعد جب کوئی واعظ انہیں سمجھاتا اور نصیحت کرتا ہے تو اس کی نصیحت صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے اور وہ اپنا من پسند لباس چھوڑنے کے لئے ہرگز آمادہ نہیں ہوتیں۔

اس طرح کے چست اور باریک لباس کہ جس کے اندر سے حسن وجمال نظر آرہا ہو' پہن کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت درج ذیل محرمات کی مرتکب ہوتی ہے :

اولاً : وہ کفار سے مشابہت اختیار کرتی ہے جو کہ سراسر حرام ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فهوَ منهم"(۱)

جس شخص نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔

ثانیاً : وہ اس طرح کے لباس پہن کر اظہار زینت کرتی ہے اور اظہار زینت اس کے لئے ممنوع ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ النور :۳۱۔

وہ اپنی زنیت ظاہر نہ کریں۔

ثالثاً : وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی اور ان کے لئے فحش و بدکاری کی طرف مائل ہونے کا سبب بنتی ہے۔

رابعاً : وہ خود اپنے لئے نیز اپنے ذمہ داروں کے لئے رسوائی اور ننگ و عار کا موقع فراہم کرتی ہے۔

خامساً : وہ اپنے آپ کو ایسے گرے ہوئے ذلیل مقام میں اتار لیتی ہے جسے دیکھ کر اصحاب دانش کو کڑھن سی ہوتی ہے اور اس کے بر خلاف کمینے اور ذلیل لوگوں کے لئے چاہت و آرزو کا باعث بن جاتی ہے۔

اللہ کے بندو! اس سلسلہ میں سب سے پہلی ذمہ داری سرپرست حضرات پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماتحت بیویوں' بیٹیوں اور بہنوں کی پوری نگرانی کریں اور حرام چیزوں کے اپنانے میں انہیں قطعاً آزادی نہ دیں' بلکہ شرعی اخلاق و آداب کا پابند بنائیں۔

---

(۱) مسند احمد ۲ / ۵۰ (۵۱۱۴' ۵۱۱۵) و سنن ابی داود' کتاب اللباس' باب فی لبس الشہرۃ (۴۰۳۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین نے سرپرست حضرات کو مخاطب کرکے یہ حکم دیا ہے کہ احکام الٰہی کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کرکے وہ خود کو اور اپنے اہل وعیال کو عذاب الٰہی سے بچائیں اور ان کی حفاظت ونگرانی کریں' فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ التحریم: ٦۔

اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

لہٰذا! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جب اللہ کے حضور پیش کیے جاؤ گے' اور اس فرمان الٰہی کو ہمیشہ یاد رکھو جو اس نے عورتوں کے اخلاق وآداب کی تربیت کیلئے نازل فرمایا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ الاحزاب: ٥٩

اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ باہر نکلیں تو اپنے اوپر چادر لٹکا لیا کریں' یہ امر ان کے لئے موجب شناخت ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا' اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للهِ الهادي إلى سبيل الرشاد ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، لا خير إلا دل الأمة عليه ، ولا شر إلا حذرها منه ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد ، وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو رشد وہدایت کی راہ دکھاتا ہے' میں اس کی حمد بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- اس کے بندے اور رسول ہیں' جنہوں نے اپنی امت کو ہر خیر کی تعلیم دی اور ہر شر سے ڈرایا اور متنبہ کیا ہے۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد -صلی اللہ علیہ وسلم- اور آپ کے آل واصحاب پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور دنیا و آخرت کی بھلائی اور فلاح وکامرانی کے لئے احکام الٰہی کی تعمیل کرو' منہیات سے بچو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اندر غور وفکر کرو' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانے میں رونما ہونے والی برائیوں کی خبر دی ہے اور ہمیں ان سے بچتے رہنے کی تاکید بھی فرمادی ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صِنفان مِن أهل النَّارِ لَم أرهمَا : قَوم معهم سِيَاطٌ كَأذناب البَقر يَضربونَ بها النَّاسَ ، ونِسَاء كَاسياتٌ عارياتٌ مُميلاتٌ مائِلاتٌ ، رُؤوسُهُن كَأسْنِمة البُخْت المائلة ، لا يَدخلن الجنَّةَ ، وَلا يَجدْنَ رِيحهَا ، وَإنَّ رِيحَها لَيُوجَدُ مِن مَسيرة كَذا وَكَذا"(۱)

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب اللباس' باب النساء الکاسیات...... (۲۱۲۸) ومسند احمد ۲/ ۳۵۶ (۸۶۵۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو طرح کے جہنمی ہیں جنہیں میں نے اب تک نہیں دیکھا' ایک تو وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دم کی مانند کوڑے ہوں گے اور ان سے لوگوں کو ماریں گے' دوسرے وہ عورتیں جو پہنے ہوں گی مگر ننگی ہوں گی' لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹوں کے جھکے ہوئے کوہان کی مانند ہوں گے' وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی' حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے مل رہی ہو گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کی پیروی اور نفس پرستوں سے اجتناب

الحمد للّٰهِ الذي أكمل لنا الدين ، وأتم علينا النعمة ، أحمده سبحانه وأشكره على جزيل إنعامه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له ، أتقن ما صنع ، وَأحكم ما شرع ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أشرف مُتَّبَع ، صلّي اللّٰه عليه وعلي آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا۔

ہر قسم کی تعریف کا سزاوار اللہ ہے جس نے ہمارے لئے دین کی تکمیل فرمائی اور ہم پر اپنی نعمتیں پوری کیں' میں اس رب پاک کی تعریف و توصیف اور اس کی بے پایاں نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' اس نے جو کچھ بنایا نہایت ہی ٹھوس اور بے مثال ہے' اور جو شریعت نازل کی وہ محکم ترین شریعت ہے' میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول اور سب سے افضل مطاع ہیں' ایسے برگزیدہ نبی پر اور آپ کے آل واصحاب پر اللہ کی رحمت و سلامتی ہو۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کے بے پایاں اور مسلسل انعام واکرام کی شکر گزاری کرو اور اس عظیم ترین نعمت کی قدر و منزلت پہنچانو کہ اس نے تمہیں دین متین اور صراط مستقیم کی ہدایت دی جو ان انبیاء و صلحاء اور صدیقین و شہداء کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام واکرام فرمایا' ساتھ ہی رب العالمین سے فتنوں کی گمراہی اور شیطانی وسوسوں سے پناہ طلب کرو' شر و فساد کی طرف بلانے والوں یعنی نفس پرستوں' زندیقوں اور ملحدوں کی باتیں ٹھکرادو' یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کا نام لے کر پس پردہ اسلام کو منہدم کرتے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کو ان کے دین اور نبی کی راہ سے منحرف کردینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کو دین اسلام کے سلسلہ میں طرح طرح کے شکوک و شبہات میں مبتلا کرتے ہیں' نور الٰہی قرآن مجید کو اپنی باطل تاویلات کے ذریعہ غل کردینا چاہتے ہیں' دین اسلام کے ناقص و ناتمام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں' بلکہ اس مکمل شریعت کی کھلی مخالفت کرتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے اپنے بندوں کی خاطر نازل فرمایا ہے اور جس کے بارے میں اس کا ارشاد ہے :

﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ﴾ الروم: ۳۰۔

اللہ کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اختیار کئے رہو' اللہ کی بنائی ہوئی فطرت میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا' یہی سیدھا دین ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

چنانچہ یہ اسلام دشمن دین اسلام کے خلاف زہر افشانی کرتے ہیں' جاہل عوام اور فریب خوردہ مسلمانوں کو شک وشبہ میں مبتلا کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ شریعت اسلام اور اس کے احکام و فرامین اب فرسودہ ہو چکے ہیں' وہ موجودہ زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتے' آج کی ترقیات کے لئے وہ غیر مفید اور بے سود ہیں' یہ تعلیمات موجودہ زمانہ کے بجائے کسی اور زمانہ اور قوم کے لئے تھیں جو گذر چکی ہیں' اس ترقی یافتہ زمانہ میں ان فرسودہ تعلیمات کی اب ضرورت باقی نہیں رہی۔

اللہ اکبر! یہ کتنی بڑی جرأت کی بات ہے' یہ بے دینی ہے' اللہ اور اللہ کے دین پر کھلا ہوا بہتان ہے' اللہ کے علم و حکمت سے معارضہ ہے' قرآن و حدیث سے تصادم ہے' دروغ بافی ہے' شریعت سے اعلانِ جنگ ہے' ربوبیت کی تنقیص ہے' اللہ تعالیٰ کی شریعت میں غلطی نکالنا اور اس کے علم محیط' حکمت بالغہ اور رحمت واسعہ کی عیب جوئی کرنا ہے' یہ ایک کھلا ہوا جھوٹ اور بہتان ہے' ایک مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا :

﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾ التوبہ: ۳۰۔

اللہ ایسے لوگوں کو ہلاک کرے' یہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں۔

اسلام ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لئے مناسب اور موزوں ترین دین ہے' دین اسلام در حقیقت ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ دین سیدھے راستہ کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت دیتا ہے' یعنی اختلاف ونزاع کے اندر فیصلہ کرنے میں صحیح راستہ بتاتا ہے' اخلاق وعادات کے اندر جو بات زیادہ مناسب ہوتی ہے اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے' اجتماعی واقتصادی علوم میں صحیح بات کو واضح کرتا ہے' قرابت داروں اور پڑوسیوں کے حقوق سے متعلق اور انسانی ضرورت کے تمام دینی ودنیاوی علوم کے بارے میں صحیح راستہ دکھاتا ہے۔

یہ دین ایک اللہ کی بندگی کرنے' اسی سے لو لگانے اور صرف اسی کا تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے' اللہ کی رسی کو باہم مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنے کی دعوت دیتا اور اختلاف و تشتت سے روکتا ہے' اس کا حکم ہے :

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ آل عمران : ۱۰۳۔

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو۔

یہ دین حسن معاملت اور عہد و پیمان کو پورا کرنے کی تعلیم اور عدل واحسان کا حکم دیتا ہے' فحش ومنکرات' اختلاف وتشتت' خیانت' بدعہدی' ظلم و سرکشی اور ہر مذموم عادت سے روکتا ہے۔

وہ دین بیزار حضرات جو اسلام سے چھٹکارا چاہتے ہیں اگر انصاف کے ساتھ بولیں تو اس حقیقت کا ضرور اعتراف کریں گے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو ہر زمان و مکان میں ہر اس شخص کے لئے کافی وشافی ہے جو اس کے ذریعہ اپنی اصلاح چاہے اور خیر کا ارادہ کرے' البتہ وہ شخص جو دوسرے لوگوں پر اپنا جبر و تسلط قائم کرنا چاہے' روئے زمین پر فساد مچانے کا ارادہ رکھے اور خواہش نفس کی پیروی کرے' اس کے لئے یہ دین کبھی راس آسکتا ہے نہ اس کا ساتھ دے سکتا ہے' بلکہ ایسے شخص کے لئے یہ دین رکاوٹ بنے گا اور اس کو گندے ارادوں کی تکمیل سے باز رکھے گا' کیونکہ یہ دین نہ تو نفس کے پجاریوں کی موافقت کر سکتا ہے اور نہ حق وانصاف کی راہ سے ہٹی ہوئی خواہشات کا ساتھ دے سکتا ہے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ﴾ المومنون : ۷۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر حق ان کی خواہش پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب درہم برہم ہو جائیں۔

دین اسلام ہر شخص کو اس کے مقررہ حدود کا پابند بناتا ہے اور انسان کا اس کے خالق حقیقی سے رشتہ جوڑتا ہے' یہی وجہ ہے کہ سرکش اور تسلط پسند طبقہ اسے اچھا نہیں سمجھتا' کیونکہ یہ ان کے نفسانی جذبات کو روکتا اور ان کا ظالمانہ اثر و رسوخ چھینتا اور ان کے برے اغراض و مقاصد اور بہیمانہ خواہشات کے درمیان حائل ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وہ اسباب ہیں جن کی بنا پر جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اندر انبیاء و رسل کو بھیجنے کا سلسلہ شروع فرمایا ہے اس وقت سے لے کر آج تک ہر دور میں اور ہر جگہ اولیاء اللہ اور اولیاء شیطان کے مابین معارضہ و کشمکش جاری رہی ہے' لیکن ہمیشہ انجام خیر متقیوں کے لئے رہا ہے اور عزت و غلبہ اللہ' اللہ کے رسول اور اہل ایمان کے حصہ میں آیا ہے۔ أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم :

﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ المائدہ : ۵۰۔

کیا یہ زمانہ جاہلیت کے فیصلہ کے خواہش مند ہیں' اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا فیصلہ کس کا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للهِ الحكيم الخبير ، له الحكم و إليه ترجعون ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه وأوليائه وحزبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو حکمت والا اور خبر رکھنے والا ہے' اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' میں اس کی حمد و ثنا بیان کرتا اور آدابِ شکر بجالاتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں' اور محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔اس کے بندے اور رسول ہیں۔یااللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔امابعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی شریعت کی تعظیم کرو' یہی وہ شریعت ہے' جو اتم و اکمل اور دائمی ہے۔

بعض علماء نے اللہ کے فرمان ﴿ومن أحسن من الله حكما لقوم يوقنون﴾ کے بارے میں کہا ہے کہ اس سے اللہ کے حکم و شریعت کی فضیلت کا مطلق اعتراف مقصود ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے ہر طبقہ اور ہر دور کے لئے نازل کیا ہے' اب کسی انسان کے بس کی بات نہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ فلاں انسان کی بنائی ہوئی شریعت کسی بھی وقت اور کسی بھی طبقہ انسانیت کے لئے اللہ کی شریعت سے افضل یا اس کے مماثل ہے اور تدبیر امور کے معاملہ میں اللہ سے مضبوط و محکم ہے' یا یہ دعویٰ کرسکے کہ کچھ احوال و ضروریات بندوں کی زندگی میں ایسی بھی پیش آئیں جن سے اللہ تعالیٰ شریعت بناتے وقت واقف نہ تھا' یا یہ کہے کہ ان احوال و ضروریات سے اللہ باخبر تو تھا مگر ان کے لئے اس نے کوئی قانون مقرر نہیں کیا' یہ افکار و نظریات ایسے ہیں جن کے ساتھ ایمان واسلام باقی نہیں رہ سکتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک

الحمد للهِ الذي أسعد بجواره من خافه ورجاه ، ومنّ بجنته على من امتثل أمره واتقاه ، أحمده سبحانه حمد معترف له بنعماه ، وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله المجتبى ، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الحنفاء ، وسلم تسليما كثيرا۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو اس سے ڈرنے اور لو لگانے والے بندوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھتا اور احکام بجالانے والے بندوں کو نعیم جنت سے سرفراز فرماتا ہے' میں اس رب پاک کی نعمتوں کا اقرار کرتے ہوئے اس کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں' آپ پر اور آپ کے سچے آل و اصحاب پر اللہ کا بے شمار درود و سلام نازل ہو۔ امابعد!

اللہ کے بندو! مومن صادق در حقیقت وہ ہے جو ہر وقت اللہ سے ڈرتا رہے' اس کے مراقب و نگراں ہونے کا احساس رکھے' اس کی پکڑ سے خائف و ترساں رہے' اس کے احکام کی تابعداری کرے' نواہی سے بچے' اچھے اعمال کی طرف سبقت کرے' منکرات و سیئات سے دور رہے' کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے کرے اور بغض رکھے تو اللہ کے لئے' دشمنی کرے تو اللہ کے لئے کرے اور دوستی کرے تو اللہ کے لئے' اللہ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کی تعمیل کرے اور جن سے روکا ہے ان سے بچے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جن باتوں کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پڑوسیوں کی رعایت کی جائے اور ان کے حقوق پہچانے اور ادا کئے جائیں'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے :

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ النساء : ٣٦۔

اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور تیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں (اور رفقائے پہلو اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضہ میں ہوں سب) کے ساتھ احسان کرو۔

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مازال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه" (۱)

جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حقوق کی مسلسل وصیت کرتے رہے ' یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ پڑوسی کو بھی وارث بنادیں گے۔

دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا :

"من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن إلى جاره ، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه" (۲)

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے ' اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

---

(۱) صحیح بخاری ' کتاب الادب ' باب الوصاۃ بالجار (۲۰۱۴ ' ۲۰۱۵) و صحیح مسلم ' کتاب البر والصلۃ ' باب الوصیۃ بالجار (۲۶۲۴ ' ۲۶۲۵)

(۲) صحیح مسلم ' کتاب الایمان ' باب الحث علی اکرام الجار (۴۷ ' ۴۸) و صحیح بخاری ' کتاب الادب ' باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يوذ جاره (۲۰۱۸ ' ۲۰۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا :

"لا يدخل الجنة مَن لايأمن جاره بوائقه"[1]

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

اللہ کے بندو! پڑوسی کے کچھ حقوق ہیں جنہیں شریعت نے مقرر کیا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کو دین کا ایک حصہ اور مکارم اخلاق اور کمال ایمان کی نشانی بتایا ہے' پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک' ان کی رعایت و خبر گیری' ہمدردی و رہنمائی اور ان کی خیر خواہی یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے اور ان کا مکلّف بنایا ہے۔ شریعت اسلامیہ نے جس طرح قرابت دار کے لئے اس کی قرابت اور رشتہ کا حق متعین کیا ہے' اسی طرح پڑوس میں رہنے کی وجہ سے ایک ہمسایہ کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں۔

مسلمانو! للذا ضروری ہے کہ تم اپنے پڑوسی کے حقوق پہچانو اور انہیں ادا کرو' تاکہ اپنے پروردگار کے احکام بجالاؤ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرو' نیک نامی کماؤ اور اللہ رب العالمین سے اجر و ثواب بھی حاصل کرو' اور اس طرح سے اپنے ایمان کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن إلى جاره"

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

مسلمانو! اپنے پڑوسی کے ساتھ خواہ کتنا بھی احسان کر دو اس کو بہت زیادہ نہ سمجھو' کیونکہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے اللہ کی جانب سے اجر عظیم اور بلند درجات حاصل ہوتے ہیں'

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان تحریم ایذاء الجار (۴۶) و صحیح بخاری' کتاب الادب' باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه (۲۰۱۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی کی تعمیل میں پڑوسی کے حقوق کی اتنی تاکید فرمائی ہے کہ آپ کا ارشاد ہے:

"مازال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورّثه"

جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے حقوق کی مسلسل وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ پڑوسی کو بھی وارث بنادیں گے۔

دینی بھائیو! پڑوسی کو اذیت و تکلیف پہنچانا ایک حرام فعل ہے، بے وفائی کی دلیل اور بداخلاقی اور نقص ایمان کی نشانی ہے، پڑوسیوں کی حق تلفی شریفوں اور مومنوں کا شیوہ نہیں، بلکہ یہ رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و ہدایت کے معارض اور ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت و کردار کے مخالف ہے جو اپنے مہمانوں اور ہمسایوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے، ان کے نفع بخش امور میں ان کی مدد کرتے اور ان سے تکلیف و اذیت دور کرتے تھے، اپنی خیر و منفعت پڑوسیوں کے لئے قربان کر دیتے اور اپنی طرف سے ان کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے تھے، کسی پڑوسی کی جانب سے اگر کوئی نامناسب بات ہو جاتی تو صبر و تحمل سے کام لیتے اور اگر حسن سلوک ملتا تو اس پر ان کے شکر گذار ہوتے تھے۔

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی جانب سے پیش آمدہ کسی ناخوشگوار بات پر صبر کر لینا توفیق الٰہی کی ایک نشانی اور فلاح و کامرانی کا ایک ذریعہ ہے، جس سے اللہ اور اللہ کے مومن بندوں کی محبت ملتی ہے، اس طریقہ عمل پر پڑوسی آپ کے شکر گذار ہوں گے، لوگ آپ کی تعریف کریں گے اور وہ حضرات جو آپ کے حسن سلوک سے مستفیض نہیں ہو سکے ہیں وہ بھی آپ کا شکریہ ادا کریں گے۔

لیکن اس کے برخلاف وہ شخص جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے اس کے پڑوسی بھی اس سے نالاں رہتے ہیں اور اس سے بغض و کینہ رکھتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اس کی بدعملی کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہیں' برا بھلا کہتے ہیں اور اس پر لعنت و ملامت اور بددعا کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آئے تو آپ نے فرمایا: جاؤ صبر کرو' پھر تیسری یا چوتھی بار جب وہ شکایت لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ جاؤ اپنا مال و متاع راستہ میں ڈال دو' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا' جو لوگ اس راستہ سے گذرتے وہ اس سے پوچھتے کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ جواباً کہا جاتا کہ اس کا پڑوسی اسے اذیت دیتا ہے' راوی کہتے ہیں کہ جو لوگ بھی یہ بات سنتے وہ اس پڑوسی پر اللہ کی لعنت بھیجتے' یہاں تک کہ وہ پڑوسی خود ان کے پاس آیا اور یہ درخواست کرنے لگا کہ اپنا سامان اپنے گھر واپس لے چلو' اللہ کی قسم! میں اب کبھی بھی تمہیں تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔[1]

پڑوسی کے حقوق یہ ہیں کہ اس کو تکلیف سے بچایا جائے' اس کے ساتھ سخاوت و فیاضی کی جائے' نرمی برتی جائے' اس کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کیا جائے' اس کی خوشی میں شریک رہا جائے اور مصیبت میں تسلی دی جائے' بیمار ہو تو عیادت کی جائے' دعوت دے تو قبول کی جائے' مہربانی کا برتاؤ کیا جائے' نرم گفتاری' خندہ پیشانی اور حسب استطاعت مال و منصب اور زبان کے ذریعہ مدد کر کے ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ احسان کیا جائے اور خود اپنی طرف سے بھی اسے کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے' کیونکہ اپنے ہمسایوں کو تکلیف و اذیت دینا عذاب جہنم کا ایک سبب ہے' بعض روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا:

"إِنَّ فَلانَةً تَصومُ النَّهار ، وتقومُ اللَّيل ، وَتوذِي جيرانَها ، فَقَال رسولُ اللّهِ صلى اللّه عليه وسلم : هِيَ في النَّار"[2]

فلاں عورت دن میں روزہ رکھتی اور رات میں تہجد پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو اذیت

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الادب' باب فی حق الجوار (۵۱۵۳) نیز علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' دیکھئے: صحیح سنن ابی داود (۴۲۹۲)

(۲) مسند احمد ۲/۴۴۰ (۹۶۷۳) میں یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے' آپ نے فرمایا: وہ عورت جہنمی ہے۔

اسلامی بھائیو! لہٰذا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے' پھر ہر ایک جان کو اس کی کمائی کا بدلہ پورا ملے گا اور ان کا کسی طرح نقصان نہ ہو گا۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للهِ العلي الكبير ، ليس كمثله شيء وهو السميع البصير ، أحمده سبحانه وأشكره على جوده وكرمه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله سيد الورى ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه أهل البر والوفاء۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو بہت بلند اور سب سے بڑا ہے' اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے' میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اس کے فضل وکرم پر شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لا شریک لہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے پاکباز وباوفا آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

اسلامی بھائیو! اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام بجالاؤ' اللہ تعالیٰ نے ہمیں عدل واحسان کا حکم دیا ہے' فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ النحل: ۹۰۔

اللہ تعالیٰ تمہیں انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتا ہے۔

احسان کی سب سے عظیم اور اعلیٰ قسم والدین' قرابت داروں اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے' لہٰذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ایک کے حقوق پہنچانے' اپنی ذمہ داری نباہے اور کمالِ رضامندی کے ساتھ طلب ثواب کے لئے اور اللہ رب العالمین کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل واحسان کی امید رکھتے ہوئے ان حقوق کو ادا کرے' اللہ تعالیٰ اس احسان اور بھلائی کا پورا پورا بدلہ دے گا' روزی میں وسعت اور عمر میں برکت عطا کرے گا' مزید برآں قیامت کے دن اجر جزیل اور ثوابِ کثیر سے نوازے گا۔

لیکن ان حقوق وواجبات کی ادائیگی میں اگر کسی سے کوتاہی ہوئی تو یہ اس کے لئے پراگندگی احوال' بے اطمینانی اور عدم سکون کا سبب ہے' کیونکہ جو شخص اپنے قرابت داروں اور ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنا چھوڑ دے تو ضروری ہے کہ ان کی جانب سے بھی کچھ ایسی چیزیں پیش آئیں جو اس کے لئے تنگی کا باعث اور اس کی زندگی کو ناخوشگوار کر دینے والی ہوں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہِ رجب اور اس کی شرعی حیثیت

الحمد للهِ الذي أتم لنا الدين وأكمله ، ومن علينا باتباع محمد خير خلقه وأفضل رسله ، أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ نعمه ، وأسأله أن يدفع عنا أسباب سخطه ونقمه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، لا خير إلا دل الأمة عليه ، ولا شر إلا حذرها منه ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے لئے دین کی تکمیل فرمائی اور افضل المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی توفیق بخشی' میں اللہ کی بے شمار نعمتوں پر اس کی تعریف کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے غضب وانتقام کے اسباب سے پناہ مانگتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد۔صلی اللہ علیہ وسلم۔اس کے بندے اور رسول ہیں جنہوں نے اپنی امت کو ہر خیر کی تعلیم دی اور ہر شر سے ڈرایا اور متنبہ کر دیا۔اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور آخرت کے لئے تقویٰ کا توشہ تیار کرو اور یہ بات بخوبی سمجھ لو کہ بہتر عمل وہی ہے جو کتاب اللہ کے موافق اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو' آپ کی اتباع ہی میں سعادت وکامرانی ہے اور مخالفت میں شقاوت وضلالت۔

اللہ رب العالمین نے اپنے رسول وخلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کے لئے رحمت اور تمام جن وانسان کے لئے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا اور تمام مفید علوم عطا کئے' جن کے ذریعہ آپ نے انسانیت کو جہالت کے بعد علم سے روشناس کرایا' ضلالت کے بعد ہدایت کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ دکھائی' دین کے اصول و فروع میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جسے آپ نے بیان نہ کر دیا ہو اور شریعت کا کوئی قاعدہ ایسا نہیں جسے واضح نہ فرمادیا ہو' صحیح علم وہی ہے جس کی دلیل موجود ہو اور مفید علوم و معارف وہی ہیں جن کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ہو' آپ کی لائی ہوئی شریعت کاملہ نے گذشتہ تمام شریعتوں کی تکمیل کر دی اور آپ کی سنت و ہدایت نے دین و دنیا کے سارے امور واضح کر دیئے' یہی شریعت عدل و انصاف اور عمدگی و بہتری کی انتہا ہے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾ المائدہ : ۵۰۔

جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا کس کا حکم (شریعت) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کی پیروی کا ہمیں حکم دیا ہے اور اس کے مخالف ہر کام سے منع فرمایا ہے' ارشاد ہے :

"عَلَيكُم بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ المهديين ، عضُّوا عليها بالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُم وَمُحْدَثَاتِ الأمور ، فإن كلَّ محدثةٍ بدعة"[۱]

تم میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اس پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہو' اور دین کے اندر نئے ایجاد شدہ امور سے بچو' کیونکہ ہر نئی ایجاد بدعت ہے۔

نیز فرمایا :

"مَن عَمِلَ عملاً لَيسَ عَلَيه أمرنا فهو رَدٌّ"[۲]

---

(۱) مسند احمد ۴ / ۱۲۶ (۱۷۱۴۴' ۱۷۱۴۵) و سنن ابی داود' کتاب السنۃ' باب فی لزوم السنۃ' و جامع ترمذی' ابواب العلم' باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ (۲۶۷۶)

(۲) حوالہ کے لئے دیکھئے : خطبہ اتباع سنت کا بیان۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا امر (ہماری شریعت) نہ ہو تو وہ کام مردود ہے۔

لہٰذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جملہ عبادات واعمال میں سنت رسول کا اتباع اور صحابہ کرام کی سیرت و ہدایت کی اقتدا کرے' تھوڑا عمل جو سنت کے مطابق انجام دیا جائے اس عمل کثیر سے بہتر ہے جس میں بدعت کی آمیزش ہو' لوگوں نے شریعت کے اندر جو بے بنیاد چیزیں ایجاد کیں ان میں سے ماہ رجب کے اندر عمل کی فضیلت کا اعتقاد اور یہ باطل خیال بھی ہے کہ اعمال کے سلسلہ میں یہ مہینہ دیگر مہینوں پر فوقیت رکھتا ہے۔

سال کے دیگر مہینوں کے مابین ماہ رجب کو روزوں کے لئے خاص کرنا یا اس میں قیام اللیل کرنا یا اس مہینہ میں خصوصی طور پر کوئی عبادت کرنا سب کا سب بدعت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں کوئی حدیث ہے نہ صحابہ کرام سے کوئی عمل ثابت ہے۔ اس مہینہ کی تخصیص یا اس کے کسی متعین دن یا متعین رات میں کوئی مخصوص عبادت کرنا خلفائے راشدین اور ان کے علاوہ کسی بھی صحابی سے منقول نہیں' بلکہ اس کے برخلاف مصنف ابن ابی شیبہ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ماہ رجب میں لوگوں کی ہتھیلیوں پر مارتے' یہاں تک کہ وہ اپنی ہتھیلیاں برتنوں میں رکھ لیتے' اور کہتے :

"كُلُوا فَإِنما هو شَهر يُعظِّمه أهل الجَاهليةِ"[1]

کھاؤ' کیونکہ اس ماہ کی تعظیم اہل جاہلیت کرتے ہیں۔

بعض کتابوں کے اندر ماہ رجب کی فضیلت و تعظیم کے سلسلہ میں جو روایتیں مذکور ہیں وہ اہل علم کی تحقیق کے مطابق یا تو موضوع ہیں یا حد درجہ ضعیف ہیں' حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۳ / ۱۰۲' اس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ماہ رجب کے لئے تیاری کرنے کو مکروہ گردانتے تھے اور اس کا روزہ رکھنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اور ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے روزے سے منع فرمایا ہے' لیکن اس کی سند میں داؤد بن عطاء ہیں جو بالاتفاق ضعیف ہیں۔ ملاحظہ ہو: ابن ماجہ ۱ / ۵۵۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ماہ رجب کی فضیلت یا اس ماہ کے کسی مخصوص دن کا روزہ رکھنے اور کسی متعین رات کو قیام کرنے کے سلسلہ میں کوئی ایسی صحیح حدیث مروی نہیں جو لائق حجت ہو۔

حافظ ابن حجر ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ اس بات کی صراحت امام حافظ ابو اسماعیل ہروی مجھ سے پہلے کر چکے ہیں اور ان کے علاوہ بعض دیگر حضرات کا بھی یہی خیال ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رجب کے روزے کے سلسلہ میں نہ تو کوئی ممانعت ثابت ہے نہ استحباب۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رجب کے روزے اور اس ماہ کی بعض راتوں کی نماز کے سلسلہ میں ذکر کی جانے والی ہر حدیث سراسر جھوٹ اور گھڑی ہوئی ہے۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ رجب کے سلسلہ میں کوئی صحیح یا حسن یا معمولی درجہ کی ضعیف حدیث موجود نہیں' بلکہ اس سلسلہ میں جتنی بھی روایتیں ہیں وہ یا تو موضوع ہیں یا انتہائی درجہ ضعیف ہیں۔

رہی یہ بات کہ رجب کے مہینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر معراج پیش آیا تھا' تو جہاں تک سفر معراج کا مسئلہ ہے وہ نص قرآن اور حدیث رسول سے ثابت ہے اور یہ سارے مسلمانوں کو بدیہی طور پر معلوم و مسلم بھی ہے' کوئی صاحب ایمان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

لیکن اختلاف اس مسئلہ میں ہے کہ سفر معراج کس مہینہ میں پیش آیا تھا؟ بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ رجب کی ستائیس تاریخ تھی' بعض نے کہا کہ رمضان کی سترہ تاریخ تھی اور بعض کی رائے ہے کہ یہ سفر ماہ ربیع الاول میں پیش آیا تھا۔ بہر حال' اگر یہ تعیین ہو بھی جائے کہ یہ مبارک سفر رجب میں پیش آیا تھا یا غیر رجب میں' تو اس سے اس مہینہ یا اس دن کی تعظیم اور کسی عبادت کے لئے اس کی تخصیص اس وقت تک ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم موجود نہ ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کی تعظیم نہیں کی' نہ تعظیم کرنے کا ہمیں حکم دیا اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا کوئی اہتمام کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر ہمارے لئے ہرگز یہ روا نہیں کہ بطورِ عبادت اس دن کوئی ایسا عمل کریں جس کو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مشروع کیا ہے اور نہ ہی خلفائے راشدین نے انجام دیا ہے' بلکہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ رجب اور غیر رجب ہر مہینہ میں اللہ کی کثرت سے عبادت کریں اور صرف انہی اوقات وایام کو دوسرے اوقات وایام کے بالمقابل خصوصیت دیں جن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخصیص فرمادی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس دن سے ڈرو جبکہ اللہ کے حضور میں لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور کسی پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کی گرانی اور کفو کو قبول نہ کرنے کے مسائل

الحمد للهِ الذي بدأ خلق الإنسان من طين ، ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهين ، خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا ، أحمده سبحانه ، أحل لنا الطيبات وحرم علينا الخبائث ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، الحكيم العليم ﴿خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾ وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، أرسله رحمة للعالمين ، وهاديا إلى الصراط المستقيم ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے آدمی کی پیدائش مٹی سے شروع کی' پھر اس کی نسل نچڑے ہوئے بے حقیقت پانی سے قائم رکھی' اس پانی (یعنی نطفہ) سے انسان کو بنایا' پھر اس کے لئے نسب اور دامادی کا رشتہ قائم کیا' میں اس اللہ سبحانہ کی تعریف بیان کرتا ہوں جس نے ہمارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کیں اور گندی چیزوں کو حرام ٹھہرایا' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ حکیم و علیم ہے' جس نے تم ہی میں سے تمہاری بیویاں بنائیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور تم میں الفت و محبت رکھی۔ میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں' جنہیں سارے جہان کے لئے رحمت اور ہادی بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا' اس سے اس کا جوڑا بنایا' پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیئے' اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کو تم اپنی حاجت برآری کا ذریعہ بناتے ہو' اور قطع ارحام سے بچو' بیشک اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی جان رکھو کہ مسلمانوں کے درمیان ان کے مختلف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوموں اور طبقوں میں جو اجتماعی مشاکل پائے جاتے ہیں ضروری ہے کہ ہر مسلمان ان کا حل تلاش کرے اور ان سے رہائی حاصل کرنے کے لئے آسان ترین طریقہ ڈھونڈے۔

آج ہم جن مسائل و مشکلات سے دوچار ہیں ان میں شادی بیاہ اور اسی سے متعلق کفو کو لوٹا دینے‘ ان کی منگنی قبول نہ کرنے اور اپنے ماتحتوں کو شادی سے روک دینے کی مشکلات بھی ہیں‘ یہ مشکلات یا تو کسی غرض کی وجہ سے پیش آتی ہیں یا تنگ نظری کے سبب‘ یا محض تشدد اور ایذا رسانی کے ناطے۔ اسی طرح مہر کی گرانی اور اس کے اندر فخر و مباہات‘ شادی کے موقع پر بے جا فضول خرچی‘ خلاف شرع افعال اور مال و دولت کا اسراف بھی ہے۔ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ ان مشکلات کا وہ اپنے تئیں حل تلاش کرے‘ کیونکہ حسب استطاعت ہر شخص سے اس سلسلے میں بازپرس ہوگی۔

لیکن اس سلسلہ میں سب سے بڑی ذمہ داری حکام‘ علماء اور ان باثر حضرات پر عائد ہوتی ہے جو لوگوں پر اپنا اثر و رسوخ رکھتے ہوں‘ جن کا معاشرہ کے اندر کوئی مقام ہو اور جو اپنے اندر اصلاح کی طاقت رکھتے ہوں‘ ایسے حضرات کے لئے یہ ہرگز روا نہیں کہ ان مشکلات سے چشم پوشی کر کے بیٹھے رہیں اور یہ مشکلات دن بدن اور لحہ بہ لحہ بڑھتی اور مضبوط ہوتی جائیں۔

اللہ کے بندو! نکاح زندگی کی ایک ضرورت ہے جس سے کوئی بھی مرد یا عورت مستغنی نہیں رہ سکتی‘ ساتھ ہی یہ تمام انبیاء کا طریقہ اور رسول سید المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے‘ آپ کا ارشاد ہے کہ نکاح میری سنت میں سے ہے اور فرمایا:

"فَمَنْ رَغِبَ عن سُنَّتِي فليس مِنِّي"[1]

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

---

(۱) صحیح بخاری‘ کتاب النکاح‘ باب الترغیب فی النکاح (۵۰۶۳) و صحیح مسلم‘ کتاب النکاح‘ باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسہ الیہ (۱۴۰۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَاب مَن استَطاع مِنكمُ البَاءَةَ فليتزوَّج ، فَإنَّه أَغَض للبصرِ وَأحسنُ لِلفَرْجِ"[1]

اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نان و نفقہ کی طاقت رکھتا ہو وہ شادی کرلے' کیونکہ یہ نگاہوں کو پست رکھنے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔

عورتوں کو ان کے ہمسروں کے ساتھ شادی کرنے سے روک دینا بڑی خطرناک بات ہے' اس کا انجام بڑا ہی بھیانک ہوگا' یہ چیز سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھی ہے اور فتنہ و فساد کا باعث بھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إذا أتَاكم مَن تَرضَوْنَ خلقه وَدِينَه فَزوِّجوه ، إنْ لا تفعلوا تَكن فِتنَةٌ فِي الأرضِ وَفسادٌ كَبير"[2]

جب تمہارے پاس ایسا شخص پیغام نکاح لے کر آئے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کے ساتھ شادی کردو' اگر ایسا نہیں کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔

نکاح اور شادی کی ایک بڑی مصیبت مہر کی گرانی' بے جا اسراف اور فخر و مباہات میں خوب خوب زیورات و جائداد کا دینا بھی ہے۔ ان چیزوں میں بیجا اسراف کسی کے حق میں بھی اچھا اور قابل تعریف نہیں' بلکہ یہ فخر و تکبر کی بات ہے' تنگدستوں کے لئے بار گراں اور خوشحال طبقہ کے لئے بھی باعث پریشانی ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کی وہ حکمت ہی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے جس کے لئے اس نے نکاح مشروع کیا ہے' مزید برآں اس سے ان عورتوں پر ظلم ہوتا ہے جو محض اسی بہانہ سے اپنے ہمسروں کے ساتھ شادی کرنے سے روک دی جاتی ہیں' کیونکہ ان کے

(۱) صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من استطاع منکم الباءة ...... (۵۰۶۵) و صحیح مسلم' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه...... (۱۴۰۰)

(۲) سنن ابن ماجہ' کتاب النکاح' باب الاکفاء (۱۹۶۷) البتہ اس میں "فساد کبیر" کے بجائے "فساد عریض" وارد ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرپرست متشدد ہوتے ہیں اور اونچی مہر اور ایسی بڑی جائداد کا مطالبہ کرتے ہیں جس کی نہ تو شریعت نے اجازت دی ہے' نہ اس میں کوئی حکمت و مصلحت ہے اور نہ ہی وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"لا تُغَالُوا فِي صدقات النِّساء ، فَإِن ذلكَ لو كانَ مَكرمةً فِي الدُّنيا ، وَتَقوى عِنْدَ اللّٰهِ ، كَانَ أَوْلاكُم به رَسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم"(۱)

عورتوں کے مہر کے سلسلہ میں غلو نہ کرو' کیونکہ یہ چیز اگر دنیا میں باعث عزت ہوتی یا اللہ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اس کام کے مستحق تھے۔

مہر کی گرانی در حقیقت نکاح سے روک دینے کا ایک بنیادی سبب ہے اور رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے خلاف ہے جو آپ نے مہر کی تخفیف کی بابت بیان فرمائی اور اس کی ترغیب دی ہے' آپ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ أَعظمَ النِّكَاح بركة أَيسره مئُونةً"(۲)

سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم سے کم ہو۔

نیز آپ نے ایک شخص کو جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا' حکم دیا: "التمس ولو خاتماً من حديد" کہ مہر کے لئے کوئی چیز تلاش کرو' خواہ لوہے کی

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب النکاح' باب الصداق (۲۱۰۶) وجامع ترمذی' ابواب النکاح' باب ماجاء فی مہور النساء (۱۱۲۷) وسنن ابن ماجہ' کتاب النکاح' باب صداق النساء (۱۸۸۷) اور سنن دارمی کتاب النکاح' باب كم كانت مهور ازواج النبي ﷺ (۲۳۱۰) میں تقریباً ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

(۲) مسند احمد ۶/ ۸۲ (۲۴۵۸۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک انگھوٹھی ہی ہو۔ چنانچہ تلاش کے بعد بھی انہیں کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو قرآن شریف کا کچھ حصہ یاد ہے؟ جواب دیا کہ فلاں فلاں سورت یاد ہے' آپ نے فرمایا:

"زَوَّجتُكَهَا بِمَا معك مِن القُرآن"(۱)

تمہارے پاس قرآن کا جو حصہ ہے اس کے بدلہ (بطور مہر) میں نے اس عورت سے تمہاری شادی کر دی۔

اللہ کے بندو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے اسوہ و نمونہ ہے' انہیں کی اقتداء کرو' سلف صالحین کے آدابِ زندگی کو اپناؤ' مہر کے سلسلہ میں غلو نہ کرو' شادی بیاہ میں فضول خرچی سے بچو' اپنے اموال فضول میں ضائع نہ کرو جس سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو' یا بسااوقات الٹے تمہیں دینی یا دنیاوی نقصان برداشت کرنا پڑے' اپنی بیٹیوں' بہنوں اور دیگر ماتحتوں کی ان کے ہمسروں کے ساتھ شادی کرنے میں رکاوٹ نہ بنو' ہمسری جاہ و منصب اور مال و منال کے اندر نہیں' بلکہ تقویٰ اور دین و اخلاق کی ہمسری معتبر ہے' جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: www.KitaboSunnat.com

"إذا أَتَاكم مَن تَرضَوْنَ خلقه وَدِينَه فَزوِّجوه ، إِنْ لا تفعلوا تَكن فِتنةٌ فِي الأَرضِ وَفسادٌ كَبير"(۲)

جب تمہارے پاس ایسا شخص پیغام نکاح لے کر آئے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کے ساتھ شادی کر دو' اگر ایسا نہیں کرو گے تو روئے زمین پر فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔

برادران اسلام! نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج بہت سے لوگوں کے یہاں مہر ہی شادی کا مقصود اصلی بن چکی ہے' اسی مہر کی وجہ سے وہ مناسب جوڑے کو ٹھکرا کر نامناسب اور غیر کفو کے ساتھ شادی کر دیتے ہیں۔ لیکن بات در حقیقت یوں نہیں ہے' بلکہ شادی کا اصل مقصد یہ

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب إذا كان الولي هو الخاطب (۵۱۳۲)

(۲) حوالہ گذر چکا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس کے ذریعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہو' صالح اور نیک اولاد پیدا ہو' میاں بیوی میں سے ہر ایک کو دوسرے سے راحت وسکون ملے اور ان کے مابین الفت و محبت قائم رہے۔

اللہ کے بندو! کب ہمارے اندر نرمی پیدا ہوگی؟ یہ مذموم عادتیں کب چھوڑیں گے؟ الفت و محبت کا ہمارے اندر بول بالا کب ہوگا؟ بخل و حرص کی برائیاں کب دور ہوں گی؟ توانا ایک ناتواں کی مدد کب کرے گا؟ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے خیر و سعادت اور خوشگوار زندگی کی راہ کب ہموار کرے گا؟ ذرا سوچو تو سہی' اس غریب کا کیا ہوگا جو گراں بار مہر ادا کرنے اور رسم ورواج کے پرستاروں کا ساتھ دینے کی طاقت نہیں رکھتا؟ آخر بیچاری ان دوشیزاؤں کا کیا قصور ہے جو محض مہر کی گرانی اور شادی کے فضول اخراجات کی وجہ سے شادی سے محروم کردی گئی ہیں' جن کو صاحب خانہ اور پاکباز بیوی اور صالح اولاد کی مشفق ماں بننے سے روک دیا گیا ہے؟

پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' بھلائی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو اور گناہ و معصیت میں کوئی مدد نہ دو' اللہ عزوجل کے اس فرمان کو سامنے رکھو:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ النور: ۳۲۔

اپنے بے نکاح افراد کے نکاح کردو اور اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کے بھی نکاح کر دو' اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوشحال کردے گا' اور اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰهِ الذي خلق فسوى ، والذي قدر فهدى ، خلق الإنسان من زوجين ذكر وأنثى ، أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله البشير النذير ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف کا سزاوار اللہ ہے جس نے سب چیزوں کو بنایا اور عمدگی سے بنایا' جس نے اندازہ مقرر کیا پھر راہ دکھائی' انسان کو مرد اور عورت کے جوڑے سے پیدا کیا' میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جنہیں اللہ نے بشیر و نذیر بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اے اللہ ! تو اپنے بندہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد !

مسلمانو ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور یہ بات بخوبی ذہن نشین کر لو کہ اللہ نے تمہیں جن افراد کا سرپرست اور نگہبان بنایا ہے ان کے سلسلہ میں تم سے باز پرس کرے گا' ہر شخص اپنی جگہ پر ذمہ دار ہے اور ماتحتوں کے بارے میں اس سے باز پرس ہو گی۔

اپنے ماتحتوں کو بغیر کسی شرعی عذر کے ان کے ہمسروں کے ساتھ شادی کرنے سے روکنا یا رکاوٹ کا سبب بننا در حقیقت امانت کو ضائع کرنا' اخلاق و مروت سے بیزاری اور بہت بڑا گناہ اور ظلم ہے' یہ عورت پر بھی ظلم ہے کہ اس کو اس کے ہمسر سے باز رکھا جاتا ہے اور سرپرست کا خود اپنے نفس پر بھی ظلم ہے کہ اس کے ذریعہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان خلافِ مصلحت کاموں اور مذموم رسموں کے خلاف آواز بلند کرے' بااثر حضرات اپنے معاشرہ پر نظر رکھیں' علماء و خطباء اپنے وعظ و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر میں اس پر روشنی ڈالیں' مدرسین درس کے دوران اور گھر کے سرپرست اپنے اہل وعیال کو اس سے بچنے کی تاکید کریں اور اس طرح سے جملہ امور و معاملات بالخصوص نکاح وشادی کے مسائل میں باہم تعاون کا مظاہرہ کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس سے جہاد کرنا

الحمد للّٰهِ الذي وهب السعادة لأوليائه المتقين ، وقضى بالذلة والهوان على أعدائه العاصين ، أحمده سبحانه وأسأله التوفيق والهداية ، وأستعيذ به من أسباب الهلاك والغواية ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له إله العالمين ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله سيد الأولين والآخرين، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اہل تقویٰ کو سعادت بخشی اور نافرمانوں پر ذلت و رسوائی مسلط کی' میں اللہ سبحانہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اس سے توفیق و ہدایت کا سوال کرتا اور ہلاکت و گمراہی کے اسباب سے پناہ مانگتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' وہ سارے جہان کا معبود ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم' جو تمام امتوں کے سردار ہیں' اللہ کے بندے اور رسول ہیں' اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

برادران اسلام! اپنے اندر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرو' تقویٰ کے بغیر عزت و بزرگی حاصل نہیں ہو سکتی' اور خسارہ و تباہی اس شخص کے لئے ہے جو حکم الٰہی سے سر تابی کرے۔

اللہ کے بندو! ہم پر گناہوں کا انبار لدا ہوا ہے' ہماری بصیرت کھو چکی ہے اور غفلت و کوتاہی اور دنیاداری ہم پر مسلط ہو گئی ہے' جس کے نتیجہ میں ہمارے دل سخت اور ضمیر مردہ ہو چکے ہیں' ہم لذتوں میں پڑے ہوئے ہیں' خواہشات کے پیچھے دوڑ رہے ہیں' مال جمع کرنے میں منہمک ہیں' طاعت الٰہی سے غافل اور مقصد حیات سے بے پرواہ ہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَO مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُحْدَثٍ إِلا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ﴾ الانبیاء: ۱'۲۔

لوگوں کا حساب نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیر رہے ہیں۔ ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔

دینی بھائیو! کیا موت ہر جاندار کا انجام نہیں؟ کیا مرنے کے بعد قبر ہمارا ٹھکانہ نہیں؟ کیا اس وحشت ناک تنہائی میں عمل صالح کے علاوہ بھی کوئی مونس و غمخوار ہوگا؟ کیا ہمارے حساب و کتاب کا وقت قریب نہیں ہے؟ کیا مرنے کے بعد ہمارا انجام حسب اعمال جنت یا جہنم نہیں ہوگا؟ آخر سب کچھ جانتے ہوئے بھی کیا وجہ ہے کہ ہم گناہ و معصیت کے سمندر میں غوطہ زن ہیں؟ نصیحت و خیر خواہی اور حق و صداقت کی وصیت ہمارے اندر سے مفقود کیوں ہوگئی؟ آج ہمارے معاشرہ میں محبت و دوستی صرف درہم و دینار کے لئے ہوتی ہے' عزت و احترام صرف مالداروں کا کیا جاتا ہے' دیندار اور سنت رسول کے پیرو کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے' بھلائی کا حکم دینے والے اور منکر سے روکنے والے سے نفرت کی جاتی ہے' کیا یہ سب ہماری شقاوت و بدبختی کی دلیل اور مردہ دلی کی علامت نہیں ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں تخلیق بخشی تاکہ اس کی عبادت کریں اور حلال اور پاکیزہ روزی عطا کی تاکہ اس کا آدابِ شکر بجا لائیں' اللہ کے جو حقوق ہمارے اوپر ہیں ان کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی بندگی کرنے میں' محرمات سے دور رہنے میں' توحید اور اخلاص عمل کے تقاضے پورے کرنے میں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ و سیرت کی سچی پیروی کرنے میں اور کتاب اللہ اور سنت رسول کی تعمیل میں ہم کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہونے دیں اور نفس کو اس کے لئے قربان کردیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم میں سے ہر شخص اگر اپنے نفس کا جائزہ لے اور شریعت کے اوامر و نواہی کے میزان پر اپنے اعمال کو پرکھے تو اس کی کوتاہی واضح ہو جائے گی اور انجام بھی معلوم ہو جائے گا۔ سوچو تو سہی' کیا ہم نے اپنے ایمان کا ثبوت دے کر کامل طور پر اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کیا ہے ؟ کیا عبودیت کے حقیقی مفہوم سے متصف ہو کر خالص اللہ کے لئے کوئی عمل کیا ہے ؟ کیا کماحقہ اس کی بندگی کی ہے ؟ یا اس کی رضا و خوشنودی چاہی ہے ؟ کیا ہمارا جو کردار ہے اہل ایمان اس سے خوش ہوں گے یا صلحاء امت اسے تسلیم کریں گے ؟ کیا ہم میں بہت سے ایسے لوگ موجود نہیں جو دین کی اہانت کرتے ہیں اور دین کے اہم ترین فریضہ نماز کا مذاق اڑاتے ہیں' جو کہ دین کا ستون اور بندے اور پروردگار کے مابین ایک رشتہ ہے۔

کیا شرم و حیا دین کا ایک حصہ نہیں ؟ لیکن آج حالت یہ ہے کہ بہت سے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کر کے اسے خیر باد کہہ دیا ہے' کیا یہ غلط ہے کہ آج عورتیں اجنبی مردوں کے درمیان بغیر کسی شرم و حیا کے چلتی پھر رہی ہیں' رسوائی اور ننگ و عار کے لباسوں میں سڑکوں پر گھومتی ہیں' فتنے بپا کرتی ہیں اور خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی پریشانی کا سبب بنتی ہیں ؟ کہاں ہیں ان کے سرپرست اور کہاں گئی ان کی غیرت و حمیت ؟ کیا یہ اسلامی تربیت ہے یا مغربی تہذیب ؟

کیا آج معاشرے میں دھوکہ اور فریب عام نہیں ؟ کیا اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ آدمی جھوٹا' حیلہ ساز' مکار' عیار اور منافق بن جائے ؟ کیا دین نے یہی سکھایا ہے کہ آدمی چغلخور ہو جائے اور لوگوں کے درمیان فساد کرائے ؟ میاں بیوی کے درمیان تفریق پیدا کرے ؟ دو دوستوں اور دو مسلمان بھائیوں کو آپس میں ایک دوسرے سے متنفر کر دے ؟ کیا ایک مسلمان ملامت گر' طعنہ زن اور فحش زبان ہو سکتا ہے ؟ کیا رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَيسَ المُؤمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا بِاللَّعَّانِ ، ولا الفَاحِشِ البَذِيِّءِ"[1]

مومن طعنہ زن نہیں ہوتا' ملامت گر نہیں ہوتا اور فحش گو اور بدزبان نہیں ہوتا۔

کیا دین کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو برا کام کرتے دیکھے تو اسے نہ روکے' نہ منع کرے' نہ معروف کا حکم دے اور نہ اللہ کا خوف دلائے؟

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' قرآن مجید کے اندر غور و فکر کرو' سنت رسول کو عملی جامہ پہناؤ اور آخرت کے لئے عمل کا توشہ تیار کرو' قبل اس کے کہ وقت گذر جائے' سابقہ زمانہ کی کوتاہیوں پر بے سود ندامت ہو اور توبہ و استغفار کی طاقت باقی نہ رہے' اور وہ وقت آئے جب نہایت ہی حسرت و افسوس کے ساتھ یہ کہو:

﴿يَٰحَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّٰخِرِينَ○ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾

الزمر: ۵۶ تا ۵۸۔

ہائے! افسوس اس تقصیر پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا' یا یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا' یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

---

(۱) مسند احمد ۱/ ۴۰۵ (۳۸۳۹) و ۱/ ۴۱۶ (۳۹۴۸) وجامع ترمذی' ابواب البر' باب ماجاء فی اللعنة (۲۰۶۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ العلي الكبير ، له الملك وله الحمد ، وهو على كل شيء قدير ، أحمده سبحانه وأشكره على آلائه ، وأسأله المزيد من فضله وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

اللہ ہی تعریف کا سزاوار ہے جو سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر بھی ہے' اس کی بے شمار نعمتوں پر میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور مزید فضل واحسان کا سوال کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مسلمان بن کر مرو' یہ دنیا گذرگاہ ہے' مستقل قیام گاہ نہیں' مستقل قیام گاہ تو دار آخرت ہے' لہٰذا اس گذرگاہ سے مستقل قیام گاہ کے لئے عمل کا توشہ تیار کرتے چلو اور دنیا کی زیب وآرائش سے دھوکہ نہ کھاؤ' اور یہ جان رکھو کہ سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے' اور سب سے برا کام وہ ہے جو دین کے اندر نیا ایجاد کیا گیا ہو' اور ہر بدعت گمراہی ہے' اور جماعت کو لازم پکڑو' کیونکہ اللہ کی توفیق ونصرت جماعت ہی کے ساتھ ہوتی ہے' اور جو جماعت سے نکلا وہ جہنم رسید ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق کا مسنون طریقہ (۱)

الحمد للهِ العليم الحليم ، أتقن ما صنع ، وأحكم ماشرع ، أحمده سبحانه ، له الحمد كله والثناء ، وأشكره على ما من به من الآلاء والنعماء ، وأشهد أن لا إله إلا اللّهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

اللہ ہی تعریف کا سزاوار ہے جو علیم و حلیم ہے' اس نے جو کچھ بنایا نہایت ہی عمدگی سے بنایا اور محکم ترین شریعت نازل کی' اسی کے لئے ہر قسم کی حمد و ثنا ہے' اس کی بے پایاں نعمتوں پر میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کے حکم کی تابعداری کرو' نافرمانی سے بچو اور یہ ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے' وہ یہ خبر رکھتا ہے کہ بندوں کے لئے کیا چیز بہتر ہو گی' اس نے ہمیں جس کام کا بھی حکم دیا اس میں کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت موجود ہے' اور جس چیز سے بھی منع کیا ہماری سہولت و آسانی کے لئے کیا' نکاح کا طریقہ مشروع کیا کہ اس کے اندر بے شمار منافع ہیں' لیکن اختلاف و نزاع کی صورت میں طلاق بھی مباح قرار دیا' تاکہ بیوی کی جانب سے اگر اس کے نفس یا شوہر کے مال و جائداد میں کوئی خیانت ظاہر ہو یا کسی اخلاقی کمزوری یا بدطبعی کا پتہ چلے تو شوہر ایسی غیر صالح بیوی کے شر سے چھٹکارا حاصل کر لے۔ شوہر کو اپنی بیوی کے سلسلہ میں جب کوئی تشویش ناک بات معلوم ہو' یا اس کے لئے وہ ناخوشگواری کا سبب بن رہی ہو اور ایسی

(۱) خطبہ ۱۹ / جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت ہو کہ اس کی اصلاح شوہر کے بس سے باہر ہو' یا شوہر کو یہ خوف ہو کہ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکے گا تو اسے اختیار ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر رخصت کر دے۔

اس کے بالکل برعکس کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر شریر اور بدخلق ہوتا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بدسلوکی کرتا اور اس کی زندگی ناخوشگوار بنا دیتا ہے اور بیوی کو یہ ڈر لاحق ہو جاتا ہے کہ وہ شوہر کے حقوق کے سلسلہ میں اللہ کے مقرر کردہ حدود کی پابندی نہ کر سکے گی' تو ایسی صورت میں بیوی کے لئے بھی یہ جائز ہے کہ اس شوہر سے رہائی حاصل کر لے' خواہ طلاق لینے کے لئے اسے شوہر کو کچھ مال بھی دینا پڑے۔

بہر حال جب شوہر یا بیوی کی جانب سے نااتفاقی کی صورت پیدا ہو جائے اور دونوں کے درمیان تعلقات برقرار نہ رہ سکیں تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے طلاق کے مشروع طریقہ کی جانب رہنمائی کی ہے' فرمایا:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ البقرہ: ۲۲۹۔

طلاق دو بار ہے (جن میں سے ہر ایک دفعہ کے بعد عورت کو) یا تو بطریق شائستہ نکاح میں رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

جب طلاق کی ضرورت پیش آجائے تو اس نازک معاملہ کی جانب اقدام کرنے سے پہلے خوب غور و فکر نیز اپنے خیر خواہوں اور بزرگوں سے صلاح و مشورہ کر لینا چاہئے' کیونکہ طلاق ایک ایسا کام ہے جس کے بعد احوال پراگندہ اور افرادِ خاندان منتشر ہو جاتے ہیں' نیز ان کے علاوہ اور بہت سی باتیں پیش آتی ہیں جن کا انجام کچھ اچھا نہیں ہوتا۔

طلاق شرعی جسے طلاق مسنون کہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو بحالت طہر ایک طلاق دے جس طہر میں اس کے ساتھ جماع نہ کیا ہو' اور طلاق دینے کے بعد اسے اپنے ہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں رہنے دے۔ اگر اس دوران دونوں کے مابین پھر سے محبت پیدا ہو جائے' جو اختلاف تھا وہ دور ہو جائے اور دونوں کو یہ امید ہو کہ اللہ کے حدود کی پابندی کر سکیں گے تو شوہر کو چاہئے کہ رجوع کر لے' ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ الفت و محبت اور مودت و یگانگت پیدا فرما دے۔ نیز میاں بیوی دونوں گاہے بگاہے پیش آجانے والی نامناسب باتوں سے چشم پوشی کرنے اور بتقاضائے بشریت صادر ہونے والے بعض افعال کو برداشت کرنے کا عزم کریں۔ لیکن رجوع کے بعد بھی اگر ناخوشگواری کی صورت باقی رہتی ہے اور حالات میں سدھار پیدا نہیں ہوتا تو پہلی طلاق کے انداز پر اسے دوسری طلاق دے اور جس طرح پہلی طلاق کے بعد کیا تھا اسی طرح پھر کرے (یعنی طلاق دینے کے بعد اگر اصلاح حال کی صورت پیدا ہو جائے جیسا کہ ابھی مذکور ہوا' تو رجوع کر لے) کیونکہ شرعاً اور عام لوگوں کے نزدیک بھی یہی مطلوب ہے' اور اگر اس (رجوع) کے بعد بھی حالات میں سدھار نہ پیدا ہو تو اسی انداز سے تیسری طلاق دے دے' اس آخری طلاق کے بعد عورت اپنے سابقہ شوہر کے لئے حرام ہو جاتی ہے' ہاں اگر ایسا ہو کہ وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ شادی کرے' پھر ان دونوں کے مابین (باہمی بگاڑ اور فساد کی وجہ سے) طلاق کی نوبت آئے تو اس کے بعد وہ عورت پھر اپنے سابقہ شوہر کے پاس نکاح جدید کے ساتھ واپس آسکتی ہے' یہ طلاق کا وہ مسنون طریقہ ہے جس کی ہمیں شریعت نے تعلیم دی ہے۔

لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے جاہل' نادان اور پرلے درجے کے لوگ بے موقع و محل طلاق کا استعمال کرتے ہیں' بعض لوگوں کو یہ حماقت سوار رہتی ہے کہ ان سے اگر خرید و فروخت یا لین دین میں کوئی مغالطہ ہو جاتا ہے یا لایعنی امور میں کسی سے کوئی اختلاف یا فضول میں کوئی جھگڑا ہو جاتا ہے تو جھٹ اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں' حالانکہ وہ بیچاری یہ بھی نہیں جانتی کہ کس سبب اور قصور کی وجہ سے اس کے ساتھ یہ سلوک ہوا۔ اس موقع پر طلاق کا سبب شوہر کی بے رغبتی نہیں بلکہ محض اس کا طیش و غضب اور اس کی حماقت ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح بعض بے وقوف ایک نہایت ہی معمولی بات پر اپنی بیوی کو طلاق سنا دیتے ہیں' مثلاً بیوی نے کھانا تیار نہیں کیا' یا اس کے کپڑے نہیں دھوئے' یا گھر کی صفائی نہیں کی' یا کسی اہم ضرورت کے تحت اپنے میکے چلی گئی' تو طیش میں آکر اسے سب وشتم کرتے اور برا بھلا کہتے ہیں اور ایک ہی بار میں اسے تین طلاق داغ دیتے ہیں' حالانکہ ایک ہی مجلس میں اور ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاق دینے سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے' ایسا شخص جو گویا دوبارہ صلح کی گنجائش نہیں چھوڑتا حکم الٰہی سے سرتابی کرنے والا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے' شیطانی خواہشات کی پیروی کرتا ہے' اپنے غضب اور غصہ اور خواہش نفس کے پیچھے چلتا ہے' افرادِ خاندان کو منتشر کرتا اور دشمنوں کو ہنسنے اور خوش ہونے کا موقع دیتا ہے۔

بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایسا ناعاقبت اندیش جلد باز شخص اپنے کرتوت پر نہایت پشیمان ہوتا اور کف افسوس ملتا ہے' اور رجوع اور تلافی مافات کے لئے ادھر ادھر دوڑتا اور کوشش کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی امت کے لئے نہایت ہی شفیق اور خیر خواہ ہیں' آپ کا ارشاد گرامی ہے :

"أبغضُ الحَلالِ إلى اللهِ الطَّلاق"[1]

اللہ کے نزدیک حلال کاموں میں سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے۔

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاق دیدی تھی' تو آپ غصہ ہو گئے اور فرمایا :

---

(۱) امام سیوطی نے الجامع الصغیر (۱/ ۷ ۹) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَيُلعَبُ بِكِتاب الله وَأَنا بين أَظهرِكُم"[1]

کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل ہو رہا ہے درانحالیکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں ؟

یہاں تک کہ آپ کا غصہ دیکھ کر ایک صحابی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ایسے شخص کو میں قتل نہ کر دوں ؟

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کسی ایسے شخص کے بارے میں فتویٰ لیا جاتا جو اپنی بیوی کو تین طلاق دے چکا ہوتا تو اس سے زیادہ کچھ نہ کہتے : "لو اتقيت الله جعل لك مخرجاً" یعنی تم اگر اللہ سے ڈرے ہوتے تو وہ تمہارے لئے کوئی سبیل پیدا کر دیتا۔

اللہ کے بندو! لہٰذا اللہ کا خوف کھاؤ' اور ہر مسلمان یہ ملحوظ رکھے کہ طلاق دینے کا مسنون طریقہ اور اس کا موقع و محل کیا ہے ؟ اگر وہ اس کا خیال نہیں رکھتا تو محرمات کا مرتکب ہوگا' ندامت و پشیمانی اٹھائے گا اور اس کی زندگی بے کیف ہو کر رہ جائے گی۔ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے :

﴿الطَّلاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ وَلا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلا أَنْ يَخَافَا أَلا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ البقرہ : ۲۲۹۔

طلاق دو بار ہے (اور ہر ایک دفعہ کے بعد عورت کو) یا تو بطریق شائستہ نکاح میں رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے' اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو

---

(۱) سنن نسائی' کتاب الطلاق' باب الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ (۳۴۰۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے کچھ واپس لے لو' ہاں اگر میاں بیوی کو ڈر ہو کہ وہ اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں' یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے باہر نہ نکلنا' اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے باہر نکل جائیں گے وہ گنہگار ہوں گے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہِ علی إحسانه ، والشكر له علی توفیقه وامتنانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له تعظيما لشأنه سبحانه ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله الداعي إلی رضوانه ، اللهم صل وسلم علی عبدك ورسولك محمد وعلی آله وأصحابه۔

اللہ تعالیٰ کے احسان و توفیق پر میں اس کی حمد و ثنا بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور وہ پاک ہے' ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو اللہ کی رضا و خوشنودی کی طرف بلانے والے ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اپنے اندر اللہ کا خوف پیدا کرو اور اس کے احکامات بجالاؤ' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و توجیہات کی تعمیل اور سیرت و ہدایت کی اتباع کرو کہ یہی باعث نجات و فلاح ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جن باتوں کی رہنمائی فرمائی ہے وہ ہمارے لئے خیر و سعادت کا باعث اور سکون و طمانیت کی ضامن ہیں' آپ کے ارشادات و توجیہات جو ہمارے لئے اصلاح حال اور راحت زندگی کا سبب ہیں' انہی میں سے یہ ارشاد گرامی بھی ہے :

"لا يَفركُ مُؤمنٌ مُؤمنةً ، إن كَرِهَ منها خُلُقاً رَضيَ منها آخرَ"[1]

کوئی مومن شوہر اپنی مومن بیوی سے بغض نہ رکھے' کیونکہ اس کی کسی عادت سے اگر اسے ناگواری ہے تو اس کے اور دوسرے اخلاق سے وہ خوش ہوگا۔

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الرضاع' باب الوصیۃ بالنساء (۱۴۶۹) و مسند احمد ۲/ ۳۲۹ (۸۳۷۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایک خراب عادت کی وجہ سے کسی کو اپنی بیوی سے بغض ونفرت نہیں رکھنی چاہئے' بلکہ اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس کے اندر اگر ایک خراب عادت ہے تو دوسرے بہت سے اچھے اخلاق بھی ہیں' اور محض ایک نامناسب عادت کی وجہ سے دوسرے بہت سے عمدہ اور بہترین اخلاق کو نظر انداز کر دینا مناسب نہیں' کیونکہ یہ بات تقریباً ناممکن ہے کہ کسی کو ایسی بیوی یا دوست یا ہم نشین ملے جس کی ایک ایک ادا اسے پسند ہو اور ہر پہلو سے وہ اس کے معیار کے مطابق ہو۔

ایک مسلمان اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان گرانقدر توجیہات پر عمل کرے تو بے شمار مشکلات سے محفوظ رہے گا' اس کے حالات درست ہو جائیں گے' گھر باسعادت ہو گا اور اپنی بیوی کے ساتھ اس کی صحبت و رفاقت طویل ہو گی۔

لہٰذا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان گرانقدر اور مفید ترین ارشادات و توجیہات پر عمل کرو' اسی سے دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل ہو گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے توبہ وانابت [1]

الحمد للّٰهِ الكريم التواب ، غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ، خلق الإنسان لعبادته ، وجعل الدنيا دار كسب وعمل ، والآخرة دار جزاء للعقاب والثواب ﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ﴾ أحمده سبحانه ، وأشكره على سوابغ فضله وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو کرم والا' توبہ قبول کرنے والا' گناہ معاف فرمانے والا اور سخت عذاب والا ہے' اس نے انسانوں کو اپنی عبادت اور بندگی کے لئے پیدا کیا' دنیا کو دار العمل اور آخرت کو دار الجزاء قرار دیا' موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ عمل میں کون بہتر ہے' اور وہ غلبہ والا اور بخشنے والا ہے' اس رب پاک کے بے پایاں فضل و احسان پر میں اس کی حمد بیان کرتا اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ امابعد!

برادران اسلام! دنیاوی زندگی درحقیقت ایک گذرگاہ ہے اور آخرت جو اس کے بعد آنے والی ہے وہی مستقل قیامگاہ ہے' لہٰذا اس کے لئے دنیا ہی میں عمل صالح کا توشہ تیار کرلو تاکہ دنیا اور آخرت کی سعادت سے ہمکنار ہو' اور گناہ و معصیت کے کاموں سے بچو کیونکہ یہ باعث رسوائی و ندامت ہیں' رب العالمین کا ارشاد ہے :

---

(۱) خطبہ ۳۰ / ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ O إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ الفاطر: ۵،۶۔

تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو، وہ اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہوں۔

مسلمانو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان تمام اوصاف کی تعلیم دے دی ہے جن سے متصف ہونا ہمارے لئے ضروری ہے، چنانچہ صحیح بخاری کی روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

"أَخَذَ النَّبِيّ صلى اللّهُ عليه وسلم بمنكِبي فقال: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنكَ غَرِيب أَو عَابِرُ سَبِيل"(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مونڈھوں کو پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں اس طرح زندگی گذارو گویا تم ایک اجنبی ہو یا کوئی مسافر۔

چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

"إِذَا أَمسَيتَ فَلا تَنْتظر الصَّبَاح، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلا تَنْتَظر المَسَاء، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمرضكَ، وَمِنْ حَيَاتكَ لِموتكَ"(۲)

جب شام کر لو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کر لو تو شام کے انتظار میں نہ رہو، اور اپنی صحت سے بیماری کے لئے کچھ توشے تیار کر لو اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لئے۔

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب سوم(۶۴۱۶) ومسند احمد ۲/ ۲۴ (۴۷۶۴)

(۲) صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب سوم(۶۴۱۶) ومسند احمد ۲/ ۲۴ (۴۷۶۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اغْتَنِم خمسًا قَبلَ خَمس : شَبابَكَ قَبل هَرمك ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقمك ، وَغِنَاكَ قبلَ فقرِكَ ، وَفراغَكَ قَبلَ شغلك ، وَحياتك قبلَ مَوتِكَ"(۱)

یعنی پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے' صحت کو بیماری سے پہلے' مالداری کو محتاجی سے پہلے' فرصت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔

اللہ کے بندو! دنیا کا ایک ایک لمحہ زوال پذیر ہے' ہر جاندار فنا کی طرف جارہا ہے' اللہ کے سوا یہاں کی ہر چیز فانی ہے اور ہر نعمت ختم ہو جانے والی ہے' ارشاد الٰہی ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍO وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ﴾ الرحمٰن: ۲۶'۲۷۔

جو مخلوق بھی زمین پر ہے اسے فنا ہونا ہے اور تمہارے پروردگار ہی کا چہرہ جو صاحب جلال وعظمت ہے' باقی رہے گا۔

دینی بھائیو! کیا ہم میں سے ہر شخص اپنے حالات کا جائزہ نہیں لیتا؟ کیا وہ یہ نہیں سوچتا کہ اسے دنیا سے کوچ کرنا اور کہیں جانا ہے؟ شاید اس طرح وہ اپنے رب کی جانب رجوع کر سکے' اس سے انابت وتوبہ کی تجدید کرے' جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادے۔

ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو موت سے غافل صحت وعافیت کی نعمتوں میں داد عیش دے

(۱) ملاحظہ ہو: فیض القدیر ۲ / ۱۶۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے' زین عراقی نے کہا ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے' حاکم نے مستدرک ۴ / ۳۰۶ میں اس کی تخریج کی ہے اور اس کے بخاری و مسلم کی شرط پر ہونے کا اشارہ کیا ہے' اسی وجہ سے سیوطی نے اس حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے' اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کی سند میں جعفر بن برکان ہیں جو ضعیف ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہوتے ہیں' اپنی قوت و توانائی اور جوانی پہ نازاں ہوتے ہیں' ضعف و پیری کا انہیں کھٹکا تک نہیں ہوتا' موت کو بھول کر بھی کبھی یاد نہیں کرتے' کہ اچانک بیماری کا حملہ ہوتا ہے' قوت و توانائی کے بعد کمزوری آجاتی ہے' خوشی کی جگہ غم اور خوشحالی کی جگہ ناخوشحالی مسلط ہو جاتی ہے' اس وقت کوئی ہم نشین اس کو آرام دے سکتا ہے نہ مونس و غم خوار اسے خوش کر سکتا ہے' صحت کے زمانہ میں جو چیزیں مرغوب تھیں ان سے بھی اکتا جاتا ہے' کھانے پینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے' دوا تک لینا گوارہ نہیں کرتا' عمر رفتہ اور جوانی کے ان ایام کو یاد کرتا ہے جنہیں وہ ضائع کر چکا ہوتا ہے' اپنا جمع کردہ مال اور بنائے ہوئے گھر اور بالا خانے اسے یاد آتے ہیں' دنیا چھوڑتے ہوئے اسے تکلیف ہوتی ہے' اپنے پیچھے اپنی کمزور اور ناتواں اولاد چھوڑ رہا ہوتا ہے جن کے ضائع اور برباد ہونے کا اسے ڈر لگا رہتا ہے' اور خود اس کا نفس بیماری و تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور دل شفائے عاجل کی امید لئے رہتا ہے' لیکن جب بیماری انتہا کو پہنچ چکی ہو' دوا بے اثر ہو رہی ہو' خود اس کا مزاج دگرگوں ہو چکا ہو' اطباء حیران ہوں تو اب کون سی تدبیر کارگر ثابت ہو سکتی ہے؟ ایسے وقت میں ماضی کی غلطیوں پر ندامت ہوتی ہے اور غفلت و کوتاہی کے انجام بد کا احساس ہوتا ہے' لیکن:

﴿لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ﴾ق: ٢٢۔

یہ وہ دن ہے جس سے تو غافل ہو رہا تھا' اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

اسی طرح کتنے ایسے لوگ بھی گذر چکے جن پر کسی مرض والم کے بغیر اچانک موت کا حملہ ہوا اور وہ بلا کسی مہلت کے لقمہ اجل بن کر دنیا سے رخصت ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ق:۱۹۔
موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آپہنچی (اے انسان!) یہی وہ حالت ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

وفات یافتہ اگر مومن اور اللہ اور رسول کا فرماں بردار ہے تو موت اس کے لئے اس دار محن سے راحت کا سبب ہوگی‘لیکن اگر شرک و معصیت میں مبتلا تھا تو موت اس کے لئے عذاب کی ابتدا ہے۔

ہم ہمیشہ یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ کتنے لوگ دنیا سے رخت سفر باندھ کر رخصت ہوتے رہتے ہیں‘ مختلف کیفیت میں اور مختلف اسباب سے موت آپہنچتی ہے‘لیکن اس کے باوجود ہم مقصد حیات سے غافل لہو ولعب میں مبتلا ہیں‘ قرآن کریم اعلان کر رہا ہے:

﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ﴾الانبیاء:۱۔
لوگوں کے حساب کا وقت قریب آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

لوگو! سعید و نیک بخت وہی ہے جو اپنے مولیٰ کے مراقب و نگراں ہونے کا احساس رکھے‘ ظاہر و پوشیدہ ہر حال میں اس سے ڈرے‘ گناہ اور معصیت کے کاموں سے بچے اور ایسے اچھے اعمال کرے جو قبر میں اس کا ساتھ دیں اور عذاب الٰہی سے بچائیں۔

لہٰذا! اللہ کی خشیت پیدا کرو اور جہاں تک ممکن ہو اس سے انابت و رجوع کرو‘ اللہ اپنے بندوں کے ساتھ نہایت مہربان ہے‘وہ بندوں کی توبہ سے خوش ہوتا اور ان کی معذرت قبول فرماتا ہے‘اس کا اعلان ہے:

﴿يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنِيبُوا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَٰحَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّٰخِرِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ الزمر: ۵۳ تا ۵۸۔

اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا' اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے' وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آواقع ہو اور تمھیں مدد نہ ملے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو' اس نہایت اچھی کتاب کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے' پیروی کرو۔ مبادا اس وقت کوئی متنفس کہنے لگے کہ ہائے افسوس اس تقصیر پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا۔ یا یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ الباقي على الدوام ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأسأله التوفيق للتوبة والإنابة ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

www.KitaboSunnat.com

تمام تعریف کا سزاوار اللہ ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر بھی ہے' میں اس رب پاک کی حمد اور اس کا شکر بیان کرتا ہوں اور اس سے توبہ وانابت کی توفیق مانگتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو' اس کی طاعت وبندگی کرو اور قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ ہو خود اپنا محاسبہ کرو' اپنے نفس کا جائزہ لو اور رب العالمین کے سامنے پیش ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ' اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ﴾ الحاقہ: ۱۸۔

اس روز تم پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔

لہٰذا! قبل اس کے کہ تمہاری زندگی ختم ہو' عمر جواب دے اور موت کی بے ہوشی طاری ہو' اپنے بچاؤ کا سامان کر لو' رب العالمین کا ارشاد ہے:

﴿فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ ○ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ○ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ○

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ۝ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ۝ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ﴾الواقعہ: ۸۸ تا ۹۵۔

اگر وہ اللہ کے مقربین میں سے ہے تو اس کے لئے آرام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔ اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے تو کہا جائے گا کہ تجھ پر سلام ہو کہ تو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو اس کے لئے کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور جہنم میں داخل کیا جانا' بیشک یہ حق الیقین ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہِ رمضان کی فضیلت

الحمد لله دائم الفضل والإحسان ، أنعم علينا بشهر رمضان ، وجعله أحد أركان الإسلام ، وأجزل فيه لعباده العطاء والإنعام ، أحمده سبحانه على جوده المدرار ، وأشكره على نعمه الغزار ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مسلسل فضل واحسان کرنے والا ہے' اس نے ہمیں رمضان کا مہینہ دے کر احسانِ عظیم فرمایا ہے اور اس کے روزہ کو اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے' ساتھ ہی اس مہینہ میں اپنے بندوں کے لئے بہت ہی زیادہ انعام واکرام کا وعدہ کیا ہے' اس رب پاک کی مسلسل اور بے پایاں نعمتوں پر میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اپنے تمام حالات واوقات میں اللہ سے ڈرو اور جملہ حرکات وسکنات میں اس کے مراقب ونگراں ہونے کا احساس رکھو اور یہ جان لو کہ اس نے بعض اوقات اور بعض ایام کو دیگر اوقات وایام پر شرف وفضیلت بخشی ہے اور ان کو اپنے مومن بندوں کے لئے نہایت گرانقدر سرمایہ قرار دیا ہے۔ انہی ایام میں سے رمضان المبارک کا مہینہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضیلتوں سے نوازا ہے' چنانچہ اسی میں قرآن کریم اتارا' مخلوق پر اس کے روزے فرض قرار دیئے اور اسے عفو ودرگذر اور بخشش ومغفرت کا بہت بڑا موقعہ بنایا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَن صَام رَمضانَ إِيمانًا وَاحتسابًا غُفر لَه مَا تقدَّم منْ ذَنبِه"(۱)

جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سارے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

روزہ ایک محکم فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گذشتہ امتوں کی طرح اس امت پر بھی مقرر کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ بندے اپنی خیر و مصلحت حاصل کریں' فضائل و محاسن سے اپنے آپ کو سنواریں اور اپنے نفس کو ہر طرح کی رذالتوں اور بری خصلتوں سے پاک کر کے اس کی تہذیب و تربیت کریں۔

روزہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ایک مسلمان صبر و ضبط' محنت و مشقت اور ایثار و تعاون کا خوگر ہو جاتا ہے' حیوانی اوصاف سے بالاتر ہو کر اس کے اندر ملکوتی صفات پیدا ہو جاتے ہیں اور رب العالمین کی اطاعت' اس کے احکام و فرامین کی بجاآوری اور اس کے بہترین انعام واکرام کی امید میں وہ دنیاوی لذات و خواہشات سے دور رہتا ہے۔

روزہ کے ذریعہ درحقیقت بندہ مسلم کا ایمان راسخ ہوتا ہے' نفس تقویٰ کے ذریعہ پاک ہو جاتا ہے اور صبر و ضبط کی قدرت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا ایمان اسے فرمانِ الٰہی کی تعمیل اور اس کے وعدۂ رحمت کی تصدیق میں روزہ رکھنے پر آمادہ کرتا ہے' تقویٰ اسے سب و شتم' طعن و تشنیع اور تمام منہیات و محرمات کے ارتکاب سے باز رکھتا ہے' اور صبر اسے حرام لذتوں اور ناجائز خواہشات سے روکتا اور طاعت الٰہی میں مشقتیں برداشت کرنے پر ابھارتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر اپنے ان بندوں کو جو اس کے احکام کی تابعداری اور اس کی طاعت و بندگی کی طرف سبقت کرتے ہیں' مخاطب کر کے فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

(۱) سنن نسائی' کتاب الصیام' باب ثواب من قام رمضان وصامہ ایمانًا واحتسابًا (۲۰۸۲ تا ۲۰۸۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾البقرہ : ۱۸۳۔

اے مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے روزہ دار بندوں کو جہاں ''اہل ایمان'' کے نام سے مخاطب کیا ہے' وہیں یہ بھی بتایا ہے کہ روزہ تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان کو صبر کا مہینہ قرار دیا ہے' چنانچہ اس مہینہ میں صبر واضح ترین صورت میں نمایاں ہوتا ہے' اور چونکہ رمضان کے روزے تقویٰ و پرہیزگاری کا سبب ہیں اور اہل تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے :

﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾المائدہ ۲۷۔

اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں ہی سے قبول فرمایا کرتا ہے۔

اس لئے ایک مومن کو ماہِ رمضان کی آمد سے خوشی ہوتی ہے' مزید برآں اس وجہ سے بھی اس کے دل کو اس ماہ سے انشراح ہوتا ہے کہ یہ صبر کا مہینہ ہے' اس میں وہ صبر کی برکتیں حاصل کرتا اور صبر کی صفت سے متصف ہو کر ان بندگانِ الٰہی کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے جن کے بارے میں رب العالمین کا ارشاد ہے :

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾الزمر : ۱۰۔

جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بیشمار ثواب ملے گا۔

اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہِ رمضان کی آمد سے انتہائی خوشی ہوتی' آپ انشراح صدر اور طمانینت نفس کے ساتھ اسے خوش آمدید کہتے' صحابہ کرام کو بھی اس کی آمد کی بشارت دیتے' اس کے حقوق کی کماحقہ ادائیگی پر ابھارتے اور اس کی خصوصیات و فضائل سے آگاہ فرماتے تھے' تاکہ اس مقدس مہینہ میں ان کے عزائم میں مزید پختگی پیدا ہو' ارادے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند ہوں اور حسنات کی طرف وہ سبقت کریں۔ چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان کے اندر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں :

"خطبنا رسول اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم في آخر يوم من شعبان فقال : أَيُّهَا الناسُ ! قَد أظلَّكُم شَهْر عظِيم ، شَهْرٌ مُبَارِكٌ شَهْرٌ فِيه لَيلَةٌ خَيرٌ مِن أَلْفِ شَهر ، جَعَل اللّٰهُ صيامَه فَرِيضةً وَقِيامَ لَيلِهِ تطوُّعًا ، مَن تَقرَّبَ فيه بِخَصلةٍ من الخيرِ كان كَمَنْ أدَّى فرِيْضة فِيمَا سِواهُ ، وَهو شَهر الصَّبرِ والصَّبرُ ثَوابُه الجَنَّة ، وَشَهر المواسَاةِ ، وَشَهْرٌ يزاد فِيه رِزقُ المؤمِنِ ، مَن فطَّرَ فيهِ صَائِما كَانَ مَغفرة لِذُنوبه وَعِتقًا لِرقبَته مِن النَّار وَكان لهُ مِثلُ أجرِه مِن غيرِ أن يُنتقص مِن أجرِه شيء ، قلنا يا رسول اللّٰه ليس كلنا يجد ما يفطر به الصائم ، فقال صلى اللّٰه عليه وسلم : يُعطي اللّٰه هذا الثوابَ مَن فطَّرَ صَائمًا على مذقة لَبن أو تَمرة أو شُربة من مَاء ، وَمَن أشبع صَائمًا سَقَاه اللّٰهُ مِن حَوضي شُربةً لا يظمأُ حتَّى يَدخُلَ الجَنَّةَ ، وَهُو شَهْرٌ أَوَّلُه رَحْمَة وَأوسطهُ مَغْفِرة وَآخره عِتقٌ مِنَ النَّار ، وَمَن خَفَّف عَن مَملوكِهِ فيه غَفرَ اللّٰهُ لَهُ وأعتقَهُ مِنَ النَّارِ"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا کہ لوگو! ایک عظیم اور مبارک مہینہ تم پر سایہ فگن ہے' اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور قیام

(۱) اس حدیث کو حافظ منذری نے بھی الترغیب والترہیب (۲'۴'۹'۱۵) میں تقریباً ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللیل نفل رکھا ہے' جو اس مہینہ میں کوئی نفل کام کرے گا اسے دیگر مہینوں کے ایک فرض کی ادائیگی کا ثواب ملے گا' یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے' یہ مہینہ غمخواری کا ہے' اس مہینہ میں مومن کی روزی بڑھادی جاتی ہے' جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے نجات کا سبب بن جاتا ہے' مزید برآں روزہ افطار کرنے والے کے برابر اسے ثواب بھی ملتا ہے' لیکن روزہ افطار کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص کو تو ایسی چیز میسر نہیں جس سے وہ روزہ دار کو افطار کرائے' آپ نے فرمایا کہ یہ ثواب تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے جس نے گھونٹ بھر دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کو افطار کرایا ہو' اور جس نے کسی روزہ دار کو کھلا کر آسودہ کر دیا تو اس شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا جام پلائے گا کہ تادخول جنت اسے پیاس محسوس نہ ہوگی' یہ مہینہ ایسا ہے جس کے ابتدائی ایام رحمت کے ہیں اور درمیانی مغفرت کے اور آخری ایام جہنم سے آزادی و نجات کے' اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے ماتحتوں پر نرمی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے نجات دیدے گا۔

رمضان المبارک کے مہینہ کی یہ چند خصوصیات ہیں جو رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے اندر بیان فرمائی ہیں تاکہ ہم اس ماہ مبارک کی قدر و منزلت پہچانیں اور اللہ رب العالمین سے اجر و ثواب حاصل کریں۔

لیکن افسوس کہ بہت سے مسلمان اس مبارک مہینہ کا احترام نہیں کرتے' اس کی قدر و منزلت نہیں پہچانتے' سارا دن سونے' آرام کرنے اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن سے غفلت میں گزار دیتے ہیں' راتیں شہوات و نفسانیت' قمار بازی' لہو ولعب نیز طاعت الٰہی سے روگردانی کی نذر ہو جاتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! ذرا سوچو کیا اللہ کی تدبیر اور اس کی سزا و عقاب سے ہم مامون ہیں؟ کیا اس فانی دنیا کے اندر ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ موت روزانہ نہ جانے کتنی جانوں کو اپنا لقمہ بنا رہی ہے اور ہر ہر لمحہ ہمیں جزا و سزا کے گھر سے قریب کرتا جا رہا ہے' اب تک کتنے لوگ اپنے اپنے بالا خانوں اور پر عیش سامانِ زندگی سے رخت سفر باندھ کر راہئ عدم ہو چکے ہیں' تنگ و تاریک اور وحشت ناک قبر ان کا ٹھکانہ بن چکی ہے' جہاں سوائے عمل صالح کے کوئی مونس و غم خوار ہے نہ دنیا کا جمع کردہ مال کچھ کام آسکتا ہے۔ ان مرنے والوں میں کتنے ایسے ہوں گے جنہوں نے دنیا کے اندر کتنا حرام کھایا ہوگا' بکثرت گناہ کئے ہوں گے' اچھے اچھے واعظوں کی نصیحت و موعظت ان کے لئے بے اثر اور صدا بصحرا ثابت ہوئی ہوگی' فرمان باری ہے:

﴿ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾ الحجر: ۳۔

آپ انہیں کھاتا' نفع اٹھاتا اور (جھوٹی) امیدوں میں مشغول ہوتا چھوڑ دیجئے' یہ خود ابھی جان لیں گے۔

یا اللہ! تو ہماری غفلت دور کر' آخرت کے لئے تیاری کی توفیق دے' قبر کی تنہائی میں ہم پر رحم فرما' قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون رکھ اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔

مولیٰ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے' عفو و درگزر پسند کرتا ہے' اپنی رحمت سے ہماری کوتاہیاں معاف کر اور ہم پر بارانِ رحمت نازل فرما۔ أعوذ باللّٰهِ من الشيطن الرجيم:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ البقرہ : ۱۸۵۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا' راہ بتلاتا ہے لوگوں کو' اور اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں ہدایت کی اور حق کو ناحق سے پہچاننے کی۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پائے وہ اس میں روزے رکھے' اور جو کوئی بیمار یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے' اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے' سختی نہیں کرنا چاہتا' اور یہ چاہتا ہے کہ تم رمضان کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی کرو اس احسان پر کہ تم کو سیدھا رستہ چلایا اور تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لله الذي هدانا للإسلام ، وفضلنا به على سائر الأنام ، وأحمده سبحانه وأشكره ، لا نحصي ثناء عليه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، ذوالفضل العميم ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله النبي الكريم ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مذہب اسلام کی راہ دکھائی اور اس کے ذریعہ تمام مخلوق پر ہمیں فضیلت بخشی' میں اللہ کی حمد و تعریف بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں' اور ہم اس کی تعریف کا شمار نہیں کر سکتے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' وہ بے شمار فضل واحسان والا ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول اور بزرگ نبی ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اللہ کا خوف کھاؤ' اس کے احکام و فرامین کی تعمیل کرو' منہیات سے بچو' اس کی بے پایاں نعمتوں کی شکر گزاری کرو' ماہِ رمضان کی قدر و منزلت پہچانو اور ان بابرکت ایام کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ رب العالمین سے توبہ واستغفار اور رجوع وانابت کرو' کیونکہ یہ بڑا ہی مبارک مہینہ ہے' اسی میں قرآن کریم نازل ہوا جو ہر قسم کی خیر وہدایت پر مشتمل ہے' یہ وہ مہینہ ہے جس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور گناہوں کی بخشش ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ کی بخشش ورحمت حاصل کرنے کے لئے خوب خوب دعائیں کرو' نامناسب قول و فعل سے بچو' اجر و ثواب کی امید رکھو' ساتھ ہی لغو' گناہ و معصیت اور غیبت و چغلخوری کے ذریعہ اپنے روزے برباد نہ کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن کی فضیلت اور رمضان المبارک

الحمدُ لله الذي أنزل على عبدهِ الكتاب ولم يجعل لهُ عوجًا ، وجعله نورا يهدي به من يشاء إلى الطريق المستقيم ، أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ إنعامه ، وترادف آلائه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، أنزل كتابه يهدي للتي هي أقوم ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر طرح کی تعریف اللہ کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے - محمد صلی اللہ علیہ وسلم - پر کتاب اتاری اور اس میں کسی طرح کی کسر نہیں رکھی اور اس کتاب کو نور بنایا جس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے صراطِ مستقیم پر گامزن کرتا ہے' اس کے بے شمار انعام واکرام پر میں اس کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اس نے اپنی کتاب قرآن نازل کی جو سیدھی راہ دکھاتی ہے' میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منتخب اور برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ مولا! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! قرآن کریم کی تلاوت بالخصوص ماہ رمضان میں ایک بڑی عبادت اور افضل ترین عمل ہے' کیونکہ اس مہینہ کے کچھ امتیازات ہیں جو دیگر مہینوں کو حاصل نہیں' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر مہینوں کی بہ نسبت ماہ رمضان میں قرآن کریم کی زیادہ تلاوت فرماتے' جبرئیل امین علیہ السلام ہر سال اس مہینہ میں آپ کو قرآن کا دور کراتے اور جب آپ کی زندگی کا آخری سال تھا تو انہوں نے دو مرتبہ آپ پر قرآن پیش کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود عمل کرنے کے ساتھ ہی صحابہ کرام کو بھی تلاوت کی ترغیب دیتے اور اس کے فضائل و محاسن بیان فرماتے' چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن قَرأ حَرفا مِن كِتابِ اللّٰهِ فلهُ به حسنَة ، وَالحسنَة بعشر أمثالِها ، لا أقُول الم حرفٌ ، وَلكنْ ألف حَرفٌ ، وَلامٌ حَرفٌ ، وَمِيمٌ حَرفٌ"[1]

جس نے کتاب اللہ کے ایک حرف کی تلاوت کی اس کے بدلہ اسے ایک نیکی ملے گی اور وہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی' میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے' بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَا اجْتَمعَ قَوم فِي بَيت مِن بيوتِ اللّٰهِ يَتلونَ القُرآنَ وَيتَدارسُونَهُ فِيمَا بَينهُم إلا نَزلَت عَليهمُ السَّكِينة ، وَغَشِيَتهم الرَّحمَةُ ، وَحَفَّتهُمُ الملائِكَة ، وَذكَرهُمُ اللّٰهُ فِيمَن عِندَه"[2]

جو بھی جماعت اللہ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور باہم اسے پڑھنے کے لئے اکٹھا ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت الٰہی انہیں ڈھانک لیتی ہے' فرشتے سایہ فگن ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں کے درمیان ان کا

(۱) جامع ترمذی' ابواب فضائل القرآن' باب ماجاء فی من قرأحرفا من القرآن (۳۰۷۵) نیز دیکھئے: سنن دارمی' کتاب فضائل القرآن' باب فضل من قرأالقرآن (۳۱۹۰)

(۲) سیوطی نے اشارہ کیا ہے کہ ابوداود نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے اور مناوی نے ذکر کیا ہے کہ مذکورہ حدیث انہی الفاظ کے ساتھ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' ملاحظہ ہو: فیض القدیر ۵/۴۰۹' نیز دیکھئے: خطبہ ذکر الٰہی کی فضیلت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ فرماتا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَقُولَ الربُّ تبارَكَ وتَعالى : مَن شغله القرآنُ عَن ذكرِي وَمسألتي أَعطيته أفضل مَا أُعطي السَّائِلِين ، وَفضل كَلامِ اللّهِ عَلى سَائِرِ الكَلامِ كَفضلِ اللّه عَلى خَلقِهِ"[1]

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں وہ افضل ترین صلہ دوں گا جو سوال کرنے والوں کو دیتا ہوں' اور سارے کلام پر اللہ کے کلام کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسی خود اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَثل المؤمِنِ الَّذي يقرأُ القرآنَ كمثلِ الأترُجَّة ، رِيحُها طَيِّب وَطَعْمُها طَيِّبٌ ، وَمَثَل المُؤمِن الَّذِي لا يَقْرأُ القُـرآنَ كمثلِ التمرةِ ، لا رِيحَ لَها وَطعمُها حُلو ، وَمَثل المُنافِقِ الَّذي يقرأُ القرآنَ كمثل الرَّيْحانَة ، رِيحُها طَيِّب وَطَعْمُها مُرٌّ ، وَمَثَل المنَافِق الَّذِي لا يَقْرأُ القُرآنَ كمثلِ الحَنظلةِ ، ليس لها رِيحٌ وَطعمُها مر"[2]

---

(۱) جامع ترمذی' ابواب فضائل القرآن' باب ۲۵ (۳۰۹۴) وسنن دارمی' کتاب فضائل القرآن' باب فضل کلام اللہ علی سائر الکلام (۳۲۲۴)

(۲) صحیح بخاری' کتاب الاطعمۃ' باب ذکر الطعام (۵۴۲۷) وصحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب فضیلۃ حافظ القرآن (۷۹۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مومن جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال نارنگی کی ہے کہ اس کی بو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے' اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی ہے کہ اس میں کوئی بو نہیں البتہ ذائقہ شیریں ہے' اور اس منافق کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس پھول کی طرح ہے جس کی بو تو اچھی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہے' اور وہ منافق جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں اور ذائقہ کڑوا ہے۔

نیز ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْمَاهِر بالقُرآن مَع السَّفَرة الكرام البَرَرَة ، يَعنِي مَلائكة الرَّحمٰنِ ، وَالذي يَقرأُ القُرآن وَيتتعتَعُ فِيهِ وَهُو عَليه شَاق فَله أَجرَان"[1]

قرآن کریم کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا بزرگوں اور نیکوکار لکھنے والوں یعنی اللہ کے فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص ہکلا کر قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس میں اسے پریشانی ہوتی ہے اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔

اللہ کے بندو! قرآن کریم کے بے شمار فضائل ہیں جن میں سے یہ چند فضیلتیں ذکر کی گئیں' لہٰذا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرے' اس کے معانی ومفاہیم کو سمجھے اور ان پر عمل کرے' قرآن کے احکامات بجالائے' منہیات سے دور رہے اور اس کے اخلاق وآداب سے اپنے آپ کو سنوارے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق یہی قرآن تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو "خلق عظیم" سے متصف فرمایا اور قرآن کے بارے میں اس کا ارشاد ہے:

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین' باب فضل الماہر بالقرآن (۷۹۸) وصحیح بخاری' کتاب التوحید' باب ۵۲' ترجمۃ الباب۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾ الاسراء : ۹۔

یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔

یعنی قرآن اس رستہ کی رہنمائی کرتا ہے جو توحید' عقائد اور عبادات وغیرہ کے معاملہ میں سب سے پختہ اور صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن کریم توحید کا اثبات کرتا ہے' شرک سے روکتا ہے' تعلق باللہ کی طرف بلاتا اور کسی غیر اللہ سے لو لگانے سے منع کرتا ہے' کیونکہ ایک اللہ ہی کی ذات ایسی ہے جو نفع و نقصان کی مالک ہے' اس کے سوا دنیا کا خواہ کوئی بھی شخص ہو خود اپنے لئے کسی نفع و نقصان کی طاقت نہیں رکھتا' چہ جائیکہ دوسروں کو کچھ نفع پہنچائے یا ان سے کوئی شر دور کرے' قرآن کریم کا اعلان ہے :

﴿ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ○ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ الفاطر : ۱۳' ۱۴۔

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں' اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کا جواب نہ دے سکیں اور وہ قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے' اور اللہ باخبر کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے گا۔

لہٰذا دعا' التجا' استعانت' استغاثہ' خوف اور امید و بیم یہ سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی کی جا سکتی ہیں' اس کے علاوہ کسی اور سے جائز نہیں' کیونکہ عبادت و استعانت اسی کا حق ہے' جیسا کہ ہم اقرار کرتے ہیں :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ الفاتحہ : ۵۔

اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

عبادت ہی وہ چیز ہے جو دلوں کو جلا بخشتی ہے' نفس کی تہذیب و تربیت کرتی ہے' ایمان کو بڑھاتی اور روحِ توحید کو مضبوط بناتی ہے' ارشادِ ربانی ہے :

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ البینہ : ۵۔

ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں یکسو ہو کر' اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں' اور یہی سچا دین ہے۔

برادرانِ اسلام! قرآن کریم مکارم اخلاق کی طرف بلاتا ہے اور والدین کے ساتھ بھلائی صلہ رحمی' کمزوروں اور مسکینوں پر شفقت و نرمی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے' یہی وہ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ ایک انسان دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہوتا ہے' معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے اور اس کا امن و سکون برقرار رہتا ہے۔

اللہ کے بندو! چونکہ حصولِ سعادت' اصلاح حال' انشراح صدر اور سکون قلب ذکر الٰہی کے بغیر مکمل نہیں ہوتا' جیسا کہ قرآن کا ارشاد ہے :

﴿أَلا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ الرعد : ۲۸۔

سن لو! اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔

لہٰذا خوشنودئ مولیٰ کے لئے ہمہ وقت کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرو اور اس کے پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے نیز روزوں کی ادائیگی اور شب بیداری کے لئے ان مبارک ایام کو غنیمت جانو' کیونکہ تم ان بابرکت ایام سے گذر رہے ہو جن میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اور گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں' بالخصوص اس مقدس سرزمین اور متبرک مقامات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مزید خصوصیات عطا کی ہیں' چنانچہ مسجد حرام کی ایک نماز کا ثواب دیگر مسجدوں کی ایک لاکھ نماز کے برابر ہے' اور اسی طرح ہر عمل صالح کا ثواب یہاں پر زیادہ ہے۔

لہٰذا کثرت سے نماز پڑھ کر اور قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ واحسان اور طواف وغیرہ کے ذریعہ ان بابرکت اوقات سے فائدہ اٹھاؤ' گناہ کے کاموں سے بچو اور خاص طور سے اس مہینہ میں اور اس مقدس سرزمین میں انتہائی محتاط رہو جہاں گناہ کی سزا بھی بڑھ جاتی ہے' لغو' جھوٹ اور لوگوں کی آبروریزی سے اپنے روزے محفوظ رکھو۔

اللہ کے بندو! وہ شخص جس کا روزہ اسے سب وشتم' گالی گلوچ' غیبت' چغلخوری' حرام خوری' دھوکہ' فریب' کذب' بہتان' سود خوری اور ناپ تول میں کمی بیشی کرنے سے باز نہ رکھے اس کا روزہ کیسے قابل قبول ہوگا؟ مسلمانو! اللہ کا خوف کھاؤ' کیونکہ تمہارے سامنے ایک بہت بڑا دن آنے والا ہے' جس میں نہایت ہی باریک اور مشکل ترین حساب کے لئے علیم وعادل حاکم کے سامنے پیش کئے جاؤ گے' اس دن مشفق باپ بھی کنارہ کشی اختیار کرلے گا اور مخلص دوست بھی تم سے بیزار ہو جائے گا' ارشاد الٰہی ہے:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَO إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ الشعراء: ۸۸'۸۹۔

جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے' ہاں جو شخص اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ O لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾ الفاطر: ۲۹'۳۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں' وہ اس تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی عطا کرے گا' وہ تو بخشنے والا اور قدردان ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد لِلّٰہِ غافر الذنب ، وقابل التوب ، شديد العقاب ، ذي الطول ، لا إله إلا هو إليه المصير ، أحمده سبحانه وأشكره على جوده العظيم ، وفضله العميم ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، الإله الحق المبين ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله الناصح الأمين ، اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو گناہ بخشنے والا' توبہ قبول کرنے والا' سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی طرف لوٹ کر جانا ہے' میں اس کے بے پایاں فضل و کرم پر حمد و شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور وہی برحق معبود ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو امت کے خیر خواہ اور رسالت کے امین ہیں' صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو اور اس کی بخشش و عطیات کے لئے تیار رہو' وہ رحیم و کریم اور بہت زیادہ درگذر کرنے والا ہے' اپنے بندوں کو درگذر کر دینا پسند کرتا ہے اور توبہ کرنے والوں کی توبہ سے خوش ہوتا ہے' لہٰذا قبل اس کے کہ رحمت وبخشش کا یہ مہینہ ختم ہو رب العالمین سے توبہ و استغفار کرنے میں جلدی کرو' گالی گلوچ اور عصیان و نافرمانی کے ذریعہ اپنے روزے برباد نہ کرو' بکثرت اس کی طاعت کرو' گناہوں سے بخشش چاہو' جنت کی دعا کرو اور جہنم سے پناہ مانگو' قرآن مجید کی تلاوت لازم پکڑو اور اس کے معانی کے اندر فکر و تدبر کرو' کیونکہ یہی اللہ کی مضبوط رسی اور اس کا سیدھا دین ہے' جس نے اسے مضبوطی سے تھاما اس نے صراط مستقیم پالیا' اس کی آیات محکمات کی تعمیل کرو' متشابہات پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان رکھو اور اس کے بیان کردہ امثال پر یقین رکھو' اس کے حلال و حرام کے حدود کی پابندی کرو' گھروں میں دن اور رات میں اس کی تلاوت کرو' اپنے اعمال کو خالص اللہ کے لئے انجام دو' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلو' کیونکہ سب سے عمدہ کلام یہی اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے' اور بدترین کام وہ ہے جو شریعت کے نام پر ایجاد کر لیا گیا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کی ادائیگی اور غزوہ بدر کا بیان[1]

الحمد للهِ دائم الفضل والإحسان ، ذي العطاء الواسع والامتنان ، أحمده سبحانه على ما أنعم فأغنى وأقنى ، وأشكره على آلائه التي تترى ، وأشهد أن لا إله إلا اللّهُ وحده لا شريك له الإله الحق المعبود ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله صاحب المقام المحمود ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مسلسل فضل و احسان کرنے والا اور بہت زیادہ دینے والا ہے' اس کی گرانقدر اور مسلسل نعمتوں پر میں اس کی حمد بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی معبود برحق اور وحدہ لا شریک ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جن کے لئے اس نے مقامِ محمود کا وعدہ فرمایا ہے' صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے انعامات و عطیات پر زبان اور دل سے اور ارکان اسلام کی تعمیل کر کے شکر ادا کرو' اللہ تعالیٰ نے تم پر انعام فرمایا ہے' پاک روزی عطا کی ہے' ضرورتیں پوری کی ہیں اور دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ذلت سے محفوظ رکھا ہے' لہٰذا اس کی قدر و منزلت کو پہچانو اور ان بے پایاں نعمتوں کی شکر گذاری کرو' تاکہ ان نعمتوں کو تم پر برقرار رکھے اور مزید فضل و کرم سے نوازے' ارشاد ہے :

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ ابراہیم : ۷۔

جب تمہارے پروردگار نے آگاہ کیا کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر

(۱) خطبہ ۱۷/ رمضان ۱۳۹۹ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناشکری کروگے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی سخت ہے۔

اللہ کے بندو! شکر گذاری یہ ہے کہ اللہ کے احکام کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کیا جائے، غریبوں، محتاجوں اور ضرورتمندوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان پر شفقت و مہربانی کی جائے۔

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی بھی نعمتیں عطا کی ہیں ہر نعمت کی شکر گذاری کا ایک مخصوص طریقہ ہے، مال و دولت کی نعمت کی شکر گذاری یہ ہے کہ جس طرح اللہ نے ہمارے ساتھ احسان کیا ہے اسی طرح ہم بھی اللہ کے دوسرے بندوں کے ساتھ احسان کریں اور مال کا واجبی حق دیں، یعنی اس میں سے ضرورت پر خرچ کریں، فرض زکوٰۃ دیں، تنگدست کی مدد کریں، مصیبت زدہ اور پریشان حال کی پریشانی دور کریں، اس راستے میں جو مال خرچ کر دیا جائے وہی درحقیقت اپنا مال ہے اور وہی بھرپور فائدہ دے گا، چنانچہ صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَقول العبدُ : مَالي ، مَالي ، وَإنما له مِن مَالِه ثلاث : مَا أكَل فَأفنى ، أو لبسَ فأبلى ، أو أعطى فَأقنى ، وَما سِوى ذلكَ فهو ذَاهب وَتاركه للنَّاس"(۱)

یعنی انسان کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے، یہ میرا مال ہے، حالانکہ اس کے حصہ کا مال صرف تین ہے: جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا، یا دوسروں کو دے کر ذخیرہ (آخرت) بنا لیا، اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ختم ہو جانے والا ہے اور خود انسان بھی اسے دوسروں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔

اللہ کے بندو! زکوٰۃ دین اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے، ارشاد الٰہی ہے:

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الزہد (۲۹۵۹) ومسند احمد ۲/۳۶۸ (۸۸۲۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ البینہ: ۵۔

ان کو حکم یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں یکسو ہو کر' اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں' اور یہی سچا دین ہے۔

زکوٰۃ کا فلسفہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مال کی صفائی ہوتی ہے' اس میں نمو و برکت پیدا ہوتی ہے' وہ ضائع اور برباد ہونے سے محفوظ رہتا ہے' مزید برآں دل بھی بخل و کنجوسی سے پاک و صاف ہو جاتا ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل و کنجوسی سے نہایت پرزور انداز میں منع کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّمَا هَلَكَ مَن كَانَ قبلكم بالشُّحِّ ، أمرهم بالبخلِ فبخِلُوا ، وَأمرَهم بالقَطيعَةِ فقطَعُوا ، وَأمرهُم بِالفُجُور فَفَجَرُوا"[1]

تم سے پہلے لوگوں کو حرص و بخل نے ہلاک کر دیا' اس نے انہیں بخیلی کا حکم دیا تو انہوں نے بخیلی کی' قطع رحمی کا حکم دیا تو قطع رحمی کی اور فسق و فجور کا حکم دیا تو فسق و فجور میں بھی مبتلا ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے مال میں غریبوں کا حصہ مقرر کیا ہے جسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے' یہ اللہ رب العالمین کے یہاں زکوٰۃ دینے والے کے حصہ میں ذخیرہ ہے جس میں بہت بڑا اجر و ثواب پوشیدہ ہے' ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾ التغابن: ۱۷۔

اگر تم اللہ کو نیک قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دو چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الزکاۃ' باب فی الشح (۱۴۸۹) ومسند احمد ۲/ ۱۹۵ (۶۸۵۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دے گا' اور اللہ قدر شناس اور بردبار ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی محبت و الفت کا باعث ہے' فقراء مالداروں سے محبت کرنے لگتے ہیں اور ان سے بغض و حسد اور کینہ و رنجش دور ہو کر ان کی جگہ محبت پیدا ہو جاتی ہے' مالدار زکوٰۃ ادا کر کے اپنا نفس بخل و کنجوسی سے پاک کر لیتا ہے' صلہ رحمی کرتا ہے اور مسکینوں' ہمسایوں' سائلوں اور تنگدستوں کے حقوق پہنچاتا ہے' جس کی بنا پر سارے لوگ اس کے لئے خیر و سعادت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے مال و دولت سے اپنے دلوں میں کسی قسم کی تنگی اور رنجش نہیں رکھتے' اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورا معاشرہ الفت و محبت کا پیکر بن جاتا ہے۔

زکوٰۃ دین اسلام کے محاسن میں سے ہے' اس کے اندر مالدار کی بھلائی بھی ہے اور غریب کا فائدہ بھی' اس کے اندر ہر خاص و عام کا فائدہ پوشیدہ ہے اور اسلام کی راہ میں پیش آنے والی حق کی دشواریوں پر تعاون بھی ملتا ہے' زکوٰۃ گذشتہ زمانوں میں اسلامی حکومتوں کے لئے سب سے بڑا سہارا رہی ہے' اسی مال کے ذریعہ لشکر اسلام کے لئے سامانِ جہاد تیار کیا جاتا' قرضوں اور تاوانوں کی ادائیگی ہوتی' تالیف قلوب کے لئے کام آتا' مسافروں کی مدد ہوتی' گردنیں آزاد کی جاتیں' اور فقراء و مساکین کی ضرورتیں پوری کی جاتی تھیں' اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ہم پر فرض کی لیکن اس کے مال کی تقسیم کی ذمہ داری خود لی' فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ التوبہ: ۶۰۔

صدقات (زکوٰۃ) مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنانِ صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں (بھی یہ مال خرچ کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے) یہ حقوق اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں' اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس آیت میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کے علاوہ کسی اور کے لئے زکاۃ کا مال لینا جائز نہیں' نہ ہی اس غنی کے لئے یہ مال حلال ہے جس کے پاس ضرورت کے مطابق مال ہو' اور نہ اس توانا شخص کے لئے اس کا لینا درست ہے جو بقدر کفاف اپنی روزی کمانے کی طاقت رکھتا ہو۔

لہذا رب العالمین کے حکم کی تعمیل میں اور اس کے عذاب سے بچنے کے لئے نیز اپنے مالوں میں اضافہ و برکت کے لئے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' صحیحین کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا من يومٍ يصبحُ العِباد فيهِ إلا مَلَكان يَنزلان ، فيقولُ أحدُهمَا : اللَّهمَّ أعط مُنْفِقًا خلَفًا ، وَيقولُ الآخَرُ : اللَّهُمَّ أَعطِ مُمسكًا تَلفًا"(1)

کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہوں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں' ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا کر' اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کو بربادی سے دوچار کر۔

اللہ کے بندو! وہ سخت تکلیف اور حسرت کا مقام ہوتا ہے جب آدمی اپنے اہل و عیال اور مال و اولاد سے جدا ہوتا ہے اور تن تنہا قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے جہاں سوائے عمل کے کوئی مونس و غمخوار اور ہم نشین و رفیق کار نہیں ہوتا' اس وقت ندامت کوئی فائدہ دے گی نہ خدم و حشم عذاب الٰہی سے بچا سکیں گے:

﴿يَوْمَ لا يَنْفَعُ مَالٌ وَلا بَنُونَ۝ إِلا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾
الشعراء: ۸۸'۸۹۔

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الزکاۃ' باب قول اللہ: فأما من أعطى واتقى ..... (۱۴۴۲) و صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ' باب فی المنفق والممسک (۱۰۱۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا نہ بیٹے' ہاں جو شخص اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔

وفات یافتہ اگر زکوٰۃ نہ دینے والوں میں سے ہے تو اس موقع پر اس کے مال اور درہم و دینار ہی اس کے لئے سب سے زیادہ وبالِ جان ہوں گے' اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اسے مسلسل ڈستا اور عذاب دیتا رہے گا' اور نہایت ہی بھیانک اور بدترین منظر ہو گا' چنانچہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کی روایت ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مالا فَلم يودّ زكاتَه مُثّلَ لَه يَومَ القِيَامَة شُجَاعًا أقرع له زَبِيبَتَان ، يُطوّقه يَومَ القِيَامةِ ، ثُمَّ يأخذ بلهزميه – يعني : شَدقَيْهِ – ثمَّ يقولُ : أَنَا مالُك ، أَنَا كنزُكَ ، ثمَّ تلا :﴿وَلا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرا لَهُمْ بَل هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّموَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْر﴾[1]"

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دولت سے نوازا اور اس نے اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا' جس کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا' پھر اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا: میں تمہارا مال ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ﴿وَلا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ......﴾ یعنی جو لوگ اس مال میں' جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے' بخل کرتے ہیں وہ اس کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں' بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے' قیامت کے دن اسی مال کا طوق بنا کر ان کی

(۱) صحیح بخاری' کتاب الزکاۃ' باب اثم مانع الزکاۃ (۱۴۰۳) ومسند احمد ۲/ ۳۵۵ (۸۶۶۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردنوں میں ڈالا جائے گا' اور آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ ہی ہے' اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ کو معلوم ہے۔

لہٰذا اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کی شکر گذاری کیلئے نیز اس کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو' یہ زندگی چند روزہ ہے' یہاں کی ہر چیز فانی ہے اور آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی مال و متاع کی کوئی حیثیت نہیں۔أعوذ باللهِ من الشيطان الرجيم :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ التوبہ: ۳۴'۳۵۔

مومنو! اہل کتاب کے بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھاتے اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں' اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذابِ الیم کی خوشخبری سنادو جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا' پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی' اور کہا جائے گا کہ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' سو جو تم جمع کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ

الحمد للّٰہِ علی نعمه الوافرة ، وآلائه المتکاثرة ، أحمده سبحانه وأشکره علی إحسانه العام ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شریك له الملك العلام ، وأشهد أن سیدنا محمداً عبده ورسوله سید الأنام ، اللهم صل وسلم علی عبدك ورسولك محمد وعلی آله وصحبه۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اس نے ہمیں بے پایاں اور مسلسل نعمتوں سے نوازا' میں اس رب پاک کی حمد و ثنا بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' وہ پوری کائنات کا بادشاہ اور سب کچھ جاننے والا ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اللہ سے ڈرو' اس کی نعمتوں کی شکر گذاری کرو اور ان افضل اوقات اور بابرکت راتوں کو غنیمت جانو' رمضان کا آخری عشرہ سایہ فگن ہے' اس میں اعمال کا اجر و ثواب بے حساب ہے' اس میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے' گناہ معاف کئے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بے شمار بندوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے جو گناہوں میں ہلاکت کے قریب پہنچ چکے ہوتے ہیں' اور کتنے خوش نصیب ایسے ہوتے ہیں جنہیں رب تعالیٰ کی بخشش و رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس آخری عشرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں خوب خوب عمل کرو' جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ اس کے لئے پورے طور پر تیار ہو جاتے اور اپنے اہل کو بھی بیدار فرماتے' چنانچہ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

"کَانَ النَّبِيّ صلی اللّٰه علیه وسلم إِذَا دَخَل العَشر شدَّ مِئزَره ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَحيا لَيلَه ، وَأَيقَظَ أَهله"[1]

جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے پورے طور پر مستعد ہو جاتے' رات جاگتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار فرماتے۔

اس لئے اس عشرہ میں خوب خوب تیاری کرو' کیونکہ اس کے اندر ایک مبارک رات ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں' یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مَنْ قَامَ لَيلَةَ القَدرِ إِيمانًا وَاحتسابًا غُفِرَ له مَا تَقدَّمَ مِن ذَنبه"[2]

جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا (یعنی شب بیداری کی) تو اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی اس اہم نشانی اور عظیم ترین نعمت کو یاد کرو جس کے ذریعہ اس نے دین اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ممنون فرمایا تھا' وہ اسی مہینہ کی سترہ تاریخ اور جمعہ کا مبارک دن ہے جس میں غزوۂ بدر پیش آیا' جسے یوم الفرقان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' جب لشکر اسلام اور لشکر کفر کے درمیان مقابلہ ہوا اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا کی اور شرک کے پرستاروں کو ذلیل ورسوا کیا۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی جانب نکلے اور سردارانِ قریش آپ سے قتال کرنے کے لئے آئے تو آپ نے اس سلسلہ میں صحابہ کرام سے مشورہ طلب فرمایا' اس موقع پر مہاجرین نے مدد کرنے اور ہر طرح سے آپ کا ساتھ دینے کا

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب فضل لیلۃ القدر' باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان (۲۰۲۴) و صحیح مسلم' کتاب الاعتکاف' باب الاجتهاد فی العشر الأواخر (۱۱۷۴)

(۲) سیوطی نے اس حدیث پر صحت کا نشان لگایا ہے' ملاحظہ ہو : فیض القدیر ۵ / ۱۹۱' نیز یہ حدیث بخاری ومسلم وغیرہ میں بھی مروی ہے' دیکھئے : صحیح بخاری' کتاب الایمان (۳۵) کتاب الصوم (۱۹۰۱) کتاب فضل لیلۃ القدر (۲۰۱۴) و صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین (۷۶۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ کیا اور آپ خاموش رہے' آپ کا اشارہ دراصل انصار کی جانب تھا' کیونکہ آپ کا خیال تھا کہ انصار نے صرف اپنے دیار کے اندر مدد کرنے پر بیعت کی ہے' چنانچہ آپ کا اشارہ سمجھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی مراد انصار ہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم سمندر میں کود پڑیں اور اگر برک غماد تک چلنے کا حکم دیں تو اس کے لئے بھی تیار ہیں۔(۱)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے وہ نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ تم اور تمہارا رب جاؤ دونوں لڑائی کرو ہم تو یہیں بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ہم تو وہ ہیں جو آپ کے دائیں ہو کر بھی لڑیں گے اور بائیں ہو کر بھی' آپ کے آگے سے بھی لڑیں گے اور پیچھے سے بھی۔

اس جواب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی خوشی ہوئی۔(۲) قتال کا عزم مصمم فرمایا اور رمضان المبارک کی سترہویں رات' جو جمعہ کی رات تھی' قیام و بیداری میں گذاری' نماز پڑھتے' اللہ سے روتے' دعا فرماتے' دشمنانِ دین کے خلاف مدد طلب کرتے اور صرف اور صرف اسی سے استغاثہ و فریاد کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ رب العالمین کی جانب سے آسمان سے مدد آئی اور فتح مبین حاصل ہوئی' اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلا بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ الانفال: ۹'۱۰۔

---

(۱) دیکھئے: صحیح مسلم' کتاب الجہاد' باب غزوۃ بدر (۱۷۷۹) ومسند احمد ۳/ ۲۱۹ (۱۳۲۹۵)

(۲) صحیح بخاری' کتاب المغازی' باب قول اللہ: إذ تستغيثون ربكم ....(۳۹۵۲) ومسند احمد ۱/ ۳۹۰ (۳۶۹۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ ہم ہزار فرشتوں سے' جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے' تمہاری مدد کریں گے' اور اس مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا اور تاکہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں' اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے' بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

دوسری جانب ابلیس مشرکین کی قیادت کر رہا تھا' وہ ان سے مدد کا وعدہ کرتا' فتح کی امید دلاتا' قتال پر ابھارتا اور نور الٰہی کو بجھانے اور اس کی توحید کو ملیامیٹ کر دینے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہا' ابلیس مشرکین کے پاس سراقہ بن مالک کی شکل میں حاضر ہوا' اس کا ہاتھ حارث بن ہشام کے ہاتھ میں تھا' وہ اسے امید دلاتا رہا' لیکن جیسے ہی فرشتوں کو دیکھا بھاگ کھڑا ہوا اور سمندر میں کود پڑا۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان یوم عرفہ سے زیادہ حقیر و ذلیل کبھی نہیں ہوا مگر اس وقت ہوا جب اس نے مقام بدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو فرشتوں کی صف بندی کرتے دیکھا' چنانچہ وہ دیکھتے ہی حارث بن ہشام کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر یہ کہتے ہوئے بھاگا کہ مجھے تم لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں' قرآن کریم نے اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے:

﴿وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ الانفال: ۴۸۔

جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں' لیکن جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں' میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے' مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے' اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب قدر کی فضیلت

الحمد للّٰہِ غافر الذنب وقابل التوب ، شدید العقاب ذي الطول ، لا إله إلا هو ، إليه المصير ، أحمده سبحانه وأشكره على نواله الكثير ، وأستغفره وأتوب إليه من كل خطأ كبير وصغير ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له المطلع على مكنون الضمير ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله السراج المنير ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه أهل الخير والتشمير۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو گناہ بخشنے والا' توبہ قبول کرنے والا' سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' میں اس کے بے شمار فضل واحسان پر حمد و شکر ادا کرتا اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بخشش چاہتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور وہ دل کی پوشیدہ باتوں سے بھی باخبر ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس نے "سراج منیر" بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ظاہر اور پوشیدہ ہر حال میں ڈرو اور اس عظیم احسان پر اس کا شکر ادا کرو جو اس نے ماہ مبارک کے صیام و قیام کی توفیق دے کر تم پر فرمایا ہے' یہ وہ مہینہ ہے جسے دیگر مہینوں پر فضیلت و بزرگی عطا کی ہے اور اس کے آخری عشرہ کو سب سے افضل قرار دیا ہے' اس آخری عشرہ میں ایک ایسی رات رکھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اور اس ایک رات کی عبادت دیگر ہزار مہینوں کی عبادت سے فزوں تر ہے۔ یہ وہ رات ہے جسے اللہ رب العالمین نے عظمت و فضیلت بخشی ہے' اس میں اس نے افضل ذکر قرآن مجید نازل فرمایا جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا رہنما ہے' جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے۔

لہٰذا سعید و نیک بخت وہی ہے جس نے ان دنوں اور راتوں کو غنیمت جانا' ان کی قدر و منزلت پہچانی اور ان کے حق ادا کئے' اپنے روزے لغو اور بے ہودہ باتوں سے محفوظ رکھے' ان مبارک اوقات کو صدقہ و خیرات' احسان و بھلائی' تلاوت قرآن' توبہ و استغفار اور ذکر الٰہی کے لئے غنیمت سمجھا' خشوع اور انابت کے ساتھ اس کی شب بیداری کی اور خالص اللہ کے لئے عمل کیا' کیونکہ اخلاص ہی قبولیت عمل کی بنیاد ہے' چنانچہ صحیح مسلم کے اندر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قَال اللّه تباركَ وتعالى : أنَا أغنى الشُّركاء عنِ الشركِ ، مَن عَمل عملا أشركَ فيهِ مَعِي غَيري تَركتُه وَشركَه"(۱)

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک سے تمام شریکوں میں سب سے زیادہ بے نیاز ہوں' جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک بنایا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

نیز مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ألا أخبركُم بما هوَ أخوف عليكم عِندي مِن المسيحِ الدَّجَّال ؟ قَال قُلنا : بلى ، فقَال : الشِّرك الخَفِيُّ ، أن يَقومَ الرَّجل يصلِّي فيزين صَلاته لما يَرى مِن نَظر رجلٍ"(۲)

(۱) صحیح مسلم' کتاب الزہد' باب تحریم الریاء (۲۹۸۵)

(۲) سنن ابن ماجہ' کتاب الزہد' باب الریاء (۴۲۰۴) علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' دیکھئے: صحیح سنن ابن ماجہ' حوالہ مذکور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دے دوں جس کا مجھے مسیح دجال سے بھی زیادہ تم پر خوف ہے؟ صحابہ نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ضرور فرمائیں' آپ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے (جس کی صورت یہ ہے کہ) آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو وہ اس لئے اپنی نماز اچھی طرح سے پڑھے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

لہذا! اخلاص عمل' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن اتباع اور آپ کی سیرت وہدایت کی سچی پیروی کے حریص بنو' آپ کی عادتِ مبارک یہ تھی کہ ان مبارک راتوں میں زیادہ سے زیادہ عمل کرتے' رمضان کے پہلے دونوں عشروں میں تو آپ نماز بھی ادا فرماتے اور سوتے بھی تھے' لیکن جب آخری عشرہ ہوتا تو کامل طور پر مستعد ہو جاتے' اہل خانہ کو بیدار کرتے' شب قدر کی تلاش میں شب بیداری فرماتے اور جائے اعتکاف لازم پکڑے رہتے' کیونکہ شب قدر وہ مقدس رات ہے جس میں ہر امر حکیم کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس سال ہونے والے تمام امور کی بحکم الٰہی تقدیر مرتب ہوتی ہے' جس نے اس بابرکت رات کو ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب بیداری کی' اس کے گذشتہ سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' اور جس نے اس میں کوتاہی کی اور اس خیر سے اپنے آپ کو محروم رکھا وہ خیر کثیر سے محروم رہا۔ اس رات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جس شخص کی اس مبارک مہینہ میں بالخصوص اس کے آخری عشرہ میں مغفرت نہ ہوئی ہو شب قدر میں اس کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔

اللہ کے بندو! اس لئے اس مقدس رات کے اندر احسان و بھلائی' توبہ واستغفار' کثرت نماز وطواف وغیرہ کے ذریعہ خوب خوب اللہ کی عبادت کرو اور اس سے جنت کے سوال اور جہنم سے پناہ کے لئے' بالخصوص قبولیت کے اوقات مثلاً بحالت سجدہ یا بوقت سحر بکثرت دعا مانگو۔

شب قدر ویسے تو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے' لیکن ستائیسویں شب کے ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر شب قدر مجھے مل جائے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: یوں کہو:

"اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ ، تُحِبُّ العَفْوَ ، فاعْفُ عَنِّي"(۱)

اے اللہ! تو بے پناہ درگذر کرنے والا ہے' عفوو درگذر پسند کرتا ہے' لہٰذا مجھے درگذر فرما دے۔

اس دعائے نبوی کا بکثرت ورد کرو' تاکہ اللہ تعالیٰ تمہیں درگذر فرمادے' گناہ بخش دے اور جہنم سے آزاد کردے۔ ساتھ ہی اس مقدس رات میں خوب خوب عمل صالح' احسان و صلہ رحمی اور فقیروں اور محتاجوں پر شفقت و مہربانی کرو:

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ ہود: ۱۱۴۔

یقیناً نیکیاں گناہوں کو دور کردیتی ہیں۔

اللہ کے بندو! اس مبارک مہینہ کا اکثر حصہ گذر چکا ہے' صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں' لہٰذا اپنے نفس کا جائزہ لو اور جو چوک ہو گئی ہے اس کی تلافی کرو' جس نے اس مہینہ کو بحسن و خوبی گذارا ہے وہ اسی انداز پر قائم رہ کر باقی ماندہ ایام پورے کرے' اور جس نے غفلت و کوتاہی کی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کرے اور ان آخری ایام کو صحیح ڈھنگ سے گذارے' کیونکہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

مسلمانو! رمضان کا مہینہ اب رخصت ہو رہا ہے' لیکن سوچو تو سہی! کیا اس مہینہ میں تم نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا؟ اس کے حقوق ادا کئے؟ کیا اس مہینہ کے اندر تمہارے دل کو روزہ و شب بیداری کے ذریعہ کچھ جلا ملی؟ کیا تمہارے دل میں یتیموں اور مسکینوں کے لئے کچھ شفقت و ہمدردی پیدا ہوئی؟ کیا ظلم کرنے والے کو تم نے معاف کردیا؟ بدسلوکی سے پیش آنے والے کو درگذر کردیا؟ کیا گالی گلوچ اور جھوٹ سے اپنی زبان کو محفوظ رکھا؟ بغض و حسد اور غیبت

---

(۱) مسند احمد ۶/ ۱۷۱ (۲۵۴۳۹) وسنن ابن ماجہ' کتاب الدعاء' باب الدعاء بالعفو (۳۸۵۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وچغلخوری سے خود کو پاک وصاف کیا؟ کیا لہو ولعب اور گانے اور موسیقی سے دور رہے؟ قرآن کریم سن کر محظوظ ہوئے؟ کیا موسیقی خانوں' رقص و سرود کی محفلوں اور فسق و فجور کی جگہوں سے کنارہ کشی اختیار کی؟ اور مسجد میں حاضر ہو کر رکوع و سجود کیے؟

لوگو! بھلا وہ شخص رمضان المبارک کو کیسے الوداع کہتا ہے جس نے اس مہینہ کے اندر بھی بداعمالیاں کی ہیں اور اس کے گرانقدر لیل ونہار سے نفع اندوز نہیں ہوا ہے؟

کاش! یہ معلوم ہو تاکہ کس کا روزہ قبول ہوا ہے تاکہ ہم اس کو مبارکباد پیش کرتے' اور کس کا قبول نہیں ہوا ہے تاکہ اس کی تعزیت کرتے۔

یا اللہ! ہم پر اپنے فضل و رحمت کی بارش برسا' اپنے عفو و کرم سے ہمیں معاف فرما اور ہمارے ساتھ شفقت واحسان کا سلوک کر۔

مولیٰ! گناہوں نے ہمیں گونگا بنادیا ہے' عیوب نے تیرے سامنے شرمندہ کر دیا ہے' ہم تیری رحمت اور تیرے فضل وکرم سے پوری امید لے کر کھڑے ہیں' ہمیں معاف فرما دے اور ہمارے ساتھ مہربانی کا یہی معاملہ کر:

﴿لا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ یوسف: ۹۲۔

آج کے دن تمہارے اوپر کوئی عتاب نہیں' اللہ تمہیں معاف کرے' اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ○ تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ○ سَلامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ سورۃ القدر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے ؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں روح الامین اور فرشتے ہر کام کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع صبح تک سلامتی ہے۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ شوال کا پہلا خطبۂ جمعہ

الحمد للهِ المنفرد بالبقاء والدوام ، المتفضل على عباده بالإحسان والإنعام ، أحمده حمد من قال ربي الله ثم استقام ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له ، القائل في كتابه المبين : ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله خير البرية وأزكاها ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو اکیلا باقی رہنے والا اور اپنے بندوں پر انعام واکرام فرمانے والا ہے' میں ایک موحد اور دین پر ثابت قدم رہنے والے بندۂ مومن کی طرح اس رب پاک کی حمد بیان کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اس کا حکم ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے۔ ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں جو تمام مخلوق میں سب سے افضل واطہر ہیں' اللہم صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وعلی آلہ وصحبہ۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو' ہر جگہ اور ہر لمحہ اس کے مراقب ونگراں ہونے کا احساس رکھو اور اس بات کا شکر ادا کرو کہ اس نے صوم وغفران کے مبارک مہینہ کو مکمل کرنے کی تمہیں توفیق بخشی' یہ مہینہ ہم سے رخصت ہو چکا' یہ نکوکاروں کے حسن اعمال کا بھی شاہد ہے اور نافرمانوں کے عصیان ونافرمانی کا بھی۔ کاش یہ معلوم ہو سکتا کہ اس ماہ میں ہم میں سے کس کے اعمال قبول ہوئے ہیں تاکہ اسے مبارکباد دیتے' اور کس کے قبول نہیں ہوئے تاکہ اس کی تعزیت کرتے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو! اطاعت پر جمے رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ رب العالمین کا بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ ہے' اور اللہ اور اس کی عبادت سے اعراض کرنا نقص ایمان کی دلیل ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو' جملہ اوقات میں اس کی طاعت و بندگی پر جمے رہو اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس سے تقرب حاصل کرو' کیونکہ وہ معبود برحق جس کے لئے ماہ رمضان میں روزے رکھے جاتے ہیں' عبادت کی جاتی ہے اور رکوع و سجود ادا کئے جاتے ہیں' وہ ہر وقت اور ہر لحہ معبود ہے' وہ عمل صالح کیا ہی خوب ہے جس کے بعد بھی مسلسل نیکیاں کی جائیں' اور یہ کتنی خراب بات ہے کہ نیکی کے بعد برائی کی جائے' اس لئے اپنے وقت کو لہو و لعب اور غفلت میں ضائع نہ کرو' ماہ رمضان میں جو عمل صالح کئے ہیں انہیں برباد نہ کرو' اس کے اندر جو مبارک اور خوشگوار ساعتیں تمہیں نصیب ہوئی تھیں ان کو خراب نہ کرو اور اللہ رب العالمین سے مناجات و رجوع کی جو بہترین لذت ملی تھی اسے بدمزہ نہ کرو' نیکی کے قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ آدمی اس کے بعد نیکیاں ہی کرتا جائے اور اس کے قبول نہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حسب سابق گناہوں میں ملوث رہے۔ چنانچہ بشر حافی سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو رمضان شریف کے مہینہ میں عبادت کرتے ہیں اور اس میں خوب محنت کرتے ہیں لیکن جیسے ہی رمضان کا مہینہ ختم ہوتا ہے سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں' تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ نہایت ہی برے لوگ ہیں جو اللہ کو صرف رمضان میں پہچان پاتے ہیں۔

نیز حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موت ہی مومن کا عمل منقطع کرتی ہے' اس کے بعد انہوں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ الحجر: ۹۹۔

اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔

اللہ کے بندو! ابھی کل تک مسجدیں نمازیوں اور ذکر و اذکار کرنے والوں سے بھری تھیں'

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن کے ساتھ ان کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں' راتیں رکوع و سجود میں گذر رہی تھیں اور مالک حقیقی کے حضور اس کے فضل و احسان اور مغفرت و رضوان کی امید میں وہ دست دعا بلند کئے ہوئے تھے' لہٰذا ذکر الٰہی میں مشغول ہونے کے بعد اس سے منہ نہ پھیرو اور نماز عید کے بدلہ تمہارے حصہ میں لہو و لعب' غفلت و کوتاہی' طاعت الٰہی سے اعراض اور لباس و پوشاک میں فخر و تکبر پیدا نہ ہو' بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مبارک مہینہ کے اختتام پر شکر ادا کرو' رب العالمین سے مغفرت اور قبول اعمال کی دعا مانگو اور اس کی طاعت و بندگی پر قائم رہو۔

مسلمانو! رب تعالیٰ کی عبادت و بندگی پر مداومت و استقامت کیا ہی بہترین اور قابل ستائش عمل ہے' لہٰذا اسی استقامت کو اپنا شعار بناؤ' اعمال صالحہ تمہاری غرض و غایت ہوں' خوشنودئی مولیٰ تمہاری سب سے بڑی آرزو ہو اور سنت نبوی کی پیروی تمہارا مقصد زندگی ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اجر و ثواب لکھ دے گا اور اپنی رحمت کے دروازے تم پر کھول دے گا' اس کی رحمت حسن عمل کرنے والوں سے بہت قریب ہے' ضرورت اس بات کی ہے کہ تم مسلسل حسن عمل کرتے رہو۔

ماہ رمضان کے بعد حسن عمل کا ایک سلسلہ یہ بھی ہے کہ ماہ شوال کے چھ روزے رکھے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے' چنانچہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَن صَامَ رَمَضانَ ثُمَّ أَتبعَهُ ستًّا مِنْ شوَّال كَان كَصِيَامِ الدَّهْرِ"[(۱)]

جس نے رمضان کے روزے رکھے' پھر شوال کے بھی چھ روزے اس کے بعد ملا لئے تو یہ (ثواب میں) پورے سال روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔

نیز ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب استحباب صوم ستة ایام من شوال (۱۱۶۴) و مسند احمد ۵ / ۴۱۷ (۲۳۵۹۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتة أَيَّام بَعدَ الفِطرِ كَان تَمام السنَة ، مَن جَاء بالحسنَةِ فله عَشرُ أمثالِهَا"[1]

جس نے رمضان کے روزے رکھے اور عید الفطر کے بعد چھ روزے مزید رکھے تو یہ (ثواب میں) پورے سال کے برابر ہوگا' کیونکہ جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا ثواب ملے گا۔

اللہ کے بندو! لہٰذا اس فضیلت کو ہاتھ سے جانے نہ دو' کس کو معلوم ہے کہ آنے والا سال اسے ملے یا نہ ملے' اس لئے خیر کے کاموں کی طرف جلدی کرو اور انشراحِ صدر اور کمالِ خوشی کے ساتھ اسے خوش آمدید کہو' ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ یونس: ۵۸۔

پس چاہئے کہ لوگ اسی سے خوش ہوں' یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ساتھ ہی رب تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی سنو:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ○ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ الاحقاف: ۱۳' ۱۴۔

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے' پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے' یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

بارك اللّهُ لي ولكم في القرآن العظيم ، ونفعني وإياكم بهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

(۱) تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف للحافظ المزی ۲/ ۱۳۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰهِ على إحسانه ، والشكر له توفيقه وامتنانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له تعظيماً لشأنه سبحانه ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله الداعي إلى رضوانه ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه وإخوانه ، وسلم تسليماً كثيراً۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اور شکر اللہ کے لئے ہے کہ اس نے ہم پر احسان فرمایا اور اپنی توفیق سے نوازا' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لا شریک ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو امت کو اللہ کی رضاو خوشنودی کے کاموں کی طرف بلانے والے ہیں۔ اے اللہ ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب اور اخوان پر بہت بہت درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد !

مسلمانو! اللہ سے ڈرو' اس کی اطاعت کرو' توبہ واستغفار کو لازم پکڑو' اللہ کی عبادت و بندگی میں کوتاہی کرنے سے بچو اور اس بات پر یقین رکھو کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے' یہ دار العمل ہے' یہاں حساب نہیں ہوگا' اور آخرت دار الحساب ہے' وہاں عمل کرنے کی گنجائش نہ ہوگی' ساتھ ہی اس کا بھی خیال رکھو کہ رمضان شریف کے مہینہ میں جو عبادتیں تم نے اللہ کے پاس بھیجی ہیں اور جو اچھے اعمال کئے ہیں انہیں معصیت کے ذریعہ برباد نہ کرو' گناہ و معصیت بربادیٔ عمل کا سبب ہیں۔

مسلمانو! ابھی ماہ رمضان میں تمہاری حالت یہ تھی کہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے' خوب خوب صدقہ وخیرات اور حسن سلوک کرتے تھے' تمہاری زبان تلاوت قرآن میں مشغول تھی اور اعضاء و جوارح مالک حقیقی کی عبادت سے لبریز' لیکن کیا ہو گیا کہ عبادت الٰہی میں اس قدر مشغول ہو کر "حزب رحمٰن" میں شامل ہو جانے کے بعد آج تم شیطان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ میں نظر آرہے ہو؟ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ نمازیوں کی صف میں داخل ہو جانے کے بعد نماز ترک کرو؟ جبکہ نماز دین کا ستون ہے' دل کا نور ہے' رب تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ اور اس کے اور بندے کے درمیان ایک اہم رابطہ ہے' لہٰذا نماز کی اور نماز کے ساتھ ہی دیگر فرائض وواجبات کی محافظت کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں اجر جزیل اور ثواب کثیر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نوازے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوزن کے اختلاط سے ممانعت

الحمد للهِ الهادي إلى سبيل الرشاد ، يهدي منَ يشاء من عباده إلى طريق السداد ، ويضل بعدله من يشاء إلى طريق الغي والفساد ، أحمده سبحانه وهو للحمد أهل ، وأشكره على آلائه ونعمه ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الناصح الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رشد و ہدایت کی راہ دکھاتا ہے' اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے عدل کے ساتھ ہلاکت و بربادی کی راہ پر ڈھکیل دیتا ہے' میں اس رب پاک کی حمد بیان کرتا ہوں کہ وہی حمد و ثنا کا سزاوار ہے' اور اس کی بے پناہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جو امت کے خیر خواہ اور رسالت کے امین ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ رب العالمین سے ڈرو' اپنے ایمان کا عملی ثبوت دو اور اسی پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہو' اللہ تعالیٰ نے ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور انہیں دنیا و آخرت کی بھلائی کی بشارت دی ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ قول و عمل کی سچائی ہی اصل چیز ہے' ایمان یا اسلام کا کھوکھلا دعویٰ کر لینا کچھ مفید نہیں' بلکہ زبان و دل اور اعضاء و جوارح کے ذریعہ ایمان کا ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔

ایک مسلمان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ گفتار و کردار میں اپنے حالات کا جائزہ لیتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

"إِنَّ الْعَبدَ لیتکلَّمُ بالكَلِمَة من رضوان اللّٰهِ لا يلقى لَهَا بالا يَرفَع اللّٰهُ بِها دَرجَاتٍ ، وَإِنَّ العَبدَ لَيتكَلَّم بالكَلِمَة مِن سَخط اللّٰهِ تَعالى لا يلقى لَها بَالا يَهوي بِها فِي جهنَّمَ"[1]

بندہ اللہ کی خوشنودی کا کوئی کلمہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا' مگر اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے سبب اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے' اور اسی طرح ایک بندہ اللہ کی ناراضگی کا کوئی جملہ اپنے منہ سے نکالتا ہے جسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا' مگر اس کے سبب اللہ اسے جہنم رسید کر دیتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ بندہ ہمہ وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا اور اس کا جائزہ لیتا رہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ غیر شعوری طور پر وہ کوئی بڑی بات کہہ دے' یا نادانستہ طور پر نفاق کا شکار ہو جائے' یا اللہ و رسول کے حکم کی مخالفت کر بیٹھے۔

اللہ و رسول کی مخالفت یہ بھی ہے کہ آدمی کسی ایسی بات کی طرف بلائے جو فرمان الٰہی یا ارشاد نبوی کے خلاف ہو' ایسے لوگوں کے بارے میں رب العالمین فرماتا ہے :

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الأَذَلِّينَ ○ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ المجادلہ : ۲۰'۲۱۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔ اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے' بیشک اللہ زور آور اور زبردست ہے۔

اللہ ہی کی ذات وہ طاقت ور ذات ہے جس سے غلبہ میں مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور وہی وہ

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الرقاق' باب حفظ اللسان (۶۴۷۸) و مسند احمد ۲ / ۳۳۴ (۸۴۱۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست اور زور آور ہے جو اپنی مشیئت کے مطابق جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ذلیل کرتا ہے۔

برادران اسلام! یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگوں نے باطل کو خوشنما بنا کر پیش کرنا اور لوگوں کو اس کی طرف بلانا شروع کر دیا ہے' ان کا مقصد ہے کہ سادہ لوح عوام اور دین کے بارے میں کم سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں رواج پذیر ہو جائیں جو رب العالمین کے نزدیک محبوب و پسندیدہ نہیں۔ دین کے سلسلہ میں کم مائیگی درحقیقت محرومی و بدنصیبی کی دلیل ہے' جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ"(۱)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

چنانچہ اس حدیث کا مفہوم یہ نکلا کہ جس شخص کو اللہ نے دین کی سمجھ عطا نہیں کی اس کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں فرمایا۔ www.KitaboSunnat.com

اللہ کے بندو! باطل کو خوشنما بنا کر پیش کرنا' لوگوں کو اس کی طرف بلانا اور مرد و زن کے اختلاط کو تقدم و ترقی اور حریت سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے' جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اہل مغرب کی تقلید اور ان کے پیچھے پیچھے چلنا ہی ترقی ہے' ایسے لوگوں کے سلسلہ میں یہ ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر نہ لگا دے' کیونکہ آدمی کے دل پر جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ نہ معروف کو پہچان سکتا ہے نہ منکر کا انکار کر سکتا ہے' بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھنے لگتا ہے' اور یہ منافقین کی ایک صفت ہے' جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے :

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب العلم' باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين (۷۱) و صحیح مسلم' کتاب الامارۃ' باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق (۱۹۲۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾التوبہ :٦٧۔

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے سے ہیں (یعنی ایک ہی طرح کے ہیں) کہ برے کام کرنے کو کہتے اور نیک کاموں سے منع کرتے ہیں اور خرچ کرنے سے ہاتھ بند کیے رہتے ہیں' انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا' بیشک منافق نافرمان ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عورت کو مطلق آزادی نہیں بخشی' بلکہ کچھ مخصوص اشیاء میں اسے آزادی دی ہے جس کی شریعت کے اندر وضاحت موجود ہے' نیز مرد کو اس پر فوقیت وفضیلت عطا کی ہے' ارشاد ہے :

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾البقرہ :٢٢٨۔

مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔

ساتھ ہی مردوں کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ شریعت کے حدود کے مطابق ان کی دیکھ بھال اور تعلیم وتربیت کریں' فرمایا :

﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾النساء :٣٤۔

مرد عورتوں پر حاکم ومسلط ہیں' اس لئے کہ اللہ نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے۔

مرد کا عورت کے مصالح کی رعایت کی ساتھ اس کی نگہداشت کرنا ایک قطعی فریضہ ہے جسے اسلام نے تمام مسلمانوں پر مقرر کیا ہے' اب عورت کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ اس حکم الٰہی اور وصیت ربانی سے نکل کر اپنے آپ کو آزاد کر لے' کیونکہ جس ذات نے یہ قانون وضع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے وہ احکم الحاکمین اور عادلِ کامل ہے' اسی نے مرد و عورت دونوں جنسوں کو پیدا کیا ہے اور ہر ایک کی طبیعت کے مطابق اس کا مزاج بنایا ہے اور وہی یہ بھی جانتا ہے کہ ہر دو جنسوں کے لئے کون سی چیز زیادہ مناسب اور بہتر ہے۔

لہٰذا مرد عورتوں کے ''قوام'' ہیں' لفظ ''قوام'' کا اطلاق جتنے امور سے بھی متعلق ہو گا ہر معاملہ میں مرد عورتوں کی محافظت و نگرانی کریں گے' چنانچہ وہی عورتوں کے نان و نفقہ' لباس و پوشاک اور رہائش گاہ کے ذمہ دار ہوں گے' وہی ان کی اسلامی تادیب و تربیت کرنے کے مکلّف ہوں گے اور وہی اس بات کے بھی پابند ہوں گے کہ بے کار' آوارہ گرد' بداخلاق اور معاشرہ کے گرے ہوئے لوگوں سے عورتوں کی حفاظت و نگہداشت کریں۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ آزادی اور ترقی کے نام پر کچھ لوگ کھل کر عورتوں کو مطلق آزادی بخشنے کی بات کرتے ہیں اور بزعم خویش وہ اپنے آپ کو عورتوں کی صف میں لا کھڑا کرتے ہیں' حالانکہ یہ لوگ درحقیقت عورتوں کے دشمن ہیں جو اس بات کی کوشش میں ہیں کہ عورت بھی اجتماعات و محافل میں جائے' مردوں کے شانہ بشانہ کام کرے اور ان کے ساتھ اٹھے بیٹھے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اس دعوت کے ذریعہ اولاً خود عورتوں کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا بلکہ ان کے بدخواہ ہیں' ثانیاً معاشرے کے حق میں بھی یہ کچھ اچھا نہیں ہو گا' مزید برآں انہوں نے اپنے دین کے ساتھ بھی بہت برا کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات و ہدایات کی بھی پرواہ نہ کی' آپ کا ارشاد ہے:

''لا يَخْلُوَنَّ رَجل بامرأةٍ إلا وَمعها ذُو مَحرَم''[1]

کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو مگر اس حال میں کہ اس عورت کا

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الحج' باب سفر المرأة مع محرم (۱۳۴۱) و صحیح بخاری' کتاب النکاح' باب لا يخلون رجل بامرأة ...... (۵۲۳۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی محرم اس کے ساتھ ہو۔

قرآن کریم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ادب سکھاتے ہوئے اور انہیں صلاح وعفت اور تقویٰ کے امور کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَانِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾ الاحزاب: ۳۲۔

اے پیغمبر کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو' اگر تم پرہیزگار رہو' لہٰذا (کسی اجنبی شخص سے) نرم باتیں نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید لگا بیٹھے۔

اس آیت کریمہ کے اندر جس بات کی رہنمائی کی گئی ہے وہ امہات المومنین کے لئے بھی ہے اور امت مسلمہ کی تمام عورتوں کے لئے بھی۔ اب جو لوگ مرد و عورت کے اختلاط کو اچھا سمجھتے اور اس کی دعوت دیتے ہیں' ان کے سلسلہ میں اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں ان کے دلوں میں اسی قسم کا کوئی مرض نہ ہو' کیونکہ کسی کی عزت و آبرو پر داغ لگانے اور نوجوان دوشیزاؤں کو اپنے دام فریب میں لینے کی امید عورتوں سے اختلاط و مجالست اور ان کے ساتھ خلوت و تنہائی میں ہونے سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ أعوذ باللهِ من الشيطن الرجيم:

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ٥ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ٥ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ﴾ محمد: ۲۹ تا ۳۱۔

کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا۔ اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تم کو دکھا بھی دیتے اور تم ان کو ان کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہروں ہی سے پہچان لیتے' اور تم انہیں ان کے انداز گفتگو ہی سے پہچان لو گے' اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰهِ ، نحمده ونستعينه ونستغفره ونتوب إليه ، ونعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا ، من يهده اللّٰه فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں' اسی سے مدد مانگتے ہیں' اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں' اور اپنے نفس کے شر اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں' اللہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا' اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کی اطاعت کر کے اس کی ناراضگی اور دردناک عذاب سے بچو اور یہ جان لو کہ جو لوگ ''آزادی'' اور ''تقدم وترقی'' کے نام پر اخلاقی آوارگی اور بے حیائی عام کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں' وہ یا تو حد درجہ سادہ لوح ہیں یا ان کے دلوں کے اندر کوئی مرض پوشیدہ ہے' خواہ وہ مرض بہیمانہ خواہشات کا ہو یا نفاق کا۔ ایسے لوگ در حقیقت شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلامی دشمن افکار و نظریات کی خدمت کر رہے ہیں۔

اسلام تو وہ دین ہے جو اخلاقی بے راہ روی اور دو اجنبی صنفوں کے باہم اختلاط سے روکتا اور کسی بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت و تنہائی کو حرام قرار دیتا ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لا يَخلونَّ رَجُل بامرأةٍ إلا كَان ثَالثهما الشَّيْطَانُ"[1]

کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہوتا مگر ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے (یعنی شیطان ان کے ساتھ ہوتا ہے)

نیز آپ نے فرمایا:

"لا يَحلُّ لامرأةٍ تؤمنُ باللّٰهِ وَاليومِ الآخرِ أنْ تُسافرَ إلا مَع ذي مَحرمٍ"[2]

کسی عورت کے لئے جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو' یہ جائز نہیں کہ محرم کے بغیر سفر کرے۔

ایک عورت خواہ کتنی بھی دیندار' باعزیمت' صاف دل اور پاکدامن ہو لیکن عفت و پاکدامنی میں امہات المومنین کے درجہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتی' تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نیز ازواج مطہرات کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ الاحزاب: ۵۳۔

جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو' یہ تمہارے اور ان

---

(۱) جامع ترمذی' ابواب الرضاع' باب كراهية الدخول على المغيبات (۱۱۷۸) وابواب الفتن' باب في لزوم الجماعة (۲۲۶۸) نیز دیکھئے: مسند احمد ۱/ ۱۸ (۱۱۴) و ۱/ ۲۶ (۱۷۷)

(۲) صحیح مسلم میں یہ حدیث تقریباً ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے: کتاب الحج' باب سفر المرأة مع محرم (۱۳۳۸' ۱۳۳۹' ۱۳۴۰) نیز دیکھئے: صحیح بخاری' کتاب تقصير الصلاة' باب فی کم یقصر الصلاة (۱۰۸۶' ۱۰۸۷' ۱۰۸۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دونوں کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔

اس آیت کے اندر جو تعلیم دی گئی ہے وہ ان کے لئے بھی ہے اور ان کے علاوہ قیامت تک آنے والی نسل کے لئے بھی' لیکن مخاطب وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے اور ان کے احکام بجالاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگی فنون کی تعلیم وتربیت کی ترغیب

الحمد للهِ مؤيد المؤمنين ، ومعين الصابرين ، أمر بالمجاهدة للنفوس على شرائع الدين ، ووعد المجاهدين بالنصر والعز والتمكين ، أحمده سبحانه على فضله وإحسانه ، وأشكره على ترادف إنعامه ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له الملك الحق المبين ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله المصطفى الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو مومنوں اور صبر کرنے والوں کا معین و مددگار ہے' دینی امور پر جہاد کرنے کا حکم دیا ہے' اور مجاہدوں سے مدد اور غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے' اس کے فضل و احسان اور مسلسل انعام واکرام پر میں اس کی تعریف اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور وہی شہنشاہِ برحق ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے منتخب اور امین بندے اور رسول ہیں۔ آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اللہ کا بے شمار درودو سلام نازل ہو۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام کی تعمیل کرو' منہیات سے بچو اور اچھے افعال واعمال کے ذریعہ اس کا تقرب حاصل کرو۔

یاد رکھو! ایمان باللہ' استقامت اور جہاد بالنفس دین کے بنیادی امور میں سے ہیں' اور نفس کا جہاد یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کے مقرر کردہ احکام کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب پر صبر کیا جائے' احکام الٰہی بندے سے صبر و مجاہدہ کے متقاضی ہوتے ہیں' تاکہ اس کا ایمان مکمل ہو جائے' وہ پورے طور پر رضائے الٰہی حاصل کرلے اور اللہ کے ان برگزیدہ بندوں کی صف میں جا پہنچے جن کے بارے میں ارشاد ہے :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ التوبہ: ۱۰۰۔

اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے بہشتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' یہ ہمیشہ ان میں رہیں گے' اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

اللہ رب العالمین اپنے احکام کی تعمیل پر صبر و مجاہدہ کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ الحج: ۷۸۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے' اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین کی کسی بات میں تنگی نہیں کی۔

بندگانِ الٰہی! جہاد ایک ایسا جامع لفظ ہے جو صبر و جہاد کی مختلف صورتوں کو شامل ہے' چنانچہ فرائض کی ادائیگی' خواہشاتِ نفسانی سے باز رہنے اور گناہ و معصیت کے کاموں سے بچنے پر نفس سے مقابلہ' نیز جسمانی و روحانی آلام و مصائب اور مال و اولاد کے تعلق سے پیش آنے والی پریشانیوں پر صبر و استقامت' یہ سب ''جہاد'' میں شامل ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ بھی اسی ضمن میں ہے جو کہ جہاد کی سب سے ارفع و اعلیٰ قسم اور اسلام کے میناروں میں سے ایک ہے' اور جس کے سلسلہ میں اتنی فضیلت اور ثوابِ کثیر کا وعدہ فرمایا گیا ہے جو شریعت کے دیگر بہت سے اعمال کے لئے نہیں ہے' کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ امور و معاملات کی فلاح و درستگی کا سبب اور ملک کے امن و سلامتی اور نجاح و کامرانی کا ذریعہ ہے' اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی برحق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومن بندوں کو متعدد مقامات پر جہاد کا حکم دیا اور اس پر بے پناہ اجر و ثواب کا وعدہ فرمایا ہے' ساتھ ہی جہاد کے لئے تیاریاں کرنے اور جنگی وسائل و ذرائع کو مکمل رکھنے کا حکم دیا ہے' کیونکہ آلاتِ جنگ جہاد کے لوازمات میں سے ہیں اور کسی فرض کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی کے لئے جس چیز کی ضرورت پڑے وہ بھی فرض کے حکم میں ہوتی ہے' ارشاد ربانی ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ الانفال: ۶۰۔

جہاں تک ہو سکے طاقت سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں پر ہیبت بیٹھی رہے گی۔

زمانہ کے لحاظ سے جنگی تعلیمات اور قوت کا ایک مخصوص انداز ہوتا ہے' قوموں کے عروج اور حالات کے تغیر و تبدل سے اس میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے' جہاد فی سبیل اللہ ایک ایسا فریضہ ہے جو عسکری علوم و فنون کی تعلیم و تربیت' جدید اسلحہ جات کے استعمال کرنے کی مہارت' شجاعت و بہادری کی مشق اور جنگی امور و معاملات میں حذاقت و دانشمندی کے بغیر کما حقہ انجام نہیں دیا جا سکتا' اس کے لئے اضاعت وقت' راحت طلبی اور سہل پسندی سے بھی اجتناب کرنا ہوگا۔ آرام طلبی نیز آلاتِ جنگ کی مشق اور تربیت سے غفلت دین و ملت' ملک و حکومت اور افراد و قبائل سب کے لئے نقصان دہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

"أَلا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، أَلا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ"(۱)

سن لو! بیشک قوت تیراندازی ہے' بیشک قوت تیراندازی ہے' بیشک قوت تیراندازی ہے۔

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الامارۃ' باب فضل الرمی (۱۹۱۷) و مسند احمد ۴/ ۱۵۷(۱۷۴۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی بیان فرمائی ہوئی یہ تفسیر ہر زمانہ کو عام اور نوع بنوع جدید اسلحہ جات مثلاً بم گولے اور راکٹس وغیرہ کو شامل ہے' کیونکہ اللہ رب العالمین نے آپ کو جوامع الکلم سے نوازا تھا۔

ایک دوسری حدیث کے اندر آپ نے فرمایا:

"ارمُوا وَارْكبوا ، وَأَن تَرمُوا أَحَبّ إليّ مِن أَن تَركَبُوا"[1]

یعنی تیر اندازی بھی کرو اور گھوڑ سواری بھی' لیکن تیر اندازی میرے نزدیک گھوڑ سواری سے محبوب ہے۔

مسلم نوجوانو! اس اہم فریضہ سے ہم غافل کیسے ہو گئے جو ہمارے دین کی ایک اہم بنیاد ہے؟ اور اس پاکیزہ مقصد کو ضائع کیوں کر دیا جس کے بغیر ہمارے امور و معاملات کی درستگی ممکن نہیں؟ ہم میں کتنے لوگ ایسے ہیں جنہیں تیر اندازی آتی ہے نہ فنون جہاد سے واقفیت ہے اور نہ ہی دفاعی یا ہجومی اسلحہ جات کے استعمال کا طریقہ جانتے ہیں' کیا ہر مسلمان کو دین و وطن اور اپنے نفس و محارم کی حمایت و دفاع کا حکم نہیں ہے؟

آلات جہاد اور جنگی ساز و سامان کی تعلیم و تربیت سے بے اعتنائی در حقیقت ذلت و رسوائی اور ضعف و کمزوری کی ایک قسم اور ہم پر دشمنوں کے مسلط ہو جانے کا ایک اہم سبب ہے۔ نیز مختلف تجارتوں میں پھنس کر' حصول دولت کے پیچھے پڑ کر' نوع بنوع سواریوں' لباس و پوشاک اور مال و اسباب کے ذریعہ فخر و مباحات کر کے اور زراعت و کاشتکاری میں گم ہو کر امورِ جہاد کو فراموش کر دینا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دینے کے مترادف اور دشمنوں کے غلبہ و تسلط کا سبب ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِذَا تَبَايعتم بالعِينةِ ، وأخذتُم أَذنَاب البَقَر ، وَرضيتُم بِالزَرعِ ،

---

(۱) مسند احمد ۴ / ۱۴۴ (۱۷۳۰۲) و ۴ / ۱۴۸ (۱۷۳۳۸) وسنن ابن ماجہ' کتاب الجہاد' باب الرمی فی سبیل اللہ (۲۸۱۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتَركتُم الجِهادَ ، سلَّطَ اللّٰهُ عَليكم ذلا ، لايَنزعُه حتّٰى ترجعُوا إلى دِينكم"[1]

جب تم بیع "عینہ" کرنے لگو گے اور گائے کی دم پکڑ لو گے اور کھیتی باڑی ہی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور جب تک اپنے دین اسلام کی طرف واپس نہ لوٹ آؤ گے تمہیں اس ذلت سے چھٹکارا نہیں دے گا۔

اس حدیث کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے کہ جب لوگ دنیا اور دنیا کے مال واسباب میں پل کر جہاد کی تیاری نیز دشمنانِ اسلام سے محتاط رہنے کی تدبیریں چھوڑ دیں گے تو ان کے دلوں کے اندر ضعف و بزدلی پیدا ہو جائے گی اور دشمن ان پر غالب آجائیں گے' چنانچہ بہت سے اسلامی ممالک میں آج اس پیشگوئی کی تصویر موجود ہے۔

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ جہاد کے اس عظیم دینی فریضہ کا خیال کریں اور ہر ممکن مادی و معنوی قوت کے ذریعہ دشمنانِ دین کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں' عصر حاضر کی ایک اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ مسلمان جنگی انتظامات سے واقف ہوں اور عسکری علوم وفنون سیکھیں تاکہ ان کے ذریعہ وہ اپنے دین و وطن کا دفاع اور اپنے وجود وتشخص کی حفاظت کرسکیں' ظالموں اور سرکشوں کو آگے بڑھنے سے روک سکیں اور انہیں رعب و دبدبہ اور شان و شوکت حاصل ہو۔ مسلمانوں کو ہرگز یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ غیروں کے دست نگر اور محتاج رہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تو عزت و سربلندی اور فتح و غلبہ لکھ دیا ہے' شرط یہ ہے کہ وہ اسباب و وسائل اپنائیں' اپنے رب کا حکم مانیں اور اس کے دین کی مدد کریں' چنانچہ فرمایا :

﴿إِنْ تَنصُرُوا اللّٰهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ محمد : ۷۔

اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

---

(۱) سنن ابی داود' کتاب الاجارۃ' باب فی النہی عن العینۃ (۳۴۶۲) و مسند احمد ۲/۴۲ (۵۰۰۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگانِ الٰہی ! لہٰذا اللہ سے ڈرو اور جہاد کے وسائل ولوازمات کو اپناتے ہوئے اس فریضہ کو ادا کرو' کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ ہی دین کی بلندی ہے اور اسی کے بارے میں رسول صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"من مات ولم يغز ولم يحدث نفسه بالغزومات على شعبة من النفاق"

جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ تو زندگی میں جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں کبھی جہاد کا جذبہ پیدا ہوا تو وہ نفاق کی حالت میں مرا۔

أعوذ باللّٰهِ من الشيطن الرجيم﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنصُرُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾الحج : ۴۰۔

اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کی) خانقاہیں اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے' بیشک اللہ توانا و غالب ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه ، إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہِ العلیم الحکیم ، أحمده سبحانه على نعمه الغزار ، وأشكره على جوده المدرار ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰہُ ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله المصطفى المختار ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو علیم و حکیم ہے' اس کی بے پناہ نعمتوں اور مسلسل فضل و کرم پر میں اس کی حمد بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کی اطاعت و خوشنودی نیز قرآن و حدیث کے ارشادات کی تعمیل میں جلدی کرو۔ اللہ رب العالمین نے ہمیں دشمنانِ اسلام سے قتال کرنے کی تیاری نیز ان کے خلاف ہر ممکن قوت سے اس طرح مسلح رہنے کا حکم دیا ہے کہ وہ کبھی بھی ہم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں اور نہ حقیر سمجھیں' ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اسلام کے حق میں عزت و سربلندی اور قوت و غلبہ لکھ دیا ہے جب تک کہ اسلام کے ماننے والے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں گے' اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ الانفال: ۶۰۔

جہاں تک ہو سکے طاقت سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلہ کے) لئے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں پر ہیبت بیٹھی رہے گی۔

اللہ عزوجل نے اس آیت کے اندر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے حتی المقدور تیاری کا جو حکم دیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ پوری امت مسلمہ کو شامل ہے' کیونکہ جنگی تیاری ایک ایسی چیز ہے جس سے دشمنانِ اسلام کے دلوں میں یہ خوف پیدا ہو گا کہ ہاں مسلمان بھی دیگر قوموں کے درمیان ایک مضبوط اور طاقتور قوم ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اپنی ہر طرح کی علمی و مادی طاقت جمع کریں تاکہ دیگر قوموں کے اندر ہمارا رعب ودبدبہ پیدا ہو اور ہم اسلام کا کلمہ بلند کر سکیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے نقصانات

الحمد للّٰہِ علی نعمه الظاهرة والباطنة ، وأشكره على سوابغ آلائه المترادفة ، أمر عباده بكل خير ورشاد ، ونهاهم عن كل شر وفساد ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، الإله الحق المبين ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله الناصح الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی ظاہری و پوشیدہ اور بے پایاں نعمتوں پر اللہ ہی تمام تعریف کا سزاوار اور شکر گذاری کا مستحق ہے' اس نے اپنے بندوں کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کا حکم دیا اور ہر شر و فساد سے روکا ہے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں اور وہی معبود برحق ہے' ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں' جو امت کے خیر خواہ اور رسالت کے امین ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور بحالت اسلام مرنے کی فکر کرو' اللہ سبحانہ کے منہیات و محرمات سے بچ کر اور اس کے فرائض بجالا کر اس کا تقویٰ اختیار کرو' اس کی نازل کردہ کتاب قرآن مجید کو سمجھو اور اس کے معانی و مفاہیم کے اندر غور و فکر کرو' اسی میں ابدی سعادت اور دائمی نجات ہے' یہ وہ مقدس کتاب ہے جس کے اندر رب العالمین نے خیر و ہدایت کی راہ واضح فرما کر اس پر چلنے کا حکم دیا ہے' اور ہر اس بری راہ پر چلنے سے روکا ہے جو دنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہو' فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾الاعراف: ۳۳۔

کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کی باتوں کو ظاہر ہوں یا پوشیدہ‘ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام کیا ہے اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

اس آیت کریمہ نے ہمارے لئے حرام چیزوں کا ایک اصول پیش کیا ہے‘ اللہ کی حرام کردہ کوئی چیز ایسی نہیں جسے یہ آیت شامل نہ ہو اور کوئی شر یا نقصان ایسا نہیں جسے بیان نہ کر دیا ہو۔ یہی وہ آیت ہے جس کے ذریعہ اللہ رب العالمین نے جملہ فواحش دکبائر کو حرام قرار دیا ہے‘ خواہ وہ گناہِ کبیرہ ظاہر ہوں مثلاً قتل‘ زنا‘ لواطت‘ سود خوری‘ چوری‘ شراب نوشی‘ قمار بازی‘ یتیموں کا حق مارنا اور باطل طریقہ سے لوگوں کا مال کھانا وغیرہ‘ یا ان کا تعلق باطن سے ہو جیسے تکبر‘ نفاق‘ بغض و حسد‘ لوگوں کی تحقیر‘ مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ‘ فریب اور استہزاء وغیرہ۔ یہ سارے گناہ آیت مذکورہ میں بیان کردہ محرمات میں داخل ہیں‘ چاہے وہ لوگوں کے سامنے آچکے ہوں اور انہوں نے اس کا مشاہدہ کر لیا ہو‘ یا ان کی نگاہوں سے اوجھل صرف صاحب واقعہ کی ذات تک محدود ہوں‘ لیکن اللہ کے علم محیط سے وہ باہر نہیں ہو سکتے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ”اثم“ اور ”بغی“ کو حرام قرار دیا ہے‘ اثم وہ فعل معصیت ہے جو گناہ اور سزا کا باعث ہو‘ اور بغی لوگوں پر دست درازی اور ان کے مال و جان اور عزت و آبرو میں بے جا مداخلت کا نام ہے‘ کیونکہ یہ ظلم ہے جو حرام ہے اور جس کے نتائج کچھ اچھے نہیں ہوتے۔

اللہ عزوجل نے مذکورہ بالا آیت میں شرک کو بھی حرام گردانا ہے‘ اور شرک یہ ہے کہ عبادت کے جملہ اقسام مثلاً دعا‘ نذر‘ ذبح‘ استغاثہ‘ استعانت اور خوف و رجا میں سے کوئی ادنیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز بھی کسی غیر اللہ کے لئے کی جائے اور ان امور و معاملات میں غیر اللہ سے تعلق خاطر پیدا کیا جائے جو صرف اللہ کے ساتھ خاص ہیں اور جن پر اللہ کے سوا کسی کا کوئی اختیار نہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا :

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ المائدہ : ۷۲۔

جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ اور بدترین ظلم ہے' جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کی زبان پر فرمایا :

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ لقمان : ۱۳۔

یقیناً شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا گویا بے پناہ نعمتوں سے نوازنے والے منعم حقیقی کے درمیان اور اس شخص کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رکھتا جو اپنے لئے بھی کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ کسی غیر اللہ سے حاجت طلب کرنا' اسے پکارنا یا ایسے معاملات میں اس سے مدد چاہنا جن پر اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی اختیار نہ ہو' یہ سب شرک کے اقسام ہیں۔ اللہ عزوجل کا تو ارشاد ہے :

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ المومن : ۶۰۔

تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا' جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ الفاطر: ۱۳، ۱۴۔

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو کسی چیز کے مالک نہیں، اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں، اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کرسکیں اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کردیں گے، اور اللہ باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے نفس کا خیر خواہ سنبھل جائے اور قبل اس کے کہ اس کی عمر آخر ہو اور وہ وقت آئے جب ندامت و پشیمانی سے کوئی فائدہ نہ ہوگا، وہ اپنے اعمال کی اصلاح کرلے، اللہ تعالیٰ نے اپنے سلسلہ میں بے علم باتیں کہنا بھی حرام قرار دیا ہے، فرمایا:

﴿وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ الاعراف: ۳۳۔

میرے پروردگار نے یہ بھی حرام کیا ہے کہ اس کے بارے میں تم ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

خواہ ان باتوں کا تعلق اللہ کے اسماء و صفات سے ہو یا شریعت سے ہو یا قدر سے ہو یا اس کی حلال کردہ چیزوں کو حرام جاننے یا حرام کردہ چیزوں کو حلال ٹھہرانے سے ہو۔

بندہ کو چاہئے کہ وہ اپنے رب سے ڈرے، دین کے سلسلہ میں بصیرت رکھے، اللہ کی کتاب قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اندر فکر و تدبر سے کام لے تاکہ دنیا و آخرت کی سعادت و کامرانی سے ہمکنار ہو۔ مذکورہ بالا محرمات ایسے ہیں جن کا مرتکب انتہائی بدترین مقام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر پہنچ جاتا ہے' کیونکہ ان کے اندر نوع بنوع شر' بہت بڑا فساد اور بھاری نقصانات پنہاں ہیں' گناہِ کبیرہ اخلاق کی بربادی' اللہ رب العالمین کے غضب اور روئے زمین کے اندر شر و فساد کا باعث ہیں' جو آدمی کو دنیا میں ذلت و رسوائی کے گھاٹ پر لے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی عذاب و عقاب کا مستحق بناتے ہیں۔ گناہوں میں سب سے خطرناک اور انجام کے اعتبار سے سب سے بدترین گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے' شرک درحقیقت اللہ تعالیٰ کے مقام الوہیت کی تنقیص اور اس کی ربوبیت کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔ ایک مشرک کا دین' اس کی عقل اور اس کی دنیا سب کچھ خسارے اور بربادی میں ہوتی ہے' اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر رکھا ہے اور جہنم اس کا ٹھکانہ قرار دیا ہے' اور ایسا کیوں نہ ہو' اسے رب تعالیٰ نے پیدا کیا تو وہ عبادت کسی غیر کی کرتا ہے' روزی اس نے دی تو شکر گذار کسی اور کا ہوتا ہے' ہوائے نفسانی میں پڑ کر اپنے رب سے منہ موڑا اور شیطان کی پیروی میں لگ گیا تو شیطان نے بھی اسے گمراہ کر کے رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ کے بارے میں بے علم باتیں کہنا ایک بہت بڑا گناہ اور اللہ کی ذات پر کھلا ہوا بہتان لگانے کے مترادف بلکہ شرک کے مشابہ ہے' یہ بڑے ہی عیب کی بات ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی نیت سے اسلام کی جانب بعض خطرناک اصول و مبادی منسوب کر دیئے جائیں' یہ سراسر ظلم اور اللہ تعالیٰ پر کھلا ہوا بہتان ہے' اور ایسے شخص کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے :

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ الانعام : ۱۴۴۔

اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے تاکہ ازراہِ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے' بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا! اللہ تعالیٰ نے آیت بالا نیز اس کے علاوہ قرآن کریم کی دیگر آیات کے اندر جو چیزیں حرام قرار دی ہیں انہیں سمجھو اور ان سے دور رہو' کیونکہ حرام چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں' ان سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور باہم بغض و عداوت پیدا ہو جاتی ہے' ساتھ ہی اللہ رب العالمین سے توبہ کرو' جو شخص اللہ سے توبہ و انابت کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور جو اس کا تقرب چاہتا ہے اسے قریب کرتا ہے' اللہ تو وہ ذات ہے جو توبہ کرنے والے بندوں کو پسند کرتا اور ان کی توبہ سے خوش ہوتا ہے' بلکہ اپنے گنہگار بندوں کو توبہ کا حکم دیتا ہے اور اپنی رحمت و مغفرت کی امید دلاتا ہے۔ أعوذ باللهِ من الشيطان الرجيم :

﴿قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لاتُنْصَرُونَ ○ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لا تَشْعُرُونَ ○ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَاحَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ○ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ○ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾

الزمر: ۵۳ تا ۵۸۔

(اے پیغمبر! میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا' اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے' وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب واقع ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ' پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔ اور اس سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی کتاب کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو۔ مبادا اس وقت کوئی متنفس کہنے لگے کہ ہائے افسوس اس تقصیر پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا۔ یا یہ کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہِ علی إحسانه ، والشکر له علی توفیقه وامتنانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شریك له تعظیما لشأنه سبحانه ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم علی عبدك ورسولك محمد وعلی آله وأصحابه۔

ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو اس نے ہم پر احسان فرمایا' اور شکر و سپاس کا سزاوار بھی وہی ہے جو اس نے ہمیں اپنی توفیق سے نوازا' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

بندگان الٰہی! لہٰذا اللہ سے ڈرو' اس کے احکام واوامر کی تعمیل کرو اور منہیات و محرمات سے بچو' یہ ایام جو تم پر سایہ فگن ہیں بڑے ہی شرف وفضیلت کے حامل ہیں' یہ موقع خیر و بھلائی کے موسموں میں سے ایک گرانقدر موقع ہے' رب تعالیٰ ان دنوں میں اپنے بندوں کو بے پناہ خیر و سعادت سے نوازتا اور ان پر اپنا فضل واحسان فرماتا ہے' لہٰذا اس کے انعامات ونوازشات کے لئے تیار رہو' طاعت و بندگی کرکے اس کا تقرب حاصل کرو اور خوب خوب نماز و طواف' تلاوتِ قرآن اور ذکر واستغفار کرو' تم دور دور ممالک سے آئے ہو' اس کے لئے تم نے اپنا مال خرچ کیا ہے' آرام وراحت کو قربان کیا ہے' اولاد اور خویش واقارب کو داغِ مفارقت دی ہے اور گھر اور وطن کو خیر باد کہا ہے تاکہ رب تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرو' اس لئے ان ایام کو غنیمت سمجھو اور کسی قسم کی کوتاہی نہ کرو' ان گرانقدر اوقات کی قدر کرو' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اجر و ثواب لکھ دے گا' اور یہ یقین رکھو کہ سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے' اور سب سے بدترین امور دین کے اندر ایجاد کی گئی بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے' ساتھ ہی جماعت کو لازم پکڑو' جماعت ہی کے ساتھ اللہ کی مدد ہے اور جس شخص نے جماعت سے راہِ شذوذ اختیار کی وہ جہنم رسید ہوا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان کی حفاظت

الحمد للهِ العليم الخبير ، يعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، أحمده سبحانه وأشكره على ترادف آلائه ، وأشهد أن لا إله إلا الله ، وحده لا شريك له في توحيده وصفاته وأسمائه ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله المصطفى من العالمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد الناصح الأمين وعلى آله وأصحابه والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے' آنکھوں کی چوری تک جانتا اور دل کی چھپی بات سے بھی باخبر ہے' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر بھی ہے' اللہ سبحانہ کی بے پایاں نعمتوں پر میں اس کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کی وحدانیت اور اس کے اسماء و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں' ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ کے آل و اصحاب پر' نیز ان کی سچی پیروی کرنے والوں پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام مانو اور نافرمانی سے بچو' اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام و اوامر کی اتباع کا حکم دیا ہے اور ناراضگی و غضب کے کاموں سے بچنے اور اعضاء و جوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کی تلقین کی ہے' اس کا حکم ہے کہ ہم اپنے کان' نگاہ' زبان اور جملہ اعضاء و جوارح کو حرام کاموں سے بچائیں اور انہی کاموں میں انہیں استعمال کریں جو ہمارے دین و دنیا کے لئے بہتر اور مفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں از راہ بے دانشی کچھ کہنے' کذب و افتراء' مسلمانوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عیب جوئی یا ان کے ساتھ بد سلوکی کرنے کے لئے نہ استعمال کریں' یہ بد سلوکی خواہ ان کی پردہ دری کی شکل میں ہو یا آبروریزی کی شکل میں' ان کا جانی مالی نقصان پہنچا کر ہو یا حقوق کی پامالی کر کے۔

اعضاء و جوارح میں سب سے خطرناک اور دین کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ زبان ہے' زبان ایک ایسا عضو ہے جو خیر و ہدایت اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے کلمات ادا کر کے آدمی کو محبت و مودت اور بخشش و مغفرت کا مستحق بنا دیتی ہے' لیکن ضلالت و گمراہی اور نافرمانی کے جملے نکال کر شر و شقاوت اور غضب الٰہی میں مبتلا بھی کر دیتی ہے' کتنے نیک کلمات رضائے الٰہی کا ذریعہ ہوتے ہیں جبکہ کتنے برے جملے عتاب و عقاب کا سبب بن جاتے ہیں' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِنَّ الرجلَ ليتكلَّمُ بالكَلِمة مِن رِضوانِ اللّٰهِ ما يظنُّ أن تبلغ مَا بَلَغت ، يَكتب اللّٰهُ له بها رضوانَه ، وَإِنَّ الرجُلَ ليتكلَّم بالكَلمةِ من سَخطِ اللّٰهِ لا يَظنُّ أَن تبلغ مَا بَلَغت ، يَهْوِي بِها فِيْ النَّار أَبْعد مِمَّا بَيْن المَشرقِ وَالمَغرب"(1)

آدمی اللہ کی رضا و خوشنودی کا کوئی ایسا کلمہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے جس کی اہمیت نہیں سمجھ پاتا اور اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی بدولت اس کے حق میں اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے' اور ایک آدمی اللہ کے غضب کا کوئی جملہ کہہ جاتا ہے جس کی حقیقت پر غور نہیں کرتا اور اس کے نتیجہ میں جہنم میں اتنی دور جا گرتا ہے جو آسمان اور زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

"إِذا أَصْبحَ ابنُ آدمُ فإنَّ أعضاءَه تكفر للسانِ ، تَقولُ : اتقِ اللّٰهَ

(1) یہ حدیث صحیح بخاری' کتاب الرقاق (۶۴۷۸) میں ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے: خطبہ "مرد وزن کے اختلاط سے ممانعت"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فينَا ، فَإنكَ إن استقمت استَقَمْنا ، وَإنْ اعوججتَ اعوَجَجْنا"[1]

انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے اعضائے جسمانی عاجزی کے ساتھ زبان سے کہتے ہیں کہ ہمارے سلسلے میں تو اللہ سے ڈرتی رہ' کیونکہ اگر تو سیدھی رہے تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا:

"اضْمَنُوا لِي ستًا مِن أنفسكُم أَضمَنْ لَكُم الجَنَّةَ ، اصدقُوا إذَا حَدَّثْتم ، وَأدُّوا إذا اؤتمنتمْ ، وَأَوفوا إذا وَعَدتم ، وَاحْفَظوا فُرُوجَكُم ، وَغضوا أَبْصارَكم ، وَكُفُّوا أَيدِيَكُم"[2]

تم اپنے نفسوں پر چھ باتوں کا ذمہ لے لو تو میں تمہارے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں' وہ باتیں یہ ہیں کہ جب بات کرو تو سچ بولو' امین بنائے جاؤ تو امانت کا حق ادا کرو' وعدہ کرو تو نبھاؤ' اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو' نگاہیں نیچی رکھو اور ہاتھوں کو (ظلم و زیادتی سے) روکے رکھو۔

نیز فرمایا:

"عَلَيْكُم بالصِّدْقِ ، فَإنَّ الصِّدْقَ يَهْدي إلَى البِرّ ، وَإن البرَّ يَهدي إلى الجَنَّةِ ، وَما يزالُ الرَّجُل يصدقُ وَيتحرَّى الصِّدقَ حتّى يكتبَ عندَ اللهِ صدِّيقا ، وإياكُم والكذبَ ، فإن الكذبَ يهدِي إلى الفُجُور ، وَإنّ الفجورَ يهدي إلى النَّار ، وَما يزالُ الرَّجُلُ يَكذب ويتحرَّى الكَذبَ حتَّى يكتبَ عِنْدَ اللهِ كذَّابا"[3]

(۱) مسند احمد ۳/ ۹۶ (۱۱۹۰۸) و جامع ترمذی' ابواب الزہد' باب حفظ اللسان (۲۵۳۱)

(۲) مسند احمد ۵/ ۳۲۳ (۲۲۸۲۱)

(۳) صحیح مسلم' کتاب البر' باب قبح الکذب و حسن الصدق (۲۶۰۷) و مسند احمد ۱/ ۳۸۴ (۳۶۳۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سچ بولنے کو اپنے اوپر لازم کرلو' کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے' آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کی جستجو میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھ دیا جاتا ہے' اور جھوٹ بولنے سے بچو' کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں داخل کر دیتا ہے' آدمی ہمیشہ جھوٹ بکتا اور جھوٹ کے پیچھے لگا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

اللہ کے بندو! قوت ایمانی کی ایک علامت یہ ہے کہ آدمی سب و شتم' گالی گلوج' فحش گوئی و بدکلامی اور لعن و طعن سے دور رہے' جیسا کہ رسول صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

www.KitaboSunnat.com

"لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بالطَّعان ، ولا اللعان ، ولا الفَاحش ، ولا البَذِيّء"(۱)

مومن طعنہ زن نہیں ہوتا' لعنت گر نہیں ہوتا' فحش گو نہیں ہوتا اور بدزبان نہیں ہوتا۔

اللہ کے مومن بندوں کی شان میں بدکلامی اور ایذارسانی دین کی کمی' عقل و مروت کے فقدان اور بداخلاقی کی دلیل ہے' لہٰذا ان چیزوں سے بچو جو دین کے لئے نقصان دہ' عقل و مروت کے لئے قادح اور اخلاق کے لئے باعث عیب ہوں' زبان کی سب سے خطرناک آفت چغلخوری ہے جو بگاڑ پیدا کرنے کی نیت سے ایک شخص کی بات دوسرے تک پہنچائی جاتی ہے' چغلخوری ایک ایسی خطرناک چیز ہے جو بغض و حسد پیدا کرتی ہے' احباب و اقارب کے درمیان تفریق ڈالتی ہے اور معاشرہ کے اندر عداوت و دشمنی اور منافرت پھیلاتی ہے۔ ایسے کتنے واقعات ہیں کہ چغلخوری نے دو صاف دل دوستوں کو جدا کر دیا' کتنے رشتے ناطے توڑ دیئے' ان کے مابین موجود تعلقات اور الفت و محبت کو پامال کر کے رکھ دیا اور معاشرہ میں بگاڑ اور رنجش کا سبب بنی' یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "حالقہ" (مونڈنے والی)

---

(۱) اس حدیث کا حوالہ گذر چکا ہے' دیکھئے: خطبہ "نفس سے جہاد کرنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے جو ہر خیر کا استیصال کرتی اور شر کو دعوت دیتی ہے' اس کے نتیجہ میں بڑے بڑے گناہ جنم لیتے ہیں' روحانیت کا خاتمہ ہوتا ہے اور قبیلے اور جماعتیں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں۔

چغلخور کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعید فرمائی ہے اور اسے بدترین لوگوں میں شمار کیا ہے' فرمایا:

"خِيارُ عِبادِ اللّٰهِ الَّذينَ إذا رُؤُوا ذُكر اللّٰهُ ، وَشرار عِبادِ اللّٰهِ المشّاؤُون بالنَّمِيمَة ، المفَرِّقونَ بَين الأحِبةِ ، البَاغُونَ للبرآء العَنَت"(۱)

اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے' اور بدترین لوگ وہ ہیں جو چغلخوری کرنے والے' دوستوں کے مابین تفریق ڈالنے والے اور بری وپاکدامن لوگوں کو مشقت وپریشانی میں مبتلا کرنے والے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَتَجدُون شرَّ النَّاس ذا الوَجْهين الذِي يَأتِي هَؤلاءِ بوجْه وَيَأتي هَؤلاءِ بِوجه"(۲)

سب سے بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دو رخا ہو' جو اس کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ لے کر۔

ایسے شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دونوں فریق سے قربت حاصل کرلے اور دونوں کو علیحدہ طور پر اپنی حمایت وتائید کا یقین دلادے' پھر ان سے ایک دوسرے کی باتیں بتائے جس سے ان کے درمیان نفرت وعداوت بڑھے' ظلم وزیادتی میں اضافہ ہو' بغض وحسد کی جڑیں مضبوط

---

(۱) مسند احمد ۴/ ۲۲۷ (۱۸۰۲۰)

(۲) صحیح بخاری' کتاب المناقب' باب اول (۳۴۹۴) وصحیح مسلم' کتاب البر' باب ذم ذي الوجهين (۲۶۰۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑک اٹھے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور ایک شخص کے بارے میں ان سے کچھ بیان کرنے لگا' حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کہو تو ہم خود تمہیں دیکھیں 'اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو تو اس آیت کریمہ کے حکم میں ہو :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ الحجرات :٦۔

اے مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔

اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے اس قول کے مصداق ہو :

﴿هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ﴾ القلم :١١۔

طعن آمیز اشارتیں کرنے والا' چغلیاں لئے پھرنے والا (یعنی ایسے لوگوں کی بھی بات نہ مانو)

اور تیسری صورت تمہاری یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کہو تو تمہیں معاف کر دیا جائے 'اس شخص نے التجا کی یا امیر المؤمنین ! مجھے معاف ہی کر دیا جائے 'اب کبھی ایسی حرکت نہ کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی ہے کہ چغلخور کو قبر میں عذاب ہوتا ہے' چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو فرمایا :

"إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيرٍ ، بلى إنَّه كبير ، أَمَّا أَحدهما فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ، وَأَمَّا الآخَرُ فكَانَ لا يَسْتَتِرُ مِن بَولِه"[1]

---

(۱) صحیح بخاری میں یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مختلف مقامات پر مروی ہے' دیکھئے : کتاب الوضوء (۲۱۶) کتاب الجنائز (۱۳۶۱) کتاب الادب (۶۰۵۲' ۶۰۵۵) نیز دیکھئے : صحیح مسلم' کتاب الطہارة' باب الدلیل علی نجاسۃ البول ووجوب الاستبراء منہ (۲۹۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور (لوگوں کے گمان کے مطابق) یہ کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں' حالانکہ وہ در حقیقت بڑے گناہ ہیں' ایک کو تو اس وجہ سے عذاب ہو رہا ہے کہ دنیا میں لوگوں کی چغلخوری کیا کرتا تھا اور دوسرا اس وجہ سے کہ پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

بندگانِ الٰہی! لہٰذا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو' گناہ و معصیت کے کاموں سے دور رہو اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے بچنے اور دردناک عذاب سے چھٹکارا پانے کی فکر کرو' اللہ سے ڈرو اور قطع رحم سے بچو' ساتھ ہی اپنے کان' نگاہ' زبان اور دیگر اعضاء و جوارح کی حفاظت کرو' کیونکہ بروز قیامت ان سب کے بارے میں بازپرس کی جائے گی' ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولا﴾ الاسراء: ۳۶۔

یقیناً کان' نگاہ اور دل ان سب کے بارے میں سوال ہوگا۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ الولي الحميد ، غافر الذنب وقابل التوب ، شديد العقاب ذي الطول ، لا إله إلا هو إليه المصير ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا الله ، وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وأصحابه۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو مومنوں کا دوست' خوبیوں والا' گناہ بخشنے والا' توبہ قبول کرنے والا' سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے' اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' میں اللہ سبحانہ کی حمد و ثنا بیان کرتا اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

بندگان الٰہی! اپنے رب سے ڈرو' اس کے احکام کی پابندی کرو' منہیات سے بچو اور مومنوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہو' اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایذا رسانی سے منع فرمایا ہے' ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ الاحزاب: ۵۸۔

جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے' جو انہوں نے نہ کیا ہو' ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔

مومنوں کی عزت و آبرو پر عیب لگانا قیامت کے دن نیکیوں کے ضائع ہو جانے کا سبب ہے' اور سب سے بڑے خسارے میں وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ساری نیکیاں ضائع ہو چکی ہوں گی' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَا تعدّونَ المُفلس فيكمْ ؟ قَالُوا : مَن لا درهَم لَهُ ولا مَتاعَ ، فَقالَ صلى الله عليه وسلم : إنَّ المفلسَ الَّذِيْ يَأتي يَومَ القِيَامة بِصَلاةٍ وَصيام وصَدَقةٍ ، وَيأتي وَقَد ظَلَم هذا ، وَضربَ هذَا ، وشتمَ هذَا ، وَأَخذَ مالَ هذَا ، فيأخذُ هذَا مِنْ حسناتِه ، وَهذَا مِن حَسناته ، وهذَا مِن حسناتِه ، فَإن فَنيت حَسناته أُخذَ من سيئَاتهم فَأُلقيت عَليه ، ثمَّ طُرح فِي النَّار"[1]

یعنی اے صحابہ! مفلس تم کسے جانتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جس کے پاس روپے پیسے اور سامان نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: مفلس در حقیقت وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور صدقات و خیرات لے کر حاضر ہوگا' لیکن اس حال میں کہ دنیا کے اندر اس نے کسی پر ظلم کیا ہوگا' کسی کو ناحق مارا ہوگا' کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کا ناجائز مال لیا ہوگا' تو ان میں سے ہر ایک اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے بقدر نیکیاں لے لے گا' اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں اور پھر ان گناہوں کے ساتھ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اللہ کے بندو! لہٰذا اللہ سے ڈرو اور درست بات زبان سے نکالو' رب تعالیٰ تمہارے اعمال درست فرمادے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

---

(۱) یہ حدیث صحیح مسلم' کتاب البر' باب تحریم الظلم (۲۵۸۱) نیز مسند احمد ۲/ ۳۰۳ (۸۰۳۵) و ۲/ ۳۳۴ (۸۴۲۲) و ۲/ ۳۷۲ (۸۸۵۱) میں ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کی دینی تربیت[1]

الحمد للهِ المنعم المتفضل ، دائم المن والإحسان ، ومسدي النعم الجسام ، أحمده سبحانه وهو للحمد أهل ، وأشكره على ما أولاه من الإنعام ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله الذي شرفت به العرب على سائر الأمم ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو مسلسل فضل و احسان فرمانے والا اور بڑی بڑی نعمتیں عطا کرنے والا ہے' میں اس ذات پاک کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں' وہی اس کا سزاوار بھی ہے' نیز اس کے انعام و اکرام پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' اور محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بندے اور رسول ہیں جن کے ذریعہ اہل عرب کو دیگر تمام قوموں پر فضیلت و برتری حاصل ہوئی۔ اللھم صل وسلم علی عبدک ورسولک محمد وآلہ وصحبہ۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور یہ یقین رکھو کہ اپنی بے پایاں نعمتوں اور نوع بنوع انعامات و احسانات کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ہر لحظہ فیضیاب کرتا رہتا ہے' چنانچہ اس کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک نعمت صالح اولاد بھی ہے' اولادِ صالح اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دنیا و آخرت میں ان کے لئے فرح و سرور کا ذریعہ ہوتی ہے۔ دنیا میں تو احسان و بھلائی' حسن صحبت اور اطاعت و فرماں برداری کرکے انہیں آرام پہنچاتی ہے اور ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار اور صدقات و خیرات کے ذریعہ ایصالِ ثواب کرتی ہے' کیونکہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے :

---

(۱) خطبہ ۲ / جمادی الاولی ۱۳۹۹ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾الاسراء : ۲۴۔
ان کے حق میں تم دعا کرتے رہو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔

چنانچہ والدین کو قبر کے اندر اپنی صالح اولاد کی دعائیں اور اس کے احسانات پہنچتے رہتے ہیں' جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِذَا مَاتَ الإِنْسان انقطعَ عنه عملُه إلا مِنْ ثَلاثة : إِلا من صدقةٍ جَارِيةٍ ، أو عِلمٍ يُنتفَعُ بِه ، أو ولد صَالِح يدعو لَهُ"[1]
جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ اس سے منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا ثواب جاری رہتا ہے : (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے (۳) صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

دینی بھائیو! اولاد خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں' ان کی سدھار کا طریقہ یہ ہے کہ ان کی نگہداشت کی جائے' ان کے عادات واطوار اور حالات پر مکمل نظر رکھی جائے اور مناسب انداز سے انہیں شرعی آداب کی تعلیم دی جائے' اس سلسلہ میں تربیت کا رویہ نہ تو شدت پر مبنی ہو نہ ہی ان کی نگرانی میں کسی قسم کی غفلت یا نرمی سرزد ہو۔

اولاد کی بہترین تربیت یہ ہے کہ والدین انہیں شرعی احکام کا پابند بنائیں' نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی کا حکم دیں' ان کے دلوں میں احکامِ الٰہی کی عظمت بٹھائیں' اللہ کے عذاب و عقاب سے ڈرائیں' احکام الٰہی سے سرتابی کے نتیجہ میں گذشتہ امتوں پر جو عذاب اور مصیبتیں نازل ہوئیں ان سے باخبر کریں' تاکہ ان کے اندر اللہ کا خوف پیدا ہو' وہ اللہ کے احکام واوامر کی تعظیم کرنے لگیں اور ہر قسم کی غفلت و کوتاہی سے بچیں۔

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الوصیہ' باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ (۱۶۳۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانو! اپنی اولاد کی نگہداشت کرو اور بروں کی صحبت سے بچاؤ' کیونکہ آدمی اپنے ہم نشین کا رنگ اختیار کرتا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے :

"إياك و قرين السوء ، فإنه كالسيف المسلول يروق منظره ويقبح أثره"

بروں کی صحبت سے بچو' کیونکہ برا آدمی دراصل ننگی تلوار ہے جو بظاہر حسین مگر نتیجہ کے اعتبار سے نہایت خطرناک ہے۔

لہٰذا اپنی اولاد کو ان لوگوں سے دور رکھو جو دین سے آزاد ہو چکے ہیں' مغربی تہذیب جن پر غالب آچکی ہے' وضع قطع' شکل وصورت' لباس ومعیشت اور زندگی کے جملہ شعبہ جات میں وہ اغیار کے طور وطریق کے دلدادہ ہو چکے ہیں اور دین سے آزاد ہو کر اسلامی اخلاق و آداب اور مردانہ صفات سے محروم ہو چکے ہیں۔

اپنے بیٹوں کو شرعی احکام و آداب سکھاؤ' سیرت نبوی کی تعلیم دو اور اسلامی تاریخ پڑھاؤ' تاکہ وہ اپنے اسلاف کی عظمت کو پہنچانیں' ان کی دینی خدمات سے روشناس ہوں اور یہ دیکھ لیں کہ دشمنانِ دین کے مقابلہ میں ثابت قدم رہ کر ان کے اسلاف نے کس طرح اللہ کی راہ میں صبر و جہاد کا فریضہ انجام دیا۔ حالات نامساعد تھے' اسباب ووسائل کی کمی تھی' عسرت و تنگی کا وقت تھا' مگر پھر بھی دشمنانِ دین کے مقابلہ میں وہ جمے رہے اور اپنے اندر کسی قسم کا ضعف واضمحلال نہیں پیدا ہونے دیا' یہاں تک کہ انہیں فتح ونصرت حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت وسربلندی عطا فرمائی۔ ممکن ہے ان واقعات کو سن کر ہماری اولاد اسے حرزِ جان بنائے اور اس کے اندر جدوجہد کا جذبہ اور عزم وارادہ کی پختگی پیدا ہو۔

بندگان الٰہی! آج کتنے مسلم نوجوان ایسے ہیں جو دین سے دور جا پڑے ہیں' اسلامی تعلیمات سے کنارہ کش ہو چکے ہیں' قرآن مجید کی تلاوت کے بجائے وہ ایسے فحش اور گندے لٹریچر کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ کرتے ہیں جن میں خیر نام کی کوئی چیز ہوتی ہی نہیں' اسلام کے جانباز سپوتوں اوران کی سیرت و تاریخ سے غافل ہو کر دشمنانِ اسلام کی زندگی پڑھتے ہیں' جس علم کا پڑھنا نقصان دہ ہے وہ توپڑھتے ہیں اور جس علم سے نابلد رہنا مضر ہے اس کے حصول سے غافل ہیں' دین کے اہم ترین رکن نماز کے سلسلہ میں انتہائی کوتاہی کرتے ہیں۔ مسلمانو! سوچو تو سہی! کیا نماز دین کا ستون نہیں ہے ؟ کیا نماز بندے اور اللہ کے درمیان رابطہ نہیں ہے ؟ پھر تمہارا ضمیر کیسے گوارہ کر لیتا ہے کہ تمہاری اولاد نماز کے معاملہ میں کوتاہی برتے ؟ اس سلسلہ میں تم غفلت و سستی کیسے کر پاتے ہو جبکہ اس میں سستی کرنے پر اللہ کا غیظ و غضب اور اس کا عذاب و عقاب ہے ؟ ہمارے نوجوان ان واجبات کے سلسلہ میں اگر یونہی کوتاہی کرتے رہے اور منکرات و سیئات کی انہوں نے پرواہ نہ کی تو اس کے نتائج بڑے ہی خطرناک اور بلاخیز ہوں گے' رب تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلائِكَةٌ غِلاظٌ شِدَادٌ لا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ التحریم :٦۔

اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں' جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

نفعني اللهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللهَ لي ولكم ولسائر المسلمين منْ كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی شریعت ہی امن وسلامتی کی ضامن ہے

الحمد للّٰہِ الذي من علينا بالإسلام ورضيه لنا دينا ، وكتب العزة والكرامة والنصر لمن تمسك به ، وجعل الذلة والصغار على من خالف أمره وحاد عن نهجه ، أحمده سبحانه وأشكره على سوابغ نعمه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله المصطفى ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مذہب اسلام کی نعمت سے نوازا اور اسے بطور دین ہمارے لئے پسند فرمایا' اس دین کی پیروی کرنے والے کو عزت و سربلندی اور فضیلت و برتری عطا کی اور نافرمانوں پر ذلت ورسوائی مسلط کی' میں اللہ کی بے پایاں نعمتوں پر اس کی حمد اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ وحدہ لاشریک ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' صراط مستقیم اور دین قیم کا اتباع کرو اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو' قرآن مجید ہی اللہ کی رسی ہے اور قرآن مجید کے احکام واوامر کی بجاآوری' منہیات سے اجتناب اور اس کے اخلاق و آداب کو اپنالینا ہی اس رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔

اسلام ہی وہ دین ہے جو قوموں کی ترقی کا سب سے اہم ذریعہ اور ان کے کلمۂ اتحاد کی بنیاد ہے' اس کا مقدس مقصد یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کو ایک مانا جائے' اسی سے لو لگائی جائے اور خالص اسی کے لئے عبادات واعمال انجام دیئے جائیں' دین ہی کے اصول و مبادی پر امت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ کو متحد کیا جائے' اور امت کے افراد باہمدگر ہر اس کام میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوں جس سے دین کو غلبہ و اعزاز حاصل ہو اور عقلی' فکری اور مادی ہر ممکن طریقہ سے اسلام اور اہل اسلام سے باطل حملوں کو روکا جا سکے' اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾ المائدہ: ۲۔

نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلمؤمنِ كَالبنيانِ يَشُدُّ بعضه بعضًا"[۱]

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے جس کا بعض' بعض کو تقویت دیتا ہے۔

اسلام ایک عالمگیر دین ہے' اس کے سوا کوئی بھی دین کائنات کو راس نہیں آسکتا' دین اسلام کو اپنا کر اور اس کی تعلیمات کو زندگی میں جاری و ساری کر کے ہی بندوں کے امور و معالات درست ہو سکتے اور ان کے مصالح پورے ہو سکتے ہیں' یہ دین اعتقادی گروہ بندی' علاقائی تعصب اور جاہلی حمیت سے پاک و صاف ہے اور سارے انسانوں کو مساوات کی نگاہ سے دیکھتا ہے' کسی قوم کو دوسری قوم پر ترجیح دیتا ہے نہ کسی کو کسی پر کوئی فوقیت عطا کرتا ہے' بلکہ تقویٰ کو معیار برتری و فضیلت قرار دیتا ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ﴾ الحجرات: ۱۳۔

اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

ساتھ ہی اس نے باہم متعارف ہونے اور تعلقات استوار رکھنے کا حکم دیتے ہوئے کہا:

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب الصلاۃ' باب تشبیك الأصابع في المسجد (۴۸۱) و صحیح مسلم' کتاب البر' باب تراحم المومنین (۲۵۸۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ الحجرات: ۱۳۔

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔

چنانچہ اسی تعارف و تعلقات کے نتیجہ میں بندوں کے مصالح ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں' ان کے مقصد میں اتحاد پیدا ہوتا ہے' منفعت کے مواقع ملتے ہیں اور پورے عالم اسلام کے مسلمان ایک قوت بن کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں' ان کا طاقتور اپنے ضعیف کا خیال رکھتا ہے' غنی فقیر کی خبر گیری کرتا ہے اور صحت مند مریض کی مزاج پرسی کرتا ہے' اور اس طرح سے ان کا اتحاد باہمی مستحکم ہو جاتا ہے' شان و شوکت بڑھ جاتی ہے' ان کی حکومت و سلطنت مضبوط ہوتی اور انہیں سربراہی حاصل ہوتی ہے' لوگوں کے دلوں میں ان کا رعب و دبدبہ پیدا ہوتا ہے' ان کے اپنے حقوق محفوظ ہوتے ہیں اور دیگر قوموں پر ان کی فضیلت و برتری ثابت ہوتی ہے۔

لیکن یہ سب کچھ اسی وقت حاصل ہوگا جب وہ اپنے رب کی کتاب قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنائیں اور شریعت مطہرہ کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں۔

بندگان الٰہی! کوئی قوم تہذیب و تمدن کے معاملہ میں خواہ کتنا بھی ترقی کر لے' تنظیم و اجتماعیت میں خواہ کتنا بھی بلند ہو جائے اور اقتصادی' معاشرتی اور اخلاقی میدان میں خواہ کتنا بھی آگے نکل جائے مگر عدل و مساوات' تعاطف و تراحم' ظلم پر پابندی' کمزوروں کے حقوق کی محافظت اور امن و شانتی اور اطمینان و سکون کے حصول میں اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہے جب اللہ حکیم و خبیر کی نازل کردہ شریعت اور اس کی تعلیمات کو اپنا لے اور اپنی زندگی میں اسے نافذ کر لے' کیونکہ انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اس کی فطرت و جبلت سے باخبر اور اس کے فکر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومزاج سے بخوبی واقف ہے اور اسی کے مطابق اس نے ایسی تعلیمات نازل فرمائیں جو انسان کے فکر و مزاج سے ہم آہنگ اور اس کے ذہن و دماغ کو اپیل کرنے والی ہوں :

﴿أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ الملک : ۱۴۔

کیا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے ؟ وہ تو پوشیدہ باتوں کو جاننے والا اور ہر چیز سے آگاہ ہے۔

کسی فرد بشر کے بس کی بات نہیں کہ وہ انسان کے نفوس کا جائزہ لے کر ان کے مطابق دستور و نظام بنائے اور ان پر نافذ کرے ' یہ صرف اور صرف اللہ وحدہ کا حق ہے جو ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

﴿وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ فاطر : ۱۴۔

اللہ خبیر کے خبر دینے کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔

اسی مقصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تاکہ بندوں کو مخلوق کی عبادت سے نکال کر ایک اللہ کی عبادت کی طرف لائیں اور اسی کو معبود و پروردگار تسلیم کرائیں 'لوگوں کو غلامی سے آزادی بخشیں ' ظلم کے خندق سے عدل کی شاہراہ پر لائیں اور شقاوت و بدبختی سے نکال کر سعادت و کامرانی کی منزل عطا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا جو کامل ہدایت و رحمت اور بیماریٔ دل کے لئے شفا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ اور ہر معاملہ میں صحیح راستہ کی رہنمائی کرتا ہے 'لوگ ' خواہ وہ حاکم ہوں یا محکوم ' اگر اپنے عقیدہ اور دین و اخلاق میں اس کتابِ مقدس کی تعلیمات کو اپنائیں اور اپنی زندگی میں نافذ کریں تو اس کے نتیجہ میں وہ امن و سکون ' خوش عیشی اور ابدی سعادت حاصل ہوگی جو ہر فرد بشر کے لئے محبوب و مطلوب ہے۔

قرآنی تعلیمات کے مطابق اگر مجرم پر حد شرعی نافذ کی جانے لگے تو اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے اندر جرائم کی تعداد کم ہو جائے گی اور ظالم و باغی ' مفسد اور غلط قسم کے لوگوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوصلے پست ہو جائیں گے' جیسا کہ اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے :

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَاأُولِي الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

البقرہ : ۱۷۹۔

اے اہل عقل! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے کہ تم (قتل و خونریزی سے) بچو۔

چنانچہ قتل کا ارادہ رکھنے والا اگر یہ سمجھ لے کہ قتل کی پاداش میں قصاصاً اسے بھی قتل کر دیا جائے گا تو خود اپنے نفس کو قتل سے بچانے کے لئے وہ دوسرے کو قتل کرنے سے باز آجائے گا' بشرطیکہ اس کے ہوش و حواس درست ہوں۔ ایک چور اگر جان لے کہ چوری کے جرم میں اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا تو اپنے ہاتھ کو بچانے کے لئے وہ چوری سے رک جائے گا۔ ایک زانی کو اگر یہ ڈر ہو کہ زنا کرنے پر اس کے اوپر حد شرعی نافذ ہوگی اور حسب اختلاف اسے سنگسار کر دیا جائے گا یا سو (۱۰۰) کوڑے لگائے جائیں گے تو اس حرکت بد سے وہ یقیناً توبہ کر لے گا۔ ایک شراب نوش کو اگر حد جاری ہونے کا یقین ہو جائے تو اس گندی و ناپاک شئے کے کبھی قریب بھی نہ جائے کہ جس کا گناہ اس کے فائدہ سے کہیں زیادہ ہے اور جو اب تک نہ جانے کتنوں کو ذلت و رسوائی اور مہلک جرائم میں مبتلا کر چکی ہے۔

شرعی حدود کا نفاذ' گو اس میں بظاہر شدت اور قساوت قلبی معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت اسی میں پورے معاشرہ کی بھلائی ہے' کیونکہ مجرم یہ سمجھتا ہے کہ یہ حدود انسان کے وضع کردہ نہیں بلکہ خود اس ذات کے مقرر کردہ ہیں جس نے انہیں تخلیق بخشی ہے اور اپنے کسی بندہ پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا ہے' یہ حدود ہر اس شخص کے لئے ہیں جو ان جرائم کا مرتکب ہو اور اللہ رب العالمین کے عتاب و توبیخ پر اس کا ایمان ہو۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہی حدود اور سزائیں ایک مجرم کے لئے اصلاح حال اور اللہ کی جانب رجوع و انابت کا سبب بن جاتی ہیں۔

ایک حاکم کتاب و سنت کی روشنی میں اگر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس سے وہ شخص بھی راضی ہو جاتا ہے جس کے خلاف یہ فیصلہ ہوا ہوتا ہے بشرطیکہ اللہ رب العالمین پر اس کا ایمان ہو' ارشاد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربانی ہے :

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾
النساء : ٦٥۔

تیرے رب کی قسم! یہ مومن نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ اپنے نزاعی معاملات میں تم کو اپنا فیصل تسلیم نہ کرلیں۔

شریعت کا فیصلہ جس فریق کے خلاف پڑ رہا ہے اگر اس کی جانب سے کوئی نازیبا حرکت یا غیظ و غضب کا اظہار بھی ہوتا ہے تو دوسرے مسلمان اس پر نکیر و توبیخ کرتے اور اسے ناپسند گردانتے ہیں کہ اس نے اپنی عزت بچانے کی فکر میں اور معاشرہ کے اندر اپنا وقار مجروح ہو جانے کے ڈر سے اللہ کی شریعت کا فیصلہ تسلیم نہیں کیا' لیکن اس کے برخلاف اگر وہ کسی انسان کے وضع کردہ قوانین کے تحت کئے گئے فیصلہ کو رد کر دیتا ہے تو کوئی دین یا معاشرہ اسے روک نہیں سکتا' وہ شخص اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے تو لوگوں کی لعنت و ملامت کا مستحق نہیں ہوگا' بلکہ اس کے اعوان و انصار خود اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان اس معاملہ میں شدید اختلاف و نزاع کی صورت پیدا ہو جائے گی' اسی وجہ سے رسول صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے امت اسلامیہ کے سلسلہ میں فرمایا تھا :

"وَمَا لم تَحكمْ أئمّتهم بِكتابِ اللّٰهِ إلا جَعل اللّٰهُ بأسهم بَينهُم"[1]

جب اس امت کے ائمہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرنا چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالیٰ اس امت کے اندر اختلاف ڈال دے گا۔

اسلامی تعلیمات جملہ حقوق کی محافظ ہیں خواہ وہ حقوق عام ہوں یا خاص' مادی ہوں یا

(۱) یہ حدیث ایک طویل حدیث کا جزء ہے' ملاحظہ ہو : سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب العقوبات (۴۰۱۹) نیز علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے' دیکھئے : سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۱/ ۱۶۷ تا ۱۶۹ (۱۰۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنوی۔ اسلام غصب کردہ حقوق ان کے اہل کو واپس دلاتا اور ایسے لوگوں کی تائید و تقویت فرماتا ہے' بلکہ حقوق کی حفاظت پر اجر عظیم کا وعدہ کرتا ہے اور حقوق کی حفاظت میں اگر موت واقع ہو جائے تو اس موت کو شہادت کا درجہ دے کر اسے دخولِ جنت کا باعث اور انبیاء و صلحاء اور شہداء و صدیقین کے مقام و مرتبہ تک پہنچنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ قُتِلَ دُونَ دَمه فهو شَهيد ، وَمن قُتِل دُونَ مَالِه فَهو شَهيد ، وَمَن قُتِل دونَ عِرضِه فَهو شَهيد"[1] www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنی جان کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے' جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو اپنی عزت کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

جب عام انسانی حقوق کی حفاظت میں موت شہادت کا درجہ رکھتی ہے تو اسلام کے کسی حق کے دفاع و حفاظت میں ہونے والی موت یقیناً سب سے اعلیٰ وارفع درجہ کی شہادت ہو گی'!۔ اسلام نے تو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی ہے اور اسے اسلام کا مقدس ترین فریضہ قرار دیا ہے' جہاد اگر خالص اللہ کے لئے اور اس کے راستہ میں مقدساتِ اسلامیہ پر دست درازی کرنے والوں کی سرکوبی' شعائرِ اسلام کی حفاظت' مسلمانوں کے حقوق کے دفاع' حق کی مدد اور باطل کا قلع قمع کرنے کے لئے ہو تو یہ سب سے افضل عمل اور مقدس ترین قربانی ہے' ایسے موقع پر ایک مومن کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و رضامندی کے حصول اور اس کے اس وعدہ کی تصدیق میں اپنی جان' مال اور اپنا سب کچھ قربان کر دے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾
محمد: ۷

---

(۱) امام سیوطی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' ملاحظہ ہو: فیض القدیر ۶ / ۱۹۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہارے مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾ الحج: ۴۰۔

جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے' بے شک اللہ توانا اور غالب ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

إن الحمد للّٰهِ ، نحمده ونستعينه ونستغفره ونتوب إليه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں' اسی سے مدد مانگتے ہیں' اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

مسلمانو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام واوامر کی تعمیل کرو اور منہیات سے بچو' تعلیمات دین کی حفاظت وتعمیل کرکے اور اسے خود اپنی زندگی میں نافذ کرکے اور اپنے ماتحتوں کو اس کا پابند بنا کر اپنے ایمان کا ثبوت دو' فرائض وواجبات کی محافظت کرو اور امانتوں کا خیال رکھو' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ الانفال: ۲۷۔

اے اہل ایمان! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو' اور تم ان باتوں کو جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کے ساتھ بھیجا اور ان پر اپنی مقدس کتاب قرآن مجید نازل فرمائی' جس کے اندر کھلی نشانیاں اور واضح راہیں موجود ہیں' اس کتاب کو جو شخص بھی اپنا قائد وامام بنالے دنیا وآخرت کی سعادت وکامرانی سے ہمکنار ہوگا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ النحل : ۹۷۔

جو شخص نیک عمل کرے گا' خواہ وہ مرد ہو یا عورت' اور وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) اس کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

اس کے بر خلاف وہ شخص جو قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی سنت و شریعت پر عمل پیرا نہ ہو اسے دنیا میں بھی ضلالت و گمراہی اور ذلت و تنگدستی سے دوچار ہونا پڑے گا اور آخرت میں بھی شقاوت و بدبختی اور عذاب اس کا مقدر ہو گا' جیسا کہ قرآن کریم کا اعلان ہے :

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلا﴾ الاسراء : ۷۲۔

جو شخص اس دنیا میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور نجات کے رستے سے بہت دور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کی اہمیت وفضیلت (۱)

الحمد للهِ الذي شرع الشرائع فأحكم ماشرع ، وأوجد الكائنات فأبدع ما صنع ، أحمده سبحانه حمد من شكر الله بقلبه ولسانه والعمل ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له الإله الحق المبين ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله المصطفى الأمين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے محکم ترین شریعت نازل فرمائی اور نہایت ہی انوکھے اور نرالے انداز سے کائنات کو تخلیق بخشی' میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس بندۂ مومن جیسی حمد بیان کرتا ہوں جو اپنے دل' زبان اور عمل کے ساتھ اللہ کی شکر گذاری میں مصروف ہو' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور وہی معبود برحق ہے' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے امین اور برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اس کے احکام کی تعمیل اور منہیات سے اجتناب کرو' یاد رکھو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیت حرام خانہ کعبہ کا حج فرض قرار دیا ہے اور اسے اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن بتایا ہے' حج بیت اللہ کی خوب خوب ترغیب دی ہے اور اس پر اجر عظیم اور ثواب کثیر کا وعدہ فرمایا ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حج کی تعلیم دی ہے اور اس کے بے پناہ اجر و ثواب بیان فرمائے ہیں' چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) خطبہ ۲۸/ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"العُمرةُ إلى العمرةِ كفارةٌ لِمَا بينهُما ، وَالحجُّ المبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جزَاءٌ إلا الجَنَّة"[1]

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے' اور حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی صلہ نہیں۔

لہٰذا! بندۂ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اخلاص' حسن نیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے جذبہ کے ساتھ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کا ارادہ رکھے اور اس کا آرزو مند ہو۔

دوسری حدیث کے اندر آپ نے فرمایا:

"مَنْ حَجَّ للّٰهِ فَلَم يرفثْ وَلَمْ يَفسقْ رَجَع كَيوم ولدْته أمُّه"[2]

جس شخص نے اللہ کے لئے حج کیا اور پھر فحش گوئی کی نہ بدکار ہوا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو گیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس بندۂ صادق کا اجر و ثواب ذکر کیا ہے جو رب تعالیٰ کے حکم اور اس کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہتا ہوا اخلاص کے ساتھ اور اجر و ثواب کی نیت سے اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لئے رخت سفر باندھے کہ اللہ کے نزدیک اس بندہ کا ثواب جنت ہے اور گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح اس کی ماں نے اسے پاک وصاف جنا تھا' وہ روئے زمین پر اس نوزائیدہ بچہ کی مانند بے گناہ چلتا پھرتا ہے جس نے کوئی برا کام کیا ہے نہ کسی گناہ کا

---

(۱) صحیح بخاری' کتاب العمرة' باب وجوب العمرة وفضلها (۱۷۷۳) وصحیح مسلم' کتاب الحج' باب فضل الحج والعمرة (۱۳۴۹)

(۲) صحیح بخاری' کتاب الحج' باب فضل الحج المبرور (۱۵۲۱) وصحیح مسلم' کتاب الحج' باب فضل الحج والعمرة (۱۳۵۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتکب ہوا ہے اور نہ ہی اس بچہ سے کسی گناہ کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایک مسلمان رب العالمین کے اس عظیم انعام کے حصول کے لئے پوری کوشش کرے، بہت ممکن ہے وہ اس اجر عظیم کو پالے اور اللہ کے نزدیک اس کے حج کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے۔

اسلامی بھائیو! حج کے اندر ایسے بے شمار بڑے بڑے فائدے ہیں کہ بہت سے لوگ اس کا تصور بھی نہیں کرتے، چنانچہ حج سے حکم الٰہی کی تعمیل ہوتی ہے، ندائے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام پر لبیک کہا جاتا ہے، فرمان الٰہی ﴿ولیطوفوا بالبیت العتیق﴾ کے مطابق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں بیت اللہ کا طواف کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

"خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ"

لوگو! تم مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو۔

حج کے ذریعہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے حالات زندگی اور ان کی یہ دعا یاد کی جاتی ہے جو بلد حرام کے سلسلہ میں انہوں نے کی تھی:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الأَصْنَامَ﴾ ابراہیم: ۳۵۔

جب ابراہیم نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو لوگوں کے لئے امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے محفوظ رکھ کہ بتوں کی پرستش کریں۔

حج میں مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے جس مقام کو اللہ تعالیٰ نے امن و سلامتی کے اس مقدس شہر میں منجملہ دیگر نشانیوں کے ایک واضح نشانی قرار دیا ہے اور اس کی بابت یہ ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ البقرہ: ۱۲۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس جگہ ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اسے نماز کی جگہ بنالو۔

حج کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کی وحدت اور یہ حقیقت یاد دلائی جاتی ہے کہ یہی بیت اللہ ہے جو روئے زمین میں بسنے والے تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے اور یہی وہ گھر ہے جس کی طرف رخ کر کے ایک دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔

حج کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احوال وواقعات کو یاد کیا جاتا ہے جب ابتدائے بعثت میں اسی بیت اللہ کے پاس آپ اللہ کی عبادت و بندگی میں مشغول ہوتے اور لوگوں کو اللہ کی توحید اور بندگی کی دعوت دیتے تھے۔ ساتھ ہی آپ کا وہ بے مثال صبر و مجاہدہ اور ضبط و تحمل بھی یاد کیا جاتا ہے جس کا ثبوت آپ نے اس وقت پیش فرمایا تھا جب مشرکین آپ کو اذیتیں پہنچاتے' آپ کا اور آپ کے اصحاب کا استہزاء و تمسخر کرتے' سجدہ کی حالت میں کندھے پر گندگی کا بوجھ ڈال دیتے' چیلنج کرتے اور آپ کی رسالت پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرتے تھے' لیکن ان سب کے باوجود آپ کی دعوت و تبلیغ کا سلسلہ تیز سے تیز تر ہوتا جاتا' رب العالمین پر بھروسہ اور اس کی نصرت و تائید پر آپ کا ایمان و یقین بڑھتا جاتا اور آلام و مصائب سے رہائی اور کشائش کی امید قوی ہوتی جاتی تھی' چنانچہ یہ سب کچھ آپ کو حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی بھرپور مدد فرمائی۔

اسی طرح بندۂ مومن جب اپنے کپڑے اتار کر احرام کے کپڑے زیب تن کرتا اور سر کو کھلا رکھ چھوڑتا ہے' مشاعر حج اور عرفات کے میدان میں اللہ سے گریہ وزاری کرتا ہے' قربانی کا جانور ذبح کرتا اور رمی جمار کرتا ہے اور ذکر الٰہی کے لئے منیٰ کے اندر قیام پذیر ہوتا ہے تو اس کے یہ تمام حالات رب تعالیٰ کی عبودیت و بندگی کا مظہر ہوتے ہیں اور اس کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہوتا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ الحجرات: ۱۳۔
لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو' اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

حج کے اندر اس مقدس ترین مقصد کی تکمیل کا اشارہ ملتا ہے جس کے لئے کائنات کی تخلیق عمل میں آئی ہے اور وہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلا لِيَعْبُدُونِ﴾ الذاریات: ۵۶۔
میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہی وہ بنیادی مقصد ہے جس کے لئے جن و انس کی تخلیق ہوئی' اللہ رب العالمین نے انہیں عبث یا محض دنیا کو آباد رکھنے' زندگی گذارنے اور ایک دوسرے کے اوپر اپنی فوقیت و بالادستی کا مظاہرہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہو اور اہل ایمان اور اصحاب تقویٰ کے لئے تجارت گاہ' چنانچہ فرمایا:

﴿وَلَدَارُ الآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلا تَعْقِلُونَ﴾ یوسف: ۱۰۹۔
آخرت کا گھر بہت اچھا ہے متقیوں کے لئے' کیا تم سمجھتے نہیں۔

بندگانِ الٰہی! لہٰذا اللہ سے ڈرو اور جب تک قید حیات میں ہو اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرتے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے مستحق بن سکو جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے فرمایا ہے:

"الحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة"
حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئی دوسرا بدلہ نہیں۔

وہ شخص بڑا ہی باسعادت ہے جسے اللہ تعالیٰ حج بیت اللہ کی توفیق دیدے اور اس کا حج قبول فرما

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس کے گناہ سے درگذر کردے۔ وہ نفس بھی بڑا مبارک ہے جسے بیت اللہ الحرام تک پہنچنے کی سعادت حاصل ہو اور وہ اس کا طواف کرے اور اس حرم آمن میں نماز ادا کرے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کی اجتماع گاہ ہے' مسلمان دنیا کے کونے کونے سے اس مقدس مقام پر حاضر ہوتے ہیں تاکہ فریضہ حج ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ سے عہد و پیمان کی تجدید کریں' ساتھ ہی وہ اس مقام مقدس میں بیٹھ کر اللہ رب العالمین سے گناہ و معصیت کے کاموں سے دور رہنے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا بایں طور عہد و پیمان کرتے ہیں کہ اسی کی اطاعت و بندگی کریں گے' عمل اسی کے لئے انجام دیں گے' اس کے سوا کسی سے لو نہیں لگائیں گے' استغاثہ و فریاد اسی سے کریں گے' اسی کے آگے جھکیں گے' اسی سے امید و بیم رکھیں گے' اسی کو پکاریں گے' اسی پر اعتماد و توکل کریں گے اور اس کے سوا کسی کو معبود و پروردگار نہیں جانیں گے' جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَه مَعَ اللّهِ قَلِيلا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ النمل: ٦٢۔

بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

کعبۃ اللہ کی اس مقدس سرزمین پر اللہ رب العالمین کے حضور کھڑے ہونا بڑی عظمت کی بات ہے' ارشاد الٰہی ہے:

﴿جَعَلَ اللّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ﴾ المائدہ: ٩٧۔

اللہ تعالیٰ نے کعبہ بیت حرام کو لوگوں کے لئے کھڑے ہونے کی جگہ قرار دی ہے۔

کعبۃ اللہ درحقیقت ملت حنیفیہ سمحہ اور شعائر دین الٰہی کا رمز اور حنیفیت کے اس علمبردار کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادگار ہے جس نے اس کی بنیاد رکھی اور اسے تعمیر کیا' اللہ رب العالمین نے فرمایا:

﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٥ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ البقرہ: ۱۲۷'۱۲۸۔

جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کئے جاتے تھے کہ) اے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما' بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا' اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہنا' اور ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر توجہ فرما' بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہِ ، أحمده وأستعينه وأستهديه وأستغفره وأتوب إليه ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، سيد المرسلين وأفضل الخلق أجمعين ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے' میں اسی کی حمد بیان کرتا ہوں' اسی سے مدد چاہتا ہوں' اسی سے ہدایت طلب کرتا ہوں' اسی سے مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک وسہیم نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جو رسولوں کے سردار اور تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

بندگانِ الٰہی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی شکر گذاری کرو جو اس نے تم کو دین اسلام کی رہنمائی فرمائی' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی توفیق دی اور بیت اللہ الحرام تک پہنچنے اور کعبہ مشرفہ کے پاس حاضر ہونے کی سعادت عطا کی' جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں' آرزوؤں کی تکمیل ہوتی ہے' مرتبے بلند ہوتے ہیں اور گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ جی ہاں! یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں آنکھوں سے بے ساختہ اشک جاری ہوتے ہیں' لغزشوں کی بخشش اور دلوں کا تزکیہ ہوتا ہے' یہی وہ بابرکت جگہ ہے جہاں دنیا کے گوشے گوشے سے آئے ہوئے مسلمان باہم ملتے اور ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں' ان کے رنگ ونسل' زبان واسلوب' لباس و معیشت اور حالات تو مختلف ہوتے ہیں مگر مقصد ایک ہوتا ہے' وہ اپنے پروردگار کی رحمت کے خواہاں اور اس کے عذاب سے خائف وترساں ہوتے ہیں' ان کے دل اسی ذات واحد کی یاد سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمور ہوتے ہیں' اس کے سوا کسی اور کو وہ معبود تسلیم کرتے ہیں نہ پروردگار مانتے ہیں۔

مسلمانو! لہٰذا اس عظیم نعمت پر اللہ رب العالمین کا شکر ادا کرو اور قول و عمل ہر اعتبار سے اس کے مخلص بندے بن جاؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے فوائد اور مناسک کا بیان

الحمد للّٰهِ الذي جعل بيته حَرَماً آمنا ، وجعل حجه على المستطيع فرضا لازما ، أحمده سبحانه وأشكره على فضله وإحسانه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے گھر ''بیت اللہ'' کو امن والا حرم بنایا اور استطاعت رکھنے والے کے لئے اس کا حج فرض قرار دیا' اللہ سبحانہ کے فضل و احسان پر میں اس کی تعریف بیان کرتا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اس کی اطاعت کرو' اس کے احکام بجالاؤ اور اس کی نافرمانی سے بچو' نیز اس کا شکر کرو کہ اس نے اپنے اس دین کی جانب تمہاری رہنمائی فرمائی جسے خود اپنے لئے بھی اس نے پسند کیا ہے اور ہمارے لئے بھی۔ اس دین کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے: (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) بصورت استطاعت بیت اللہ کا حج کرنا۔

چنانچہ شہادتین یعنی ''لا الٰہ الا اللہ' محمد رسول اللہ'' کے اندر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے لئے اخلاص عمل کا اقرار کیا جاتا ہے' اتباع کا مستحق صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھا جاتا ہے اور عبادت کے جملہ اقسام کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے خاص کر دیا جاتا ہے۔ اب اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کسی سے بھی کوئی امید و بیم نہیں' کوئی رغبت و رہبت نہیں' کوئی اعتماد و توکل نہیں اور کسی سے دعا و التجا نہیں' کیونکہ دعا' جیسا کہ حدیث میں وارد ہے' عبادت ہے' بلکہ عبادت کا مغز ہے' اس لئے اللہ کے سوا کسی سے بھی دعا و فریاد نہیں کر سکتے' ارشاد الٰہی ہے :

﴿ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ○ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ الفاطر : ۱۳' ۱۴۔

یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے' اسی کی بادشاہی ہے' اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کسی چیز کے مالک نہیں' اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو جواب نہ دے سکیں اور وہ قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے' اور اللہ باخبر کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا۔

اسی طرح نماز پڑھنے اور اس کی محافظت کرنے سے اللہ تعالیٰ کا تقرب اور اس کی مغفرت و رضا حاصل ہوتی ہے' مزید براں نماز ہر قسم کے فحش اور منکر کاموں سے باز رکھتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفس کا تزکیہ اور بخل و کنجوسی سے اس کی تطہیر ہو جاتی ہے' فقراء و مساکین کے ساتھ احسان بھی ہوتا ہے اور مال کے اندر برکت بھی ہوتی ہے۔ اور روزہ سے آدمی کا نفس اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی میں صبر کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس کے اجر و ثواب میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

لیکن حج جسمانی اور مالی دونوں عبادتوں پر مشتمل ہے' اس کے اندر بندہ جسمانی مشقتیں بھی برداشت کرتا ہے اور اپنا مال بھی خرچ کرتا ہے' حج میں اسلام کی عظمت و برتری اور اس کے بلند پایہ اور مقدس ترین اغراض و مقاصد بالکل نمایاں ہیں' اس کے ذریعہ پوری دنیا کے مسلمان ملک و قوم کے اختلاف کے باوجود ایک عظیم اجتماع گاہ میں اکٹھے ہو کر باہم ایک دوسرے سے متعارف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں' یہ اسلامی اجتماع سال بہ سال اسی مقدس مقام پر اس انداز سے منعقد ہوتا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی اجتماع اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ عرفات کے میدان میں مسلمانان عالم کا یہ اجتماع درحقیقت میدان محشر کے اس اجتماع کی یاددہانی کراتا ہے جس میں لوگ حساب و کتاب کے لئے پیش ہوں گے اور ہر نفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا' اعمال اچھے رہے تو اچھا بدلہ دیا جائے گا اور اعمال برے ہیں تو برا بدلہ۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَوْمَ الْجَمْعِ لا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ الشوریٰ: ۷۔

انہیں جمع ہونے کے دن کا خوف دلاؤ جس میں کچھ شک نہیں ہے' اس روز ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں۔

مسلمان عرفات کے میدان میں کھڑے ہو کر جب میدان محشر کا ہولناک منظر یاد کرتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ کے لئے خشوع و خضوع اور عجز و انکساری کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے' وہ اپنے سروں کو کھولے ہوئے اور احرام کا مخصوص لباس زیب تن کر کے دنیا سے رخصت ہونے کی گھڑی یاد کرتے ہیں' گویا وہ آج ہی اپنے تمام دنیاوی امور سے بے نیاز ہو کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو گئے ہیں اور ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اللہ کی بخشش و مغفرت اور رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سید الانام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ رب العالمین کی جانب متوجہ ہو گئے ہیں۔

مسلمان اس تاریخی مقام پر کھڑے ہو کر وہ وقت یاد کرتے ہیں کہ مذہب اسلام اسی مقدس خطہ و سرزمین سے کس بے چارگی کے عالم میں شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا پر چھا گیا' اللہ کے فضل و کرم سے اسلام کو کس طرح رسوخ حاصل ہوا اور اس کے سپوتوں نے خود اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس اور دشمنانِ اسلام سے جہاد کر کے ہر چھوٹے بڑے' آقا و غلام' حاکم و محکوم اور امیر و فقیر پر اسلام کی جملہ تعلیمات نافذ کر دیں۔

پھر اس کے ساتھ ہی وہ اس پہلو پر بھی غور کرتے ہیں کہ حقیقت دین سے دوری' دین بیزاری اور اسلامی تعلیمات سے بے اعتنائی کے نتیجہ میں مسلمان کیسی کیسی مشکلات' ضعف و کمزوری اور باہمی اختلاف و انتشار کا شکار ہیں' سچ تو یہ ہے کہ مسلمانوں نے جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی تو اللہ نے بھی ان کے اوپر سے اپنی رحمت کا سایہ اٹھالیا :

﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ محمد : ۳۸۔

اگر تم (احکام الٰہی سے) منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے۔

مسلمانو! اپنے دین کی طرف واپس لوٹو' اپنے پروردگار کی جانب رجوع کرو اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کو لازم پکڑو کہ اسی سے تمہیں عزت و سربلندی ملے گی اور اللہ کی نصرت و تائید حاصل ہو گی :

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنْ تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ محمد : ۷۔

اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

اللہ کے بندو! آپ سب سے پہلے منیٰ کی جانب روانہ ہوتے ہیں' سنت یہ ہے کہ منیٰ کے اندر ظہر کی نماز اس کے وقت میں قصر کر کے پڑھیں' پھر عصر کے وقت میں عصر کی نماز قصر کر کے پڑھیں' مغرب بھی وقت سے ادا کریں' پھر عشاء کی نماز قصر کر کے وقت کے اندر پڑھیں' پھر جب فجر کا وقت ہو جائے تو فجر کی نماز وقت پر پڑھ لیں اور جب آفتاب طلوع ہو جائے تو عرفہ کی جانب روانہ ہو جائیں اور جب سورج ڈھل جائے تو ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اول وقت میں قصر کر کے پڑھیں' نماز سے فراغت کے بعد وہیں عرفہ ہی میں قیام پذیر رہیں اور کثرت سے ذکر واذکار' دعا اور توبہ واستغفار کریں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں قیام کے دوران یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے :"لا إله إلا الله وحده ، لا شريك له ، له الملك وله الحمد ، يحيي و يميت ، وهو على كل شيء قدير"

عرفہ میں اسی طرح دعا واستغفار کرنے میں مشغول رہیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے' آفتاب غروب ہو جانے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائیں' وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ جمع کر کے پڑھیں' عشاء کی نماز قصر پڑھی جائے گی' نماز سے فارغ ہو کر مزدلفہ ہی میں رات گذاریں' جب فجر کا وقت ہو جائے تو فجر کی نماز ادا کریں اور ذکر واذکار اور دعا واستغفار میں وہیں مشغول رہیں' پھر آفتاب طلوع ہونے سے پیشتر ہی وہاں سے منیٰ کے لئے واپس روانہ ہو جائیں' البتہ ضعیفوں مثلاً عورتوں اور بچوں کے لئے یہ اجازت ہے کہ وہ چاہیں تو مزدلفہ سے آدھی رات کے بعد ہی منیٰ کے لئے روانہ ہو سکتے ہیں' اور آدھی رات کی تعیین یوں کی جائے گی کہ اس وقت چاند غروب ہو چکا ہو۔

منیٰ پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں' پھر جن کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ قربانی کریں اور سر کے بال منڈائیں یا چھوٹے کرائیں' اس کے بعد اگر ممکن ہو تو اسی دن یا دوسرے دن بیت اللہ پہنچ کر طواف افاضہ کریں' اور اگر طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو حج قران اور حج افراد کا احرام باندھنے والے سعی کریں' اور جنھوں نے حج تمتع کا احرام باندھا ہے وہ عمرہ کے علاوہ حج کے لئے بھی الگ سے ایک سعی کریں' اس کے بعد منیٰ واپس لوٹیں اور وہاں ایام تشریق کی تینوں راتیں گذاریں اور رمی جمار کریں' اگر کوئی شخص دو ہی دن میں اپنے کام پورے کر کے واپس ہونا چاہے تو کوئی حرج نہیں' اور کوئی تین دن رہنا چاہے اس کے لئے بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

حج کے اندر مذکورہ اعمال انجام دینے کے بعد اب سوائے طواف وداع کے اور کوئی کام باقی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہا' طواف وداع سب سے آخری عمل ہوگا جو وہاں سے رخصت ہوتے وقت انجام دیا جائے گا۔

یا اللہ! ہمارے اور جملہ مسلمانوں کے اعمال قبول فرما' ہمیں کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی توفیق دے اور مسلمانوں کو کلمۂ حق پر متحد فرمادے' آمین یارب العالمین۔

أعوذ باللّٰهِ من الشيطان الرجيم : ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ٥ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ الحج: ٢٧'٢٨۔

اور لوگوں میں حج کی منادی کر دو' لوگ تیرے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی' دور دراز کی راہوں سے آئیں گے۔ تاکہ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آئیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں دیئے ہیں' پس تم ان میں سے خود بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ حمدا كثيرا كما أمر ، وأشكره وقد تأذن بالزيادة لمن شكر ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إرغاما لمن جحد به وكفر ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله سيد البشر ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وآله وصحبه أجمعين۔

اللہ کے لئے بہت زیادہ تعریف ہے جیسا کہ اس نے حکم دیا ہے' میں اس کی شکر گذاری کرتا ہوں' اس نے شکر گذاروں کو مزید دینے کا وعدہ فرمایا ہے' کافروں کے علی الرغم میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جو تمام انسانیت کے سردار ہیں۔ یا اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے تمام آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو' اپنے جملہ احوال و افعال اور حرکات و سکنات میں اس سے ڈرتے رہو اور باہم عفو و درگذر' نرمی اور ملائمت سے کام لو۔

آج آپ لوگ سفر حج میں ہیں' عرفات اور دیگر مشاعر حج میں وقوف و قیام کے دوران بسا اوقات کچھ پریشانیاں اور تنگیاں لاحق ہو سکتی ہیں' ایسی صورت میں چاہئے کہ آپ ضبط و تحمل' عفو و درگذر اور نرم گفتاری سے کام لیں اور بدزبانی و فحش گوئی سے اجتناب کریں' ضروری ہے کہ ایسے موقع پر اللہ رب العالمین کے اس ارشاد گرامی کو پیش نظر رکھیں :

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلا رَفَثَ وَلا فُسُوقَ وَلا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَاأُولِي الأَلْبَابِ﴾ البقرہ : ۱۹۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے مہینے معلوم ہیں' تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کر لے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے' نہ کوئی برا کام کرے' نہ کسی سے جھگڑے' اور جو نیک کام تم کرو گے وہ اللہ کو معلوم ہو جائے گا' اور زادِ راہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے' اور اے اہل عقل! مجھ سے ڈرتے رہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی اخوت اور اتحاد

الحمد للهِ الذي هدانا للإسلام ، ووفقنا لاتباع هدي خير الأنام ، ألف سبحانه بين قلوب المؤمنين فأصبحوا بنعمته إخوانا ، ونزع الغل من صدورهم فكانوا عند الشدائد أعوانا ، وأشهد أن لا إله إلا ا وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وآله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں اسلام کی راہ دکھائی اور رسول خیر الانام -صلی اللہ علیہ وسلم- کی پیروی کی توفیق بخشی' مومنوں کے دلوں کو متحد کیا تو اللہ کے فضل سے وہ بھائی بھائی بن گئے' اور ان کے سینوں سے کینہ کپٹ دور کیا تو وہ آڑے وقتوں میں ایک دوسرے کے یار و مددگار ہو گئے' میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے آقا و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ الٰہی! تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپناؤ اور انہی کی راہ پر چلو' وہی ہدایت و کامیابی کی راہ ہے اور اسی پر چل کر فوز و فلاح اور عزت و سربلندی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''حبل اللہ'' (اللہ کی رسی) کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کا حکم دیا ہے اور وہ ''حبل اللہ'' خود اس کا نازل کردہ قرآن' اس کے بھیجے ہوئے رسول اور ان کی لائی ہوئی شریعت ہے' ارشاد ہے :

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ آل عمران : ۱۰۳۔

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو جاؤ۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ اللّٰهَ يرضى لكم ثَلاثًا : أَن تَعبدُوه وَلا تُشركوا بِه ، وَأن تَعْتَصمُوا بِحَبلِ اللّٰهِ جَميعًا وَلا تَفرَّقُوا ، وَأَن تَنَاصَحوا مَنْ وَلاه اللّٰهُ أَمْرَكُمْ"[1]

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین باتیں پسند کی ہیں : اول یہ کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' دوم یہ کہ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور باہم متفرق نہ ہو جاؤ' سوم یہ کہ اللہ نے جس کو تمہارا اولی و حکمران بنا دیا ہے اس کے ساتھ خیر خواہی کرو۔

بندگانِ الٰہی! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین برحق کے ساتھ اس وقت دنیا میں مبعوث فرمایا جب لوگ گروہ در گروہ بٹے ہوئے تھے اور عقائد و نظریات اور مذاہب میں ایک دوسرے سے مختلف تھے' ان کے درمیان مختلف مذاہب اور جاہلی و قبائلی عصبیت موجود تھی اور ہر فریق اپنے مخالف سے برسرپیکار تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دین اسلام کے ساتھ آپ کو بھیجا تو آپ نے لوگوں کے درمیان حق کا صور پھونکا' انہیں فطرتِ سلیمہ کی طرف بلایا' وحدت و یگانگت اور اخوت و بھائی چارگی کی دعوت دی اور اسے فرض قرار دیا' اختلاف' وانتشار کو حرام ٹھہرایا اور اس کے نقصانات سے انہیں آگاہ کیا اور عداوت و دشمنی سے جو ضعف و اخلال آتا ہے اس کی نشاندہی کی :

﴿وَلا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ الانفال : ۴۶۔

آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ اس سے تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔

تمام امت مسلمہ ایک جماعت ہے' ضروری ہے کہ وہ باہم متحد رہے' اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہے اور اپنے دین' اپنے اتحاد اور عالم اسلام کے خلاف اٹھنے والے طوفانوں اور

---

(۱) موطا مالک میں یہ حدیث ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے' دیکھئے : کتاب الکلام' باب ماجاء فی اضاعۃ المال (۲۰) نیز دیکھئے : صحیح مسلم' کتاب الاقضیۃ (۱۷۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنجوں کے مقابل سینہ سپر رہے' ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ﴾ الانبیاء: ۹۲۔

یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں' تو میری ہی عبادت کیا کرو۔

اسلامی اخوت اور اسلامی اتحاد ہی وہ عظیم ترین اصول ہے جو مختلف قوموں' قبیلوں اور مختلف جنس کے انسانوں کو باہم مربوط رکھتا ہے بشرطیکہ وہ اسلامی شریعت کو ماننے والے ہوں' اور یہی وہ بنیاد ہے جس پر امت اپنے شرف وبزرگی کے قلعے تعمیر کرتی اور بہترین معاشرہ کی تشکیل عمل میں لاتی ہے' کیونکہ معاشرہ کی تشکیل میں اس سے بہتر اور مضبوط کوئی بنیاد نہیں۔ دینی اخوت و بھائی چارگی کی واضح مثال یہ ہے کہ اسلام نے اللہ کی توحید اور اخلاصِ عبادت کی تعلیم دینے کے بعد تمام بندوں کو شرعی تکالیف میں مساوی قرار دیا ہے اور مامورات و منہیات کے سلسلہ میں ان کے مابین کوئی تفریق نہیں رکھی ہے' چنانچہ نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج اور دیگر تکالیف شرعیہ کے ذریعہ یکساں طور پر ہر نفس کی تطہیر اور اس فریضہ کی ادائیگی کا اہل بنانا مقصود ہے جو اللہ کی بے پایاں نعمتوں کی شکر گذاری کے تعلق سے ان پر عائد ہوتا ہے۔

اللہ کی نعمتوں کی شکر گذاری کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نعمتوں سے نوازنے والی ذات گرامی کے لئے نعمتوں کا اقرار کیا جائے' اس کے احکام کی تابعداری کی جائے اور ان اخلاقِ قرآنی سے خود کو متصف کیا جائے جو بندے اور معبود کے تعلق سے اور خود انسان اور اس کے ابنائے جنس کے تعلق سے قرآن کریم کے اندر بیان کئے گئے ہیں۔ اسلامی اخوت درحقیقت ایک سچی بھائی چارگی ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کے لئے سراپا اعتماد بنا دیتی ہے' جو اسے طاقت بہم پہنچاتا ہے' اپنی عزت و آبرو کی طرح اس کی عزت و آبرو کی بھی حفاظت کرتا ہے' اپنی طرح اس کے خیر و منفعت کے لئے بھی کوشاں ہوتا ہے اور خیر و منفعت کے کام اس کے حق میں ویسے ہی پسند کرتا ہے جیسے خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت کو دعوت اسلام کا ستون قرار دیا ہے جو دعوتِ دین کے اصولوں کو مضبوط و راسخ کرتا ہے۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے مہاجرین و انصار کے درمیان اسی اخوت و بھائی چارگی کے رشتے کو مضبوط کرنے پر زور دیا' جس کے نتائج نہایت ہی بہتر شکل میں ظاہر ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کے لئے باہم مشفق و مہربان ہو گئے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں فرمایا ہے :

﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ الفتح :۲۹۔

کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"المؤمنُ لِلمؤمِنِ كَالبنيانِ يَشدُّ بَعضُه بعضًا"[1]

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی مانند ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے ہجرت فرمائی اور مسلمان دارِ ہجرت مدینہ منورہ کے اندر جمع ہو گئے اور سارے لوگوں نے مل جل کر اللہ کی رسی قرآن مجید کو مضبوطی سے تھام لیا تو ان کی قوت ایمانی' وحدت و اتحاد نیز اللہ کے کلمہ کی سربلندی اور کلمۂ کفر کی سرکوبی کی بابت ان کے حسن نیت اور اخلاص کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی' انہیں سربلندی عطا کی اور ان کی قوت و شوکت کو مضبوط کیا' انہوں نے تمرد و سرکشی اور شر و فساد کے بتوں کو ہلا کر رکھ دیا' ایوانِ کفر میں زلزلہ بپا کر دیا اور لوگ فوج در فوج دین اسلام کے اندر داخل ہونے لگے' فتح و کامرانی اور اقبال و سربلندی ان کے قدم چومتی رہی' یہاں تک کہ ایمان باللہ' حسن نیت اور شریعت اسلام سے تمسک کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کو اپنے زیر نگیں کر لیا۔

(۱) صحیح بخاری و صحیح مسلم' تفصیل کے لئے دیکھئے : خطبہ "اسلامی شریعت ہی امن و سلامتی کی ضامن ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے بعد جوں جوں وقت گذرتا گیا اور لوگوں کے اندر قساوت قلبی اور دین و عقیدہ سے انحراف پیدا ہونے لگا تو باطل طاقتیں ہم پر مسلط ہو گئیں 'کیا ہے کوئی بیدار ذہن یا نصیحت گیر جو رشد و ہدایت کی جانب لوٹے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرے ؟اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے :

﴿إِنَّ اللَّهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ الرعد :١١۔

اللہ اس نعمت کو جو کسی قوم کو حاصل ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے۔

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام معاملات میں جو اسلام اور کلمۂ اسلام کی رفعت و سربلندی کا ذریعہ ہوں 'اپنے آپ کو ایمانی 'مادی اور جنگی قوت سے مسلح کریں۔

بندگانِ الٰہی !لہٰذا اللہ سے ڈرو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اسلام کے برحق اصول و مبادی اسی وقت زندہ اور قائم رہ سکتے ہیں جب خود اس کے داعی زندہ ہوں اور ان پر عمل کریں 'لہٰذا حق کو لازم پکڑو اور اس کی مدد کرو اور ظلم و تعدی اور کفر و باطل کے خلاف سینہ سپر رہو اور شر و فساد کا قلع قمع کر دو 'اگر ایسا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا کی عزت و سعادت عطا فرمائے گا اور آخرت میں بھی نعمت و رضوان سے نوازے گا :

﴿إِنْ تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ محمد :٧۔

اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للّٰہِ ذي العز والسطان والفضل والإحسان ، أحمده سبحانه وأشكره ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو غلبہ وسلطنت اور فضل واحسان والا ہے' میں اللہ سبحانہ کی حمد بیان کرتا اور اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما۔ امابعد!

لوگو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور آخرت کے لئے تقویٰ کا توشہ تیار کرو' کیونکہ تقویٰ ہی سب سے بہترین توشہ ہے' اللہ کی رسی کو سب مل جل کر مضبوطی سے پکڑ لو اور باہم اختلاف نہ کرو اور اپنے دین متین نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپناؤ۔ اسلام نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ باہم متحد ہو کر اور ایک دوسرے سے جڑ کر رہو' حق کی مدد کرو اور دین اسلام سے برگشتہ ظالموں کے خلاف تن کر کھڑے ہو جاؤ' تاکہ دین حق ہی پوری امت کے اندر رائج ہو اور پوری دنیا کے مسلمان ایک قوت بن جائیں' جو لوگوں کو معروف کا حکم دیں' منکرات سے روکیں' ان کا طاقتور کمزوروں کی رعایت کرے اور مالدار غریبوں کا خیال رکھے' اس طرح ان کا شیرازہ متحد رہے اور اتحاد مضبوط ہو' ان کے ملک کو عزت و سربلندی حاصل ہو' ان کا پہلو بھاری اور ان کے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ مگر یہ سب اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب مسلمان اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت طیبہ کو اپنا لیں اور دین پر عمل پیرا ہو جائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں کی شکر گزاری[1]

الحمد للّٰہِ قدیم الإحسان ، ذي العطاء الواسع والامتنان ، أحمده سبحانه وأشكره على ما أولاه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ سے احسان کرنے والا اور بہت زیادہ دینے والا ہے‘ میں اس کی حمد بیان کرتا اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں‘ وہ اکیلا ہے‘ کوئی اس کا شریک نہیں‘ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد!

اللہ کے بندو! ظاہر وباطن ہر حال میں اللہ رب العالمین سے ڈرو اور یہ جان رکھو کہ وہی تمہارا منعم اور محسن حقیقی ہے‘ اس نے اس لئے تمہیں تخلیق بخشی کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ‘ فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلا لِيَعْبُدُونِ﴾ الذریات: ۵۶

میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں طرح طرح کی ان گنت نعمتوں سے نوازا تاکہ تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کی شکر گذاری کرو:

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لا تُحْصُوهَا إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ﴾ ابراہیم: ۳۴۔

اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو‘ بیشک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔

---

(۱) خطبہ ۷/ رجب ۱۳۹۴ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے تمہیں عقل وخرد کی نعمت سے نوازا' دیکھنے اور سننے کی صلاحیت دی اور فہم وادراک کا مادہ عطا فرمایا' ارشاد ہے:

﴿وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ النحل: ۷۸۔

اللہ ہی نے تم کو تمہاری ماؤں کے شکم سے پیدا کیا' اس وقت تم کچھ نہیں جانتے تھے' اور اس نے تم کو کان اور آنکھیں اور دل جیسے اعضاء بخشے تاکہ تم شکر کرو۔

یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنے نفع ونقصان کی چیزوں کو سمجھتا' دنیاو آخرت کی بھلائی ڈھونڈھتااور اپنے جملہ احوال وکوائف کی تدبیر کرتا ہے' اور یہی وہ ذریعہ ہیں جن سے وہ اپنے لئے راحت وسکون کے اسباب کا پتہ لگاتااور اللہ کے رزق کو تلاش کرتا ہے۔ان نعمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ رب العالمین نے انسان کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی اللہ کا ذکر کرے اور اس کی تعظیم وتکریم' محبت اور شکر گزاری سے اپنے دل کو معمور رکھے' فرمایا:

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾ البقرہ: ۱۵۲۔

تم مجھے یاد کیا کرو' میں تمہیں یاد کیا کروں گااور میرا احسان مانتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اقرار کرکے جب اپنی زبان ودل اور اعمال وارکان کے ذریعہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو شکر گذاری کے ساتھ ہی وہ ان نعمتوں کی بقا نیز اللہ کی مزید بخشش وانعام کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے برخلاف جب بندہ نعمتوں پر اللہ کی شکر گذاری نہیں کرتا تو جلد ہی نعمتیں بھی اس سے چھین لی جاتی ہیں اور وہ اللہ کے غیظ وغضب اور عذابِ شدید کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔

بندگانِ الٰہی! ضروری ہے کہ ہم ان تمام نعمتوں کو یاد کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں' ان نعمتوں میں اسلام کی' شریعت اسلامیہ کے نفاذ کی' صحت وعافیت کی اور امن وسلامتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نعمتیں خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ آج ہماری جان و مال محفوظ ہیں' اہل و عیال مامون ہیں' عزت و آبرو کا کوئی خطرہ نہیں اور ایسا امن و امان میسر ہے کہ گذشتہ زمانوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

بھائیو! اپنے اس ملک میں اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو بھی یاد کرو جو اس نے رزق کی فراوانی' خوش عیشی اور وافر ذرائع معاش کی صورت میں ہمارے لئے مہیا فرمادیا ہے۔ ان تمام نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اسی کی اطاعت میں انہیں لگاؤ' اس کی فرماں برداری کرو اور منہایت سے بچو' شکر گذاری کے لئے صرف زبان سے کہہ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دل سے اس کا اعتراف کیا جائے اور بیجا اسراف و تبذیر' معصیت نیز رضائے الٰہی کے خلاف کاموں میں ان نعمتوں کو استعمال کرنے سے گریز کیا جائے' مزید برآں ان نعمتوں کے ذریعہ مصیبت زدہ کی مصیبت اور پریشان حال کی پریشانی دور کی جائے' شکستہ دل یتیم کی دلجوئی اور غریب و محتاج کا تعاون کیا جائے' مانگنے والے کے حقوق اور نہ مانگنے والے افلاس زدہ کے چہرہ کا خیال رکھا جائے' اور اس کے ساتھ ہی تحدیث نعمت کے طور پر اللہ کے انعام و احسانات کو بیان کرو اور ہزار بار اس کی شکر گذاری کرتے رہو' اس کا فرمان ہے:

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ○ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ○ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ الضحیٰ: ۹ تا ۱۱۔

یتیم پر ستم نہ کرو۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دو۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کو بیان کرتے رہو۔

برادرانِ اسلام! آج بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی شکر گذاری کرتے ہیں نہ ان کی قدر و قیمت پہچانتے ہیں' بلکہ انہیں بے جا خرچ کرتے اور اللہ کی معصیت اور اس کے غیظ و غضب کے کاموں میں استعمال کرتے ہیں' جو ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں جگہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خسارہ اور نقصان کا باعث ہے' کیا ان لوگوں کو اللہ کے عذاب و عقاب کا ڈر نہیں ؟ کیا انہیں اللہ کا یہ اعلان یاد نہیں :

﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ﴾ الانعام : ۴۶۔

ان سے کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو اگر اللہ تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں پھر بخشے ؟ دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے ہیں۔

اور کیا اللہ تعالیٰ کی یہ وعید ان کے سامنے نہیں :

﴿أَأَمِنتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ﴾ الملک : ۱۶' ۱۷۔

کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے' سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔

اللہ کے بندو! لہٰذا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے سطوت و غلبہ اور عذاب و عقاب سے ڈرو نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپناؤ اور آپ کے احکام کی تابعداری کرو کہ آپ ہی انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔

أعوذ باللّٰهِ من الشيطان الرجيم :﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلَادِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾الحديد :۲۰۔

جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت و آرائش اور تمہارے آپس میں فخر و ستائش اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب ہے' اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ کسانوں کو اس کی کھیتی بھلی لگتی ہے' پھر وہ خوب زور پر آتی ہے' پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ جاتی ہے' پھر چورا چورا ہو جاتی ہے' اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لئے) اللہ کی طرف سے بخشش و خوشنودی ہے' اور دنیا کی زندگی تو متاعِ فریب ہے۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن العظيم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر آخرت کی تیاری (۱)

الحمد للّٰهِ الذي خلق كل شيء فقدره تقديرا ، و﴿جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُوْرًا﴾ أحمده سبحانه حمدا كثيرا ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، أفضل الخلق طرا وأزكاهم طاعة وبرا ، اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك سيدنا محمد وعلى آله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہر چیز کو بنایا پھر ایک اندازے سے اس کو درست کیا' اور غور کرنے یا شکر کرنے والے کے لئے رات اور دن کو ایک کے پیچھے ایک آنے جانے والا بنایا' میں اللہ سبحانہ کی بہت بہت تعریف بیان کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' جو تمام مخلوق میں سب سے افضل اور اللہ کے سب سے زیادہ اطاعت گذار اور فرماں بردار ہیں۔ مولیٰ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اپنے رب سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہئے' اور اس کے فضل واحسان پر اس کا شکر ادا کرو' اس کی نعمتیں شب وروز مسلسل تم پر سایہ فگن ہیں اور تم عیش وعافیت کے مزے لے رہے ہو' لیل ونہار گذر رہے ہیں اور تم خواہشات کے پیچھے بدمست ہو کر غفلت کی زندگی گذار رہے ہو۔

بندگانِ الٰہی! مرور زمانہ اور لیل ونہار کی گردش اہل بصیرت کے لئے عبرت وموعظت ہے اس سے اہل بصیرت کے اس ایمان ویقین میں اضافہ ہو جاتا ہے کہ دنیا چند روزہ ہے جو عنقریب

---

(۱) خطبہ ۲۶ / ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنا ہو جائے گی' یہ کوئی مستقل قیام گاہ نہیں' بلکہ اس کی حیثیت محض گذر گاہ کی ہے۔ دنیا سے لوگوں کا کوچ کرتے رہنا اس بات کا اعلان ہے کہ سارے ہی لوگوں کو یہاں سے رخت سفر باندھنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔

دنیا نے اب تک کتنے لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کیے' باپ اور بیٹے ایک دوسرے سے بچھڑے' بھائی سے بھائی جدا ہوا' دوست احباب اپنوں کو روتا بلکتا چھوڑ گئے' اس دنیا نے اب تک کتنے اوقات ضائع کرائے اور کتنے تلخ گھونٹ پلائے ہیں' لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی اور مخزن بھی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے اعمال انجام دے کر آخرت کے لئے محفوظ کیے جاتے ہیں' ایسی صورت میں عقلمند وہی شخص ہے جو زندگی کا ایک ایک لمحہ غنیمت جانے اور اپنے لئے اچھے اعمال کا ذخیرہ جمع کرلے' تاکہ یہی اعمال اسے آخرت کی رسوائی سے بچا سکیں' جہاں کمایا ہوا مال اسے کچھ کام آئے گا نہ اس کی اولاد ہی کچھ کام آئے گی۔

اسلامی بھائیو! ہم ایک سال کو الوداع کہہ رہے ہیں' جس کے لیل و نہار گذر چکے' ہم نے جو کچھ اچھے یا برے اعمال کیے تھے انہی کے ساتھ ہی اس سال کا دفتر پورا ہو کر بند ہونے والا ہے' اس سال ہم سے جو کچھ غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں اب ان کی تلافی کی کوئی صورت نہیں' سوائے اس کے کہ خالص دل سے اللہ سے توبہ کریں' اس کے عذاب کے خوف اور اس کی رحمتوں کی امید کے ساتھ اس کی طرف رجوع کریں' جو خطائیں اور بداعمالیاں سرزد ہوئی ہیں ان پر نادم ہوں اور کوتاہیوں کی تلافی کرنے نیز گناہ و معصیت کے کاموں سے دور رہنے کا عزم مصمم کرلیں۔

ہم ایک سال کو الوداع کہہ کر دوسرے نئے سال کا استقبال کر رہے ہیں' ہم میں سے کسی کو بھی یہ پتہ نہیں کہ یہ سال وہ مکمل بھی کر سکے گا یا سال پورا ہونے سے پہلے ہی اس کی موت آپہنچے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی، کوئی رات یا کوئی بھی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں کچھ لوگ اس دنیا سے رخصت نہ ہوتے ہوں، اور یہ درحقیقت رسول صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق ہے جو آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا:

"كُنْ فِي الدُّنيا كأنَّك غَريب أَو عَابرُ سَبيلٍ"(1)

دنیا میں یوں رہو گویا تم ایک اجنبی ہو یا کوئی مسافر۔

چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

"إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح ، وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء ، وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك"

جب شام کرلو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو، اور جب صبح کرلو تو شام کی امید میں نہ رہو، اور اپنی صحت کے زمانہ میں بیماری کے لئے توشہ تیار کرلو اور زندگی میں موت کے لئے۔

دینی بھائیو! ایک مقدس مہینہ تم پر سایہ فگن ہے اور یہ محرم الحرام کا مہینہ ہے جس سے سال کی ابتدا ہوتی ہے، اس لئے اس مہینہ میں بکثرت روزے رکھو، اللہ تعالیٰ کی طاعت وبندگی کرکے اور گناہوں سے بچ کر اسے آباد کرو اور اس ماہ کا استقبال اس انداز سے کرو کہ تمہارے ارادے خیر کی جانب سبقت کرنے والے، تمہارے کان پندو موعظت کو قبول کرنے والے اور دل اللہ تعالیٰ کے حقوق کا پورا پورا خیال رکھنے والے ہوں، ساتھ ہی کثرت سے موت کو بھی یاد کیا کرو جو کہ لذتوں کو توڑنے اور جماعتوں کو منتشر کردینے والی ہے، کیونکہ ذکر موت ہی آخرت کی تیاری کا سب سے معاون ذریعہ ہے۔

اور ہاں! دیکھنا زندگی کی سلامتی سے دھوکہ نہ کھانا اور بری خواہشات اور غلط آرزوؤں کے پیچھے نہ پڑنا کہ یہ شیطان کا وسوسہ اور نفس امارہ کا دھوکہ ہے، عنقریب ہی تمہیں اپنے رب سے

---

(1) اس حدیث کا حوالہ گزر چکا ہے، دیکھئے: خطبہ "اللہ سے توبہ وانابت"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کرنی ہے اور حساب و کتاب کے لئے اس کے سامنے پیش ہونا ہے' وہاں آدمی اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اس کا عمل موجود ہوگا اور بائیں جانب نگاہ جائے گی تو وہاں بھی اپنا عمل ہی پائے گا' چنانچہ اس وقت وہ حساب کے تصور سے گھبرا اٹھے گا' وہ ہولناکی ایسی ہوگی کہ بچہ بھی وہ منظر دیکھ کر بوڑھا ہو جائے گا' اہل طاعت بھی وہ سماں دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے' پھر گنہگاروں اور نافرمانوں کا کیا حال ہوگا؟

قیامت کا دن بہت ہی بڑا ہوگا اور حساب انتہائی سخت' اور اس پر مستزاد یہ کہ احکم الحاکمین کی عدالت ہوگی اور نہایت ہی ہولناک منظر:

﴿إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ○ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ○ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ○ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ○ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ○ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ○ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ○ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ○ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ○ كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ ○ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ○ تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ○ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ﴾ المعارج ۶ تا ۱۸۔

آخرت کا عذاب ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے اور ہماری نظر میں نزدیک' جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا جیسا پگھلا ہوا تانبا' اور پہاڑ ایسے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون' اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں نہ ہوگا' ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے' گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلے میں دیدے اپنے بیٹے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی زمین میں ہیں' غرضیکہ سب کچھ دیدے اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑا لے' لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا' وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے' کھال ادھیڑ ڈالنے والی' ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنھوں نے (دین حق سے) اعراض کیا اور (مال) جمع کیا اور بند رکھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العالمین ہمیں اور آپ سب کو وعظ ونصیحت سے نفع پہنچائے اور غفلت وکوتاہی سے محفوظ رکھے، آمین۔

نفعني اللّٰهُ وإياكم بالقرآن الكريم ، وبهدي سيد المرسلين ، أقول قولي هذا ، وأستغفر اللّٰهَ لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب ، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبۂ ثانیہ

الحمد للهِ الباقي على الدوام ، ومصرّف الليالي والأيام ، كل شيء هالك إلا وجهه ، له الحكم وإليه ترجعون ، أحمده سبحانه وأشكره على ترادف إنعامه ، وأشهد أن لا إله إلا اللّٰهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن سيدنا محمداً عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وآله وصحبه۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والا اور لیل و نہار کو پھرانے والا ہے' اس کی پاک ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے' اسی کی حکومت ہے اور اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے' میں اس کی حمد بیان کرتا اور اس کی مسلسل اور بے پایاں نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں' اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ۔ اما بعد!

لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کی طرف رجوع کرو اور اس کے احکامات بجا لاؤ کہ اسی کے ذریعہ تم اس کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتے ہو' اپنی اس عمر کی تلافی کرو جس کا ایک حصہ ضائع کر چکے ہو اور دوسرے حصہ کے سلسلہ میں بھی ابھی سے خیر کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اس بندہ پر جس نے زندگی کے شب و روز کو غنیمت جانا اور کتابِ عمل کے بند ہونے سے پہلے ہی توبہ کی طرف سبقت کر کے باقیات صالحات کا کچھ حصہ پا لیا۔

بھائیو! ذرا غور تو کرو کہ تم سے پیشتر جو لوگ تھے بلکہ ابھی گذشتہ دنوں جو تمہارے ساتھ تھے آج وہ کہاں ہیں؟ سب اپنے اپنے عالیشان مکانات کو چھوڑ کر قبروں کی جانب روانہ ہو چکے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ان کے بعد ہمیں بھی چند ہی روز اس دنیا میں رہنا ہے' جانے والوں کے محلوں اور عالیشان مکانوں میں آج دوسروں کا بسیرا ہے'ان کے دوست واحباب انہیں فراموش کر چکے اور چھوڑ چکے ہیں' وہ خود اہل بصیرت کے لئے عبرت بن گئے ہیں اور عنقریب ہمارا بھی وہی انجام ہونے والا ہے۔ پس اہل تقویٰ فلاح وکامرانی سے ہمکنار ہوں گے اور آخرت سے غافل لوگوں کے حصہ میں خسارہ اور ناکامی ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ ثانیہ کا نمونہ

الحمد للهِ معز من أطاعه واتقاه ، ومذل من أضاع أمره وعصاه ، أحمده سبحانه على حلو نعماه ومر بلواه ، وأشهد أن لا إله إلا اللهُ وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ، أفضل من اختاره اللهُ واصطفاه ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه ومن والاه۔

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اپنے اطاعت گذار اور تقویٰ شعار بندوں کو عزت بخشتا اور نافرمانوں کو ذلیل کرتا ہے' اللہ کی پیاری نعمتوں پر اور اس کی شدید آزمائش پر بھی میں اس کی حمد اور شکر گذاری کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد۔صلی اللہ علیہ وسلم۔اس کے افضل ترین برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔اے اللہ! تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل واصحاب اور دوستوں پر درود وسلام نازل فرما۔اما بعد!

لوگو! اللہ تعالٰی کا تقویٰ اختیار کرو اور موت سے پہلے صالح اعمال کا توشہ تیار کر لو' عقلمند وہی شخص ہے جو مستقبل کی فکر کرے' اپنے مضبوط ارادوں کے ذریعہ خواہشات بد کے شر کو کچل دے اور ان لوگوں کے حالات وواقعات سے عبرت حاصل کرے جو سب کچھ چھوڑ کر اس دنیا سے جا چکے ہیں' جو نفسانی خواہشات میں مست ہو کر اللہ کی مخلوق کو ظلم وجبر کا نشانہ بناتے تھے' زمانہ انہیں موت کا جام پلا چکا ہے' وہ آج اپنے اہل وعیال سے بے خبر ایک ادنیٰ سے زادِ راہ کے بھی محتاج اور ندامت وپشیمانی میں گرفتار ہیں اور درحقیقت ان کے کرتوت کا نتیجہ بھی یہی ہے۔

بندگان الٰہی! اللہ رب العالمین نے تمہیں ایک ایسی بات کا حکم دیا ہے جس کی ابتدا اس نے خود اپنی ذات سے کی ہے' فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ الاحزاب: ٥٦۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں' مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔

الٰہی! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر' جو مقامِ محمود والے' حوض کوثر کے ساقی اور قیامت کے دن لواء الحمد کے علمبردار ہیں' درود و سلام نازل فرما۔

الٰہی! تو خلفائے راشدین ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے' آپ کے طیب و طاہر آل و اولاد سے' جملہ صحابہ کرام و تابعین عظام سے نیز تا قیامت ان کے نقش قدم پر چلنے والے اصحاب ہدایت سے راضی ہو جا اور اپنے فضل و بخشش کے ذریعہ ہمیں بھی انہی کے زمرہ میں شامل کر دے۔

رب العالمین! اسلام اور مسلمانوں کو سر بلندی عطا فرما' شرک اور اہل شرک کو ذلیل و رسوا کر دے' اہل توحید کی مدد اور دین کی حفاظت فرما' ہمارے ائمہ و قائدین کو فتنوں سے بچا' انہیں سیدھا راستہ دکھا اور ان کے کردار و عمل کو اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنا۔

مولیٰ! یہودیوں' کمیونسٹوں اور ان کے اعوان و انصار نیز تمام کفار و ملحدین کو ہلاک و برباد کر دے' اپنی گرفت ان پر سخت کر دے' ان میں پھوٹ ڈال دے اور ان کا شیرازہ منتشر کر دے۔

اے اللہ! تو ہم سے اشیاء کی گرانی اور سود و زناکاری کی برائیوں کو ختم کر دے' ہر طرح کی وبا' زلزلوں' فتنوں اور ہر ڈھکی چھپی اور کھلی آزمائشوں سے تمام بلاد اسلامیہ بالخصوص دیار مقدسہ کو محفوظ فرما دے۔

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾، ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الخَاسِرِيْنَ﴾

عباد الله ! إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى ، وينهى عن الفحشاء والمنكروالبغي ، يعظكم لعلكم تذكرون ، وأوفوا بعهد الله إذا عاهدتم ، ولا تنقضوا الأيمان بعد توكيدها ، وقد جعلتم الله عليكم كفيلا ، إن الله يعلم ما تفعلون ، فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم ، واشكروه على نعمه يزدكم ، ولذكر الله أكبر ، والله يعلم ما تصنعون۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ استسقاء

الحمد لله رب العالمين ، الرحمن الرحيم ، مالك يوم الدين ، فارج كرب المكروبين ، ومجيب دعوة المضطرين ، مزيل الشدائد واللأواء ، فارج الهم ، وكاشف الغم ، ومجزل النعم ، أحمده سبحانه وأشكره على نعمه التي لا تحصى ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، الملك الحق المبين ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، أكرم الأنبياء والمرسلين ، وأفضل الخلق أجمعين ، اللهم صل على عبدك ورسولك محمد وعلى آله وصحبه أهل البر والتقى والصدق والوفاء ، وسلم تسليما كثيرا ، لا إله إلا الله يفعل ما يشاء ويحكم ما يريد ، لا إله إلا الله الولي الحميد ، لا إله إلا الله المؤمل لكشف كل كرب شديد ، لا إله إلا الله المرجو للإحسان والإفضال والمزيد ، لا إله إلا الله لا ملجأ منه إلا إليه ، سبحان مجيب الدعوات ، سبحان مغيث اللهفات ، سبحان القائم بأرزاق المخلوقات۔

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے' بڑا مہربان' رحم والا' قیامت کے دن کا مالک' مصیبت زدوں کی مصیبت ٹالنے والا' پریشاں حال کی پکار سننے والا' رنج و غم اور پریشانیاں دور کرنے والا اور بے پناہ نعمتیں عطا کرنے والا ہے' اللہ کی بے شمار نعمتوں پر میں اس کی حمد و شکر گذاری کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہ اکیلا ہے' کوئی اس کا شریک نہیں' اور وہی شہنشاہِ برحق ہے' ساتھ ہی یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد - صلی اللہ علیہ وسلم - اس کے بندے اور رسول ہیں' جو تمام مخلوق میں سب سے افضل اور تمام رسولوں میں سب سے بزرگ و برتر ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندہ و رسول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے سچے' پرہیز گار اور وفا شعار آل واصحاب پر بہت بہت درود وسلام نازل فرما۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس چیز کا چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہی مومنوں کا دوست اور خوبیوں والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' وہی پریشانیاں اور کٹھنائیاں دور کرنے والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' اسی سے فضل واحسان کی امید کی جاتی ہے۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس سے بھاگ کر اسی کے پاس ہی پناہ مل سکتی ہے۔

پاک ہے اللہ جو دعائیں قبول کرنے والا ہے' پاک ہے اللہ جو پریشاں حالوں کی مدد فرمانے والا ہے' پاک ہے اللہ جو تمام مخلوق کو روزی دینے والا ہے۔ اما بعد!

لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اس کی طرف رجوع کرو' اس سے بخشش و مغفرت مانگو' اسے ایک جانو اور صرف اسی کی عبادت کرو۔

بندگان الٰہی! کوئی بھی بلا ہو وہ کسی گناہ کے سبب ہی نازل ہوتی ہے اور توبہ سے دور ہو سکتی ہے' لہٰذا سب مل کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور یہ جان لو کہ ناپ تول میں خیانت اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی ان اسباب میں سے ہیں جن کی وجہ سے قحط سالی آتی ہے' بارش رک جاتی ہے' برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور رزق کے اندر تنگی ودشواری پیدا ہو جاتی ہے' ارشاد الٰہی ہے:

﴿مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ النساء: ۷۹۔

اے انسان! تجھے جو فائدہ پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو نقصان پہنچے وہ تیری ہی وجہ سے ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَلَم ينقصوْا المِكْيَالَ والميزانَ إلا أُخِذوا بالسِّنين وشِدَّةِ المؤونَةِ وَجَورِ السُّلطَانِ عَليهم ، وَلَم يَمنَعوا زَكوة أَموالِهِم إِلا مُنعُوا القطرَ مِنَ السَّماءِ ، وَلَو لا البَهائمُ لَم يُمطَروا"[1]

کسی بھی قوم نے جب بھی ناپ تول میں کمی کی ہے تو قحط سالی' رزق کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کا شکار ہوئی ہے' اور جب بھی اس نے اپنے مال کی زکوۃ روک لی ہے تو اس پر آسمان سے بارش بند کر دی گئی ہے' اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان پر بارش ہی نازل نہ کرتا۔

بندگانِ الٰہی! لہٰذا اللہ تعالیٰ کا خوف کرو' ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کو گھاٹے میں نہ ڈالو' زمین کے اندر فتنہ و فساد نہ مچاؤ' اپنے مال کی زکوۃ دو اور فقیروں' مسکینوں' بیواؤں' کمزوروں اور یتیموں کا خیال رکھو۔

لوگو! تم اپنے رب سے قحط سالی کا شکوہ کرنے اور نزول بارش کی دعا کرنے کے لئے نکلے ہو' اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تمہیں قحط کے اندر اس لئے مبتلا کیا ہے تاکہ پوری دلجمعی کے ساتھ تم اس کی جانب متوجہ ہو جاؤ اور اعمال صالحہ کے ذریعہ اس سے تقرب حاصل کرو' جو لوگ مصیبت و پریشانی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی نہیں کرتے اور انجام خیر کی تلاش میں اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتے' ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے سخت مذمت فرمائی ہے' ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ﴾ المومنون : ٧٦۔

ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا تو بھی انہوں نے اللہ کے آگے عاجزی نہ کی' اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں۔

لہٰذا! اللہ رب العالمین سے گڑگڑاؤ اور اس کے آگے عاجزی کرو' اس نے رونے' گڑگڑانے

(۱) سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب العقوبات (۴۰۶۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عاجزی کرنے کا حکم دیا ہے اور عاجزی کرنے والوں کی دعائیں قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے' ارشاد ہے:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَلا تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ الاعراف: ۵۵'۵۶۔

لوگو! اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو' وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو اور اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگتے رہو' بیشک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

نیز فرمایا:

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ الغافر: ۶۰۔

مجھ سے دعا کرو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا' جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ البقرہ: ۱۸۶۔

اے پیغمبر! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو پاس ہوں' جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں' تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ﴾ النمل: ۶۲۔

بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون (اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں' مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔

نیز حضرت ہود علیہ السلام کے سلسلہ میں فرمایا:

﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾ ہود: ۵۲۔

(ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ) اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اس کے آگے توبہ کرو' وہ تم پر آسمان سے موسلادھار مینہ برسائے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھائے گا' اور (دیکھو) گنہگار بن کر روگردانی نہ کرو۔

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے سلسلہ میں فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ نوح: ۱۰ تا ۱۲۔

(نوح علیہ السلام نے کہا کہ) میں نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے' وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ الاعراف: ۲۳۔

پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' اگر تو ہمیں بخش نہ دے اور ہم پر رحم نہ فرمادے تو ہم خائب وخاسر ہو جائیں گے۔

"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ ، لا إله إلا أنت ، أنتَ الغَنِيُّ وَنَحنُ الفُقَراءُ ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الغَيثَ ، وَلا تَجْعلنَا مِنَ القَانِطِينَ"[1]

الٰہی! تو ہی اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو ہی غنی ہے اور ہم محتاج ہیں' ہم پر بارش برسا اور ہمیں مایوس ہونے والوں میں سے نہ کر۔

"اللَّهُمَّ أَغِثْنَا ، اللَّهمَّ أَغثنَا ، اللَّهمَّ أَغِثنا"[2]

اے اللہ! ہم پر بارش برسا' اے اللہ! ہم پر بارش برسا' اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔

"اللَّهمَّ اسقِنَا غَيثا مُغيثًا ، مَرِيعًا ، مَرِيئا ، طبقًا ، غدقًا ، عَاجِلاً ، غَيرَ رائثٍ ، نَافعًا ، غَيرَ ضَارٍّ"[3]

اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھا دے' غلہ اگانے والی' ہلکی پھواریں' تہہ بتہہ' جلد آنے والی' نہ دیر لگانے والی' نفع دینے والی' نہ نقصان پہنچانے والی۔

---

(۱) یہ حدیث سنن ابی داود میں مروی ہے' البتہ اس میں "ولا تجعلنا من القانطین" کے بجائے "واجعل ما أنزلت لنا قوة وبلاغا إلى حين" وارد ہے' دیکھئے: سنن ابی داود' کتاب الاستسقاء' باب رفع الیدین فی الاستسقاء (۱۱۷۳)

(۲) صحیح بخاری' کتاب الاستسقاء' باب الاستسقاء فی خطبہ الجمعۃ (۱۰۱۴)

(۳) مسند احمد ۴/ ۲۳۴ (۱۸۰۸۴'۱۸۰۸۸) وسنن ابی داود' کتاب الاستسقاء' باب رفع الیدین فی الاستسقاء (۱۱۶۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللّٰهمَّ تُحيي به البِلاَدَ ، وَتغيثُ به العِبادَ ، وَتَجعله بَلاغًا لِلحَاضِرِ وَالبَاد"

اے اللہ! تو اس بارش کے ذریعہ شہروں کو زندہ کر دے' اپنے بندوں کو سیراب کر' اور اسے شہر اور دیہات ہر جگہ رہنے والوں کے لئے مفید بنا۔

"اللّٰهمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ ، لا سُقْيَا عَذَابٍ وَلا هَدَمٍ ولا غرق"

اے اللہ! تو رحمت کی بارش برسا' عذاب والی' گھروں کو منہدم کرنے والی اور غرق کر دینے والی بارش نہیں۔

"اللّٰهمَّ اسقِ عِبَادَكَ وَبَهائمكَ ، وَانْشُر رَحْمَتَكَ ، وَأحْيِ بَلدكَ المَيِّت"(1)

اے اللہ! تو اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو سیراب کر دے' اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أنفُسَنَا وَإنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾(2) ﴿عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾(3) ﴿رَبَّنَا لا تُؤَاخِذْنَا إنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلا تُحَمِّلْنَا مَا لا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾(4)

---

(۱) موطا مالک' کتاب الصلاۃ' باب ماجاء فی الاستسقاء (۲۹۷) وسنن ابی داود' کتاب الاستسقاء' باب رفع الیدین فی الاستسقاء (۱۱۷۶)

(۲) الاعراف: ۲۳۔

(۳) یونس: ۸۵۔ (۴) البقرہ: ۲۸۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگانِ الٰہی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اب اپنی اپنی چادریں پلٹ لو اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی امید لے کر دعا کرو' تاکہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور توبہ وانابت کی توفیق دے کر تمہارے دلوں کی تشنگی بجھادے اور بارش نازل کر کے تمہارا شہر سیراب کر دے۔

وصلى الله وسلم على خاتم الأنبياء محمد ، وعلى آله وصحبه والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

۱-	عرض ناشر	۱
۲-	تقدیم از مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری	۳
۳-	عرض مترجم	۵
۴-	مقدمہ از ناشر (عربی ایڈیشن)	۹
۵-	سال کا پہلا خطبہ	۱۳
۶-	ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں	۱۸
۷-	ایمان واستقامت کا بیان	۲۷
۸-	اسلامی شریعت کا نفاذ	۳۲
۹-	بدشگونی وبد فالی سے ممانعت	۴۱
۱۰-	جمعہ کی اہمیت وفضیلت	۴۹
۱۱-	دعوت الی اللہ اور اس کی اہمیت وفضیلت	۵۸
۱۲-	امانت کی ادائیگی	۶۵
۱۳-	حقوق اللہ اور حقوق والدین کی ادائیگی کی ترغیب	۷۲
۱۴-	اتباع سنت کی فضیلت	۸۱
۱۵-	جہاد فی سبیل اللہ ایک اہم دینی فریضہ	۹۲
۱۶-	صلہ رحمی کی ترغیب	۹۸
۱۷-	ذکر الٰہی کی ترغیب	۱۰۷
۱۸-	سودی معاملات پر تنبیہ	۱۱۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب جھوٹا خواب ۱۲۲

۲۰- حسد کے نقصانات ۱۳۱

۲۱- صبر کی فضیلت ۱۳۷

۲۲- فضول باتوں سے اجتناب ۱۴۷

۲۳- راست گوئی کی ترغیب ۱۵۴

۲۴- اچھے دوست کا انتخاب ۱۶۲

۲۵- جھوٹی گواہی پر تنبیہ ۱۶۹

۲۶- ایمان وعمل سے معمور پاکیزہ زندگی ۱۷۵

۲۷- عدل وانصاف کا بیان ۱۸۰

۲۸- شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے ۱۸۸

۲۹- بے پردگی اور اظہار زینت کی ممانعت ۱۹۶

۳۰- شریعت کی پیروی اور نفس پرستوں سے اجتناب ۲۰۳

۳۱- پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک ۲۰۸

۳۲- ماہ رجب اور اس کی شرعی حیثیت ۲۱۶

۳۳- مہر کی گرانی اور کفو کو قبول نہ کرنے کے مسائل ۲۲۱

۳۴- نفس سے جہاد کرنا ۲۲۹

۳۵- طلاق کا مسنون طریقہ ۲۳۴

۳۶- اللہ تعالی سے توبہ وانابت ۲۴۲

۳۷- ماہ رمضان کی فضیلت ۲۵۰

www.KitaboSunnat.com

13133

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸-	تلاوت قرآن کی فضیلت اور رمضان المبارک	۲۵۸
۳۹-	زکاۃ کی ادائیگی اور غزوہ بدر کا بیان	۲۶۸
۴۰-	شب قدر کی فضیلت	۲۷۹
۴۱-	ماہ شوال کا پہلا خطبہ جمعہ	۲۸۵
۴۲-	مردوزن کے اختلاط سے ممانعت	۲۹۱
۴۳-	جنگی فنون کی تعلیم وتربیت کی ترغیب	۳۰۱
۴۴-	گناہوں کے نقصانات	۳۰۹
۴۵-	زبان کی حفاظت	۳۱۸
۴۶-	اولاد کی دینی تربیت	۳۲۷
۴۷-	اسلامی شریعت ہی امن وسلامتی کی ضامن ہے	۳۳۱
۴۸-	حج کی اہمیت وفضیلت	۳۴۱
۴۹-	حج کے فوائد اور مناسک کا بیان	۳۵۰
۵۰-	اسلامی اخوت اور اتحاد	۳۵۸
۵۱-	نعمتوں کی شکر گذاری	۳۶۴
۵۲-	سفر آخرت کی تیاری	۳۶۹
۵۳-	خطبہ ثانیہ کا نمونہ	۳۷۶
۵۴-	خطبہ استسقاء	۳۷۹
۵۵-	فہرست موضوعات	۳۸۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کو مسلمانوں کا مرکز اور بالخصوص حرم مکی کو ان کا قبلہ و کعبہ بنایا ہے، اور اس کے فضل و کرم سے یہاں ایسے ائمہ و خطباء آتے رہے ہیں جو اپنے اوصاف میں بالعموم امتیازی شان رکھتے ہیں، شیخ محمد بن عبداللہ السبیل حفظہ اللہ حرم مکی کے معروف امام و خطیب اور حرمین شریفین کے امور کے انچارج ہیں، انہوں نے خانہ کعبہ کے زیر سایہ حرم کے نمازیوں کو خصوصاً اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو عموماً اپنے گوناگوں خطبوں سے مخاطب کیا ہے اور عقیدہ و ایمانیات سے لے کر بازاروں اور راستوں میں پھیلی ہوئی غیر متوازن صورتحال سے آگاہ کرنے تک تقریباً ہر میدان میں مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے، صراط مستقیم کی نشاندہی کی ہے اور صحیح اسلامی زندگی گذارنے کی تلقین کی ہے، اب اس اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ خطبات اپنے موضوع اور عنوان کے لحاظ سے بھی بڑے اہم ہیں اور مرکز اسلام سے صادر ہونے کے سبب ان کے اثرات بھی ان شاء اللہ بڑے وسیع ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ عزیز گرامی جناب مولانا ابوالمکرّم سلفی حفظہ اللہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود مختلف اوقات میں ان خطبات کا ترجمہ کر ڈالا اور اس طرح اردو داں طبقہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کیا، یہ ترجمہ اصل کے مطابق بھی ہے اور زبان کے لحاظ سے سلیس، رواں دواں اور شستہ بھی، اور اس لائق ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے، ہماری مساجد کے خطیب جمعہ میں ان کی خواندگی کریں تو اس سے ان کے فوائد عام ہونگے اور ان مسلمانوں کو بھی ان شاء اللہ کسی نہ کسی قدر فائدہ پہنچے گا جو بالعموم اردو سمجھتے ہیں مگر پڑھتے نہیں، یا پڑھنا بھی جانتے ہیں تو اس قسم کی چیزوں کو پڑھنے کی رغبت نہیں رکھتے۔

از مولانا صفی الرحمٰن صاحب مبارکپوری

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ